عُمدۃ الاحکام

مِن کلامِ خیرُ الأنام علیہ الصلوٰۃ والسلام

ترجمہ

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

تالیف

الحافظ تقی الدین ابی محمد عبد الغنی المقدسی الجماعیلی الحنبلی رحمہ اللہ

NOMANI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

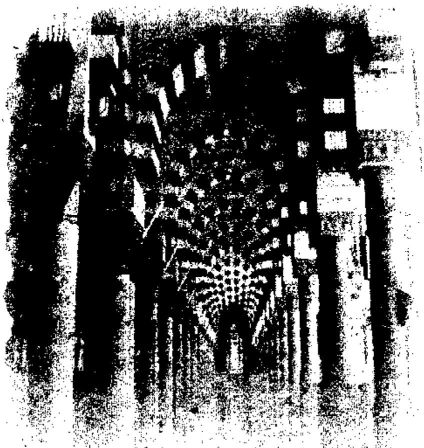
- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



عمدة الاحكام

من كلام خير الأنام عليه الصلاة والسلام

نام کتاب

عُمدۃ الاحکام

مِن کلامِ خیرِ الأنام ﷺ

تالیف

الحافظ تقی الدین ابی محمد عبد الغنی المقدسی الجماعیلی الحنبلی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۶۰۰ الہجرۃ

ترجمہ

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

تاریخ اشاعت

اپریل ۲۰۰۳ء

مطبوعہ

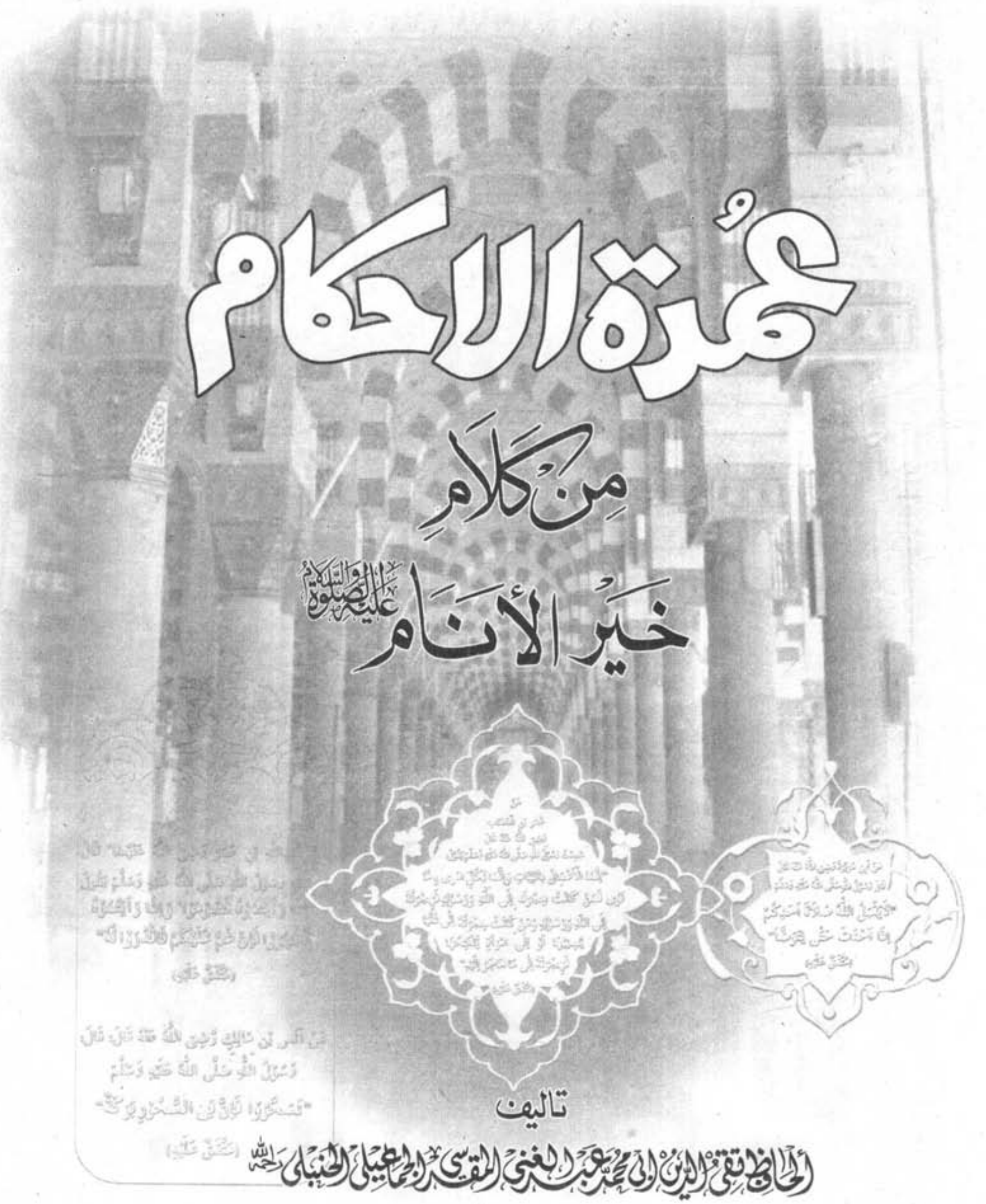
علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر

نعمانی کتب خانہ

e-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI



عُمدة الاحکام

مِن کلامِ خیرُ الأنَام علیہ الصلوٰۃ والسلام

تالیف

الحافظ تقی الدین ابی محمد عبد الغنی المقدسی الجماعیلی الحنبلی رحمہ اللہ

المتوفی ۶۰۰ سنہ الہجرۃ

ترجمہ

ابو ضیا محمود احمد غضنفر

NOMANI

ملنے کا پتہ نعمانی کُتب خانہ ۔ حق سٹریٹ ۔ اُردو بازار ۔ لاہور پاکستان

فون: ۰۴۲-۷۳۲۱۸۶۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

تیرے نام سے..............

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلاَّ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اما بعد :

مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی سے جو تعلق ہے اس نے نہ صرف دنیا کو علم کی کئی جہتیں عطاء کی ہیں بلکہ یہ تعلق کئی علوم و فنون کا باعث بنا ہے۔ اور مسلم علماء و مفکرین نے علمی دنیا کو فکر و جستجو کے نئے زاویوں سے روشناس کرایا ہے۔ یہ تعلق اساسی طور پر دوچیزوں پر مشتمل ہے ایک قرآن مجید جو اپنے یوم نزول سے آج تک محفوظ ہے اور قیامت تک رہے گا۔ دوسری چیز احادیث رسول ؐ ہیں۔ جن کی اشاعت کا خاص بندوبست اللہ تعالیٰ نے خیرالقرون میں ہی فرما دیا۔ اس عہد مبارک کے بعد آئمہ محدثین ؒ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور انہوں نے روایات کو صراحت کے ساتھ صحیح و مستند مجموعوں میں مدون کردیا۔ ان مجموعہ ہائے احادیث میں باعتبار سند و اعتبار امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل کی صحیح بخاری اور امام مسلم بن حجاج قشیری ؒ کی صحیح مسلم ہیں۔

زیر نظر کتاب "عمدۃ الاحکام من کلام خیرالانام" انہی دونوں مجموعہ احادیث کا انتہائی عمدہ انتخاب ہے۔ جسے اپنے عہد کے امام حافظ عبدالغنی المقدسی ؒ نے بڑی عمدگی سے ترتیب دیا ہے اور موصوف نے انتخاب کی بنیاد اس چیز کو قرار دیا ہے کہ صحیحین (بخاری شریف اور مسلم شریف) میں جس قدر احکام کی احادیث موجود ہیں ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تاکہ عامتہ الناس اس سے استفادہ کرکے اپنی روز مرہ زندگی سنت کے مطابق گزار سکیں اور انہیں نقد و تحقیق کی لمبی چوڑی بحثوں میں پڑنے کی ضرورت نہ رہے۔ کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم کے مرتب کردہ مجموعہ ہائے حدیث کی صحت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ عمدۃ الاحکام کو اردو قالب میں ڈھالنے اور اس کی شرح عام فہم انداز میں کرنے کی سعادت محمود احمد غضنفر نے حاصل کی ہے جن کے قلم سے بیشتر کتابیں منظر عام پر آکر داد تحسین حاصل کرچکی ہیں۔ اس لئے ترجمہ کی ثقاہت کے لئے مولانا محمود احمد غضنفر کا نام ہی کافی ہے۔

اس کتاب کی تمام احادیث کی تفہیم و تشریح معہ احکام الحدیث "ضیاء الکلام شرح عمدۃ الاحکام من کلام خیرالانام" کے عنوان سے "نعمانی کتب خانہ" کی جانب سے نہایت دیدہ زیب اور دلکش انداز میں زیور طباعت سے

آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔

اب ادارہ دینی مدارس کے طلبہ و طالبات کے لئے "عمدۃ الاحکام" کا ترجمہ ہر حدیث کے مرکزی عنوان کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے تاکہ اس مستند مجموعہ حدیث سے تھوڑے وقت میں زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکے۔

کتاب کو حتی المقدور اغلاط سے پاک رکھنے کی سعی کی گئی ہے مگر چونکہ تمام تر کاوشوں کے باوجود بشری تقاضوں کی وجہ سے غلطی کا امکان بہرحال موجود رہتا ہے اس لئے قارئین کتاب میں کسی قسم کی کوئی کمی کوتاہی سے آگاہ ہوں تو فوری ناشر و مترجم کو آگاہ فرما کر اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم پائیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ التماس بھی کی جاتی ہے کہ ہر وہ شخص جو اس مجموعہ حدیث کی قندیل سے اپنی زندگی میں روشنی پائے۔ اس کو سنے۔ اس پر عمل کرے۔ وہ اپنی قیمتی دعاؤں میں میرے والدین' مؤلف' مترجم' ناشر اور دیگر معاونین کو ضرور یاد رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو ہمارے دین اور ہمارے اشاعتی ادارے کی سربلندی و ترقی کا ذریعہ بنادے اور ہم سب کو اپنی خوشنودی اور رضامندی سے پرنعمت باغات بہشت میں داخل فرمادے۔ بے شک وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اور کارساز ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل

ناشر
ضیاء الحق نعمانی
پروپرائٹر نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون:7321865

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ والصلواۃ والسلام علی رسول اللّٰہ اما بعد۔

یہ بات اب کوئی راز نہیں کہ تدوین حدیث کا آغاز عہد نبوی سے ہوا۔ صحابہؓ و تابعینؒ کے دور میں پروان چڑھا اور ائمہ محدثین کے دور میں پھلا پھولا۔ حتیٰ کہ پانچویں صدی ہجری میں اپنے تہذیبی و ترتیبی مراحل سے گزر کر پایہ تکمیل کو پہنچا۔ یہی وجہ ہے کہ امام بیہقیؒ نے فرمایا ہے کہ آج اگر کوئی شخص کسی ایسی حدیث کو بیان کرے جو ذخیرہ حدیث میں نہیں پائی جاتی تو وہ حدیث قبول نہیں کی جائے گی۔" (تدریب الراوی وغیرہ) احادیث کے حفظ و جمع کی تکمیل کے بعد بھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا احوال و ظروف کے مطابق اور مختلف عناوین کے تحت اس کی تہذیب و ترتیب کا سلسلہ بہرنوع جاری رہا۔ انہی عناوین میں ایک موضوع "احادیث احکام" کو جمع کرنا ہے۔

چنانچہ اس موضوع پر سب سے پہلے امام عبدالحقؒ اشبیلی ۵۸۱ھ نے "احکام الکبریٰ" کے نام سے ایک عظیم کتاب مرتب کی جو چھ جلدوں پر مشتمل تھی۔ پھر خود ہی "احکام الوسطیٰ" اور "احکام الصغریٰ" کے نام سے اس کے دو اختصار لکھے۔ ان کے بعد اس موضوع پر امام تقی الدین عبدالغنیؒ المقدسی ۶۰۰ھ کی "عمدۃ الاحکام عن سید الانام" علامہ مجد الدین عبدالسلام ابن تیمیہؒ ۶۵۴ھ کی المنتقی من الاخبار المصطفیٰ" علامہ ابن دقیق العید کی "الالمام فی احادیث الاحکام [1] حافظ ابن عبدالهادیؒ ۷۴۴ھ کی "المحرر فی احادیث الاحکام" اور حافظ ابن حجر ۸۵۲ھ عسقلانیؒ کی "بلوغ المرام من احادیث الاحکام" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

"عمدۃ الاحکام" کے مصنف امام ابو محمد تقی الدین بن عبدالغنی عبدالواحد المقدسیؒ چھٹی صدی ہجری کے عظیم محدث، فقیہ، عابد اور زاہد بزرگ تھے یہ وہ زمانہ تھا جس میں منکرات کے علاوہ فقہی موشگافیوں نے طوفان کھڑا کر رکھا تھا۔ امام مقدسیؒ جہاں منکرات کے خلاف سیف براں تھے وہاں احیاء سنت کا جذبہ صادقہ بھی رکھتے تھے۔

---

[1] علامہ ابن دقیق العید کی مایہ ناز تصنیف بالکل اسی انداز میں مصابیح الخیام فی احادیث الاحکام کے نام سے مولانا محمود احمد غضنفر کے اردو ترجمہ و تفہیم کے ساتھ عنقریب نعمانی کتب خانہ لاہور پاکستان کی طرف سے قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ (انشاء اللہ)

"عمدۃ الاحکام" ان کے اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ جس میں انہوں نے صرف صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو فقہی ترتیب سے جمع کیا تاکہ قاری بلا دھڑک آنکھیں بند کر کے سنت صحیحہ پر عمل پیرا ہو سکے۔ اس کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ نصف درجن سے زائد اس کی شروح و حواشی لکھے گئے۔ جن میں سب سے زیادہ مشہور امام ابن دقیقؒ العید کی احکام شرح عمدۃ الاحکام ہے۔

ایک عرصہ سے "عمدۃ الاحکام" کے ترجمہ اور احادیث کی توضیح و تشریح کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے ہمارے فاضل دوست نامور ادیب و مصنف حضرت مولانا محمود احمد غضنفر صاحب۔ زادہ اللہ عزاً شرفاً و وفقه بما یحب ویرضی کو جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور اپنے معروف ادیبانہ اسلوب میں اس کا ترجمہ کیا۔ اور کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے مشکل الفاظ کے معانی کی الگ الگ وضاحت کی تاکہ اردو دان حضرات اس سے کامل طور پر مستفید ہو سکیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مولانا محمود احمد غضنفر صاحب کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اسے شہرت دوام عطا فرمائے اور جوئندگان راہ حق کے لئے مینار نور بنائے (آمین)

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ارشاد الحق اثری عفی عنہ
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

خطبہ مسنونہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِيۡنُهٗ
وَ نَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ
اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ
اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ۔ اَرۡسَلَهٗ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا بَيۡنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنۡ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ رَشَدَ وَمَنۡ يَّعۡصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفۡسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيۡئًا
"يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِيۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا
وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ
وَالۡاَرۡحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا" "يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ۔"
"يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا
سَدِيۡدًا يُّصۡلِحۡ لَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ
وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَمَنۡ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ
فَوۡزًا عَظِيۡمًا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیث دل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ

اُمت مسلمہ اس اعتبار سے خوش نصیب ہے کہ اس کے پاس دو ایسی نعمتیں ہیں جن سے دیگر اقوام عالم محروم اور تہی دامن ہیں۔

ایک قرآن حکیم اور دوسری احادیث رسول علیہ الصلاۃ والسلام۔ یہ دونوں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ ہیں۔ دونوں کی بنیاد وحی الٰہی ہے۔ یہ دونوں ایسے نور ہیں جن سے قلب و ذہن کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں۔

ایک کی باقاعدہ تلاوت کی جاتی ہے۔ جبکہ دوسری کی تلاوت تو نہیں کی جاتی البتہ اس کے یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے والے کی زندگی میں ترو تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔

حدیث رسول ﷺ کی خدمت بہت بڑی سعادت ہے۔ اور یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توفیق سے ہی میسر آتی ہے۔

میں نے احادیث رسول ﷺ کی خدمت کے لئے پہلے مرحلے پر احادیث قدسیہ کا انتخاب کیا اسے اردو قالب میں ڈھالا اور پھر خوبصورت انداز میں زیور طباعت سے آراستہ کرنے کا اہتمام کیا۔ جس کے متعدد ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔

اس کے بعد میں نے "عمدۃ الاحکام" کا انتخاب کیا یہ احادیث رسول اللہ ﷺ کا ایک عمدہ' اعلیٰ اور مستند مجموعہ ہے جس میں جملہ احادیث سند کے اعتبار سے صحیح درج کی گئی ہیں۔ اور اس کتاب کو علامہ حافظ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ نے فقہی انداز میں ترتیب دیا ہے۔ جس میں انسان کو زندگی میں پیش آنے والے بیشتر مسائل کو اختصار کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔

میں نے اسے اردو قالب میں ڈھالتے ہوئے درج ذیل ترتیب کو پیش نظر رکھا ہے۔

سب سے پہلے حدیث کا متن درج کیا۔ پھر اس کا ترجمہ بعد ازاں حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ کا ترجمہ الگ درج کیا اور اسے میں نے مفردات الحدیث کا عنوان دیا۔ اس طرح ہر حدیث کو آسان پیرائے میں پیش کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی ہے۔ تاکہ احادیث کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میں نے یہ کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔
یہ تو خدمت حدیث کا ایک انداز ہے جسے اختیار کرنے کی سعادت محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میرے نصیب میں آئی ہے۔
مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب ہر مرد و زن کے لئے انمول تحفہ ثابت ہوگی۔ اور ہر لائبریری کی زینت میں اضافے کا باعث بنے گی۔ اب نعمانی کتب خانہ کی جانب سے "عمدۃ الاحکام" کو ہر حدیث کے جلی عنوان کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ کیا جارہا ہے تاکہ دینی مدارس کے طلبہ و طالبات بالخصوص اور اردو دان طبقہ بالعموم اس خزینہ حدیث سے مختصر وقت میں زیادہ فائدہ حاصل کرسکیں۔
میری یہ ادنیٰ سی کاوش قارئین کرام کی خدمت میں حاضر ہے۔ امید ہے اسے علمی' ادبی اور دینی حلقوں میں پسندیدگی سے دیکھا جائے گا۔ جملہ احباب سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ میرے مرحوم والدین کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ نیز میری اور میرے اہل خانہ کی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِصطلاحات حدیث

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَعْدُ:

حدیث

سید المرسلین، رحمتہ للعالمین، شفیع المذنبین، خاتم النبین، رسول رب العالمین ﷺ کے قول، عمل اور تقریر کو محدثین کی اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں۔ تقریر کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اقدس ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپؐ نے وہ کام سرانجام دینے والے کو روکا نہ ہو۔

سند اور متن

ہر حدیث دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ سند اور متن۔ حدیث کے راویوں کے سلسلے کو سند کہتے ہیں اور حدیث کی عبارت کو متن کہا جاتا ہے۔

خبر متواتر

متواتر اُس حدیث کو کہتے ہیں جسے ہر دور میں اتنی بڑی تعداد نے روایت کیا ہو جس کا کذب بیانی پر متفق ہونا محال نظر آتا ہو۔

خبر متواتر سے یقینی علم حاصل ہوتا ہے ایسا یقینی علم کہ انسان اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

خبر واحد

خبر واحد اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راوی تعداد میں تواتر کے درجے کو نہ پہنچتے ہوں۔
خبر واحد صحیح سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے اور عقائد و اعمال میں حجت ہے۔
محدثین کے نزدیک خبر واحد کی تین قسمیں ہیں۔ مشہور' عزیز اور غریب۔

مشہور

مشہور اُس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس کی سند یعنی سلسلہ روایت کے ہر طبقہ میں تین یا تین سے زائد راوی ہوں۔ بشرطیکہ تین سے زائد کی تعداد حد تواتر کو نہ پہنچے۔

عزیز

عزیز اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کو روایت کرنے والے کسی بھی دور میں دو سے کم نہ ہوں۔

غریب

غریب اُس حدیث کو کہتے ہیں جسے صرف ایک راوی نے روایت کیا ہو۔

صحیح

اصول حدیث کی اصطلاح میں کسی قوی حافظہ والے پاکیزہ کردار شخص کا اپنے ہی طرح کے حامل صفات شخص سے ایسی حدیث نقل کرنا جو ابتداء سے انتہاء تک پاکیزہ کردار قوی حافظہ والے اشخاص سے منتقل ہوتی ہوئی پہنچے اور اُس میں شذوذ یعنی کسی زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ ہو اور نہ ہی اُس میں کوئی علت پائی جائے۔
اصحاب حدیث' اہل اصول اور فقہاء کے نزدیک صحیح حدیث پر عمل کرنا واجب ہے۔

الحَسَن

حسن اُس حدیث کو کہتے ہیں جس میں صحیح حدیث کی مذکورہ تمام صفات پائی جائیں صرف راوی کا حافظہ

قدرے کمزور ہو۔
دلیل کے طور پر استعمال کرنے میں اس کا درجہ صحیح کے برابر ہے۔ اگرچہ قوت میں اس سے قدرے کم ہے اس وجہ سے جملہ فقہاء نے اس سے استدلال کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی کیا ہے۔ بہت سے اصولیوں اور محدثین نے اس سے صرف استدلال کیا ہے البتہ بعض شدت پسند علماء نے اس سے بھی احتراز کیا ہے۔ اور بعض نرم رویہ اِختیار کرنے والوں نے "حسن" کو حاکم' ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرہ کی تصانیف میں مندرج صحیح حدیث کا درجہ دیا ہے۔ البتہ انہوں نے ساتھ ہی یہ بات بھی کہہ دی ہے کہ اس کا درجہ صحیح سے کم ہے۔

ضعیف

اصول حدیث کی اِصطلاح میں ضعیف ہر اُس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس میں حسن کی ضروری شرائط میں سے کوئی ایک شرط موجود نہ ہو۔

موضوع

اصطلاح میں موضوع حدیث اس کو کہتے ہیں جو اپنی طرف سے بنالی جائے اور پھر اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دی جائے۔ محدثین کا اس پر اجماع ہے۔ کہ جو شخص حدیث کے موضوع ہونے کا علم رکھتا ہو۔ اس کے لئے کسی بھی ایسی حدیث کا بیان کرنا جائز نہیں ہے تاوقتیکہ کہ اس کا موضوع ہونا بھی بیان نہ کر دے۔
مسلم شریف میں ہے کہ "مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ فَھُوَ یَرٰی اَنَّهٗ کِذْبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ" "جس شخص نے میری طرف نسبت کرکے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی حدیث بیان کی تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے۔"

مُعَلَّق

اصول حدیث کی اصطلاح میں معلق اُس سند کو کہتے ہیں جس کی اِبتداء سے ایک یا ایک سے زائد راویوں کا لگاتار نام چھوٹ جائے۔

معلق حدیث قابل قبول نہیں ہوتی اس لئے کہ شرائط قبول میں سے اہم شرط اتصال سند ہے جو اس میں موجود نہیں ہوتی کیونکہ اس کی سند میں ایک یا ایک سے زائد راوی محذوف ہوتے ہیں ان کا ہمیں کچھ علم نہیں۔

مُرْسَلْ

اصطلاح حدیث میں مرسل وہ حدیث ہے جس کی سند کا آخری حصہ یعنی تابعی سے اُوپر کا راوی ساقط ہو۔ مرسل حدیث اتصال سند کی لازمی شرط کے مفقود ہونے کے باعث ضعیف اور ناقابل قبول ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اس محذوف کا حال معلوم نہیں ہوتا۔ ہوسکتا ہے وہ محذوف غیر صحابی ہو چنانچہ ایسی صورت میں اس کے ضعیف ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

مُعْضَلْ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند سے پے در پے کئی راوی ساقط ہوگئے ہوں۔

منقطع

اصولِ حدیث میں منقطع اُس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس کی سند متصل نہ ہو اور یہ انقطاع خواہ کسی بھی وجہ سے ہو۔

محدثین اس پر متفق ہیں کہ منقطع حدیث ضعیف ہے اس لئے کہ اس میں محذوف راوی کا حال معلوم نہیں ہوتا۔

مُدَلَّسْ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مدلس اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کے عیب کو مخفی رکھا جائے اور ظاہری شکل کو حسین بنا دیا جائے۔

مُعَلَّلْ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مُعَلَّلْ وہ حدیث ہے جس کی کسی ایسی کمزوری کی اِطلاع ہو جائے جو اس کی صحت کو مجروح کردے۔

علت کسی حدیث کے اندر ایک ایسا مخفی باریک نقص ہے جو اس کی صحت کو مجروح کر دیتا ہے۔

مُدْرَجْ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مُدْرَجْ اُس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس کے سلسلہ سند کو بدل دیا گیا ہو یا متن حدیث میں باہر سے ایسے الفاظ شامل کر دیئے گئے ہوں جن کے متن حدیث سے علیحدہ ہونے کی کوئی صورت باقی رہنے نہ دی گئی ہو۔

مُضْطَرِبْ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مضطرب وہ حدیث ہے۔ جو مختلف طرق سے مروی ہو اور سب طرق قوت میں مساوی ہوں اور ان میں ترجیح کی کوئی صورت نہ ہو۔

شاذ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں شاذ اُس حدیث کو کہتے ہیں جسے مقبول راوی نے روایت کیا ہو۔ لیکن یہ روایت اس سے بہتر روایت کی مخالف ہو۔

حَدِیْثِ قُدْسِیْ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں حدیث قدسی اُس حدیث کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے روایت ہو کر ہم تک اِس طرح پہنچے کہ آپ ﷺ نے اس کی نسبت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف کی ہو۔

قرآن لَفْظًا وَ مَعْنًا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

لیکن حدیث قدسی کا مفہوم اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور الفاظ رسول اقدس ﷺ کے ہوتے ہیں۔
قرآن مجید کی تلاوت عبادت ہے جبکہ حدیث قدسی کی تلاوت عبادت متصور نہیں ہوتی۔
احادیث قدسیہ کی تعداد احادیث نبویہ کی نسبت بہت کم ہے۔ ان کی تعداد دو سو سے کچھ زائد ہے۔

مرفوع

ہر وہ قول' عمل' تقریر یا صفت جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جائے اسے حدیث مرفوع کہتے ہیں۔

موقوف

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں ایسا قول' فعل یا تقریر جس کی نسبت صحابی کی طرف کی گئی وہ حدیث موقوف کہلاتا ہے۔

مقطوع

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مقطوع اس قول و فعل کو کہتے ہیں جس کی نسبت تابعی کی طرف کی گئی ہو۔

مسند

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مسند وہ روایت ہے۔ جس کی سند اتصال کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تک مرفوع ہو۔

زیادہ احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مندرجہ ذیل چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بکثرت احادیث مروی ہیں۔

1. **حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ**

ان سے پانچ ہزار تین صد چوہتر احادیث مروی ہیں ---- (۵۳۷۴)

2. **حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما**

ان سے دو ہزار چھ سو تیس احادیث مروی ہیں ---- (۲۶۳۰)

3. **حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ**

ان سے دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث مروی ہیں ---- (۲۲۸۶)

4. **اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا**

ان سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں ---- (۲۲۱۰)

5. **حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما**

ان سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث مروی ہیں ---- (۱۶۶۰)

6. **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ**

ان سے ایک ہزار پانچ صد چالیس احادیث مروی ہیں ---- (۱۵۴۰)

زیادہ فتویٰ دینے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

1. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
2. حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
3. حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ
4. حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
5. حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ
6. حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

کتب حدیث کی اقسام

اَلْجَامِعُ

حدیث کی جس کتاب میں تمام مسائل مثلاً عقائد' عبادات' معاملات' سیر' تفسیر' مناقب' رقاق' فتن اور آخرت وغیرہ کے بارے میں احادیث جمع کر دی جائیں اسے محدثین کی اصطلاح میں جامع کہتے ہیں۔

اَلسُّنَنُ

حدیث کی وہ کتاب جو فقہی تبویب کے انداز میں لکھی گئی ہو تاکہ مسائل و احکام کے استنباط میں فقہاء کا مصدر و مرجع بن سکیں۔

اَلْمُسْنَدُ

حدیث کی وہ کتاب جس میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث کو یکجا کر دیا گیا ہو اسے اصطلاح محدثین میں مسند کہا جاتا ہے۔ جیسے مسند امام احمد وغیرہ۔

اَلْمُعْجَمُ

حدیث کی وہ کتاب جس میں مؤلف احادیث لکھنے کی ترتیب اپنے شیوخ واساتذہ کے اسماء پر رکھتا ہے اور ان کی اکثر و غالب ترتیب حروف تہجی کی ترتیب پر ہوتی ہے جیسے کہ طبرانی کی معجم کبیر' معجم اوسط اور معجم صغیر۔

اَلْعِلَلُ

حدیث کی وہ کتاب جو معلول احادیث پر مشتمل ہو۔ جیسے کہ ابن ابی حاتم کی العلل یا دار قطنی کی العلل۔

اَلْجُزْءُ

حدیث کی وہ کتاب جس میں ایک موضوع سے متعلق تمام احادیث جمع کر دی جائیں جیسے کہ امام بخاری کی جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ

تجرید

جس کتاب میں غیر مکرر احادیث کو جمع کیا جائے اور مکرر کو صرف ایک بار لکھا جائے۔ جیسے تجرید بخاری۔

کتب حدیث اور ان کے مؤلفین

(1) **الجامع الصحیح للبخاری** ← ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن المغیرۃ البخاری ولادت ۱۹۴ھ، وفات ۲۵۶ھ

(2) **الجامع الصحیح للمسلم** ← مسلم بن الحجاج نیشاپوری۔ پیدائش ۲۰۴ھ وفات ۲۶۱ھ

(3) **سنن ابی داؤد** ← ابو داؤد سلیمان بن اشعث الازدی السجستانی پیدائش ۲۰۲ھ وفات ۲۷۵ھ

(4) **جامع ترمذی** ← محمد بن عیسیٰ السلمی الترمذی پیدائش ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ

(5) **سنن نسائی** ← احمد بن علی بن شعیب النسائی پیدائش ۲۱۴ھ وفات ۳۰۳ھ

(6) **سنن ابن ماجہ** ← ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی پیدائش ۲۰۷ھ وفات ۲۷۵ھ

(7) **سُنَنْ دار قُطْنِیْ** ⟵ امام علی دار قطنی وفات ۳۸۵ھ

(8) **سُنَنْ بیہقی** ⟵ امام ابو بکر احمد بیہقی وفات ۴۵۸ھ

(9) **مؤطا امام مالک** ⟵ امام مالک بن انس وفات ۱۷۹ھ

(10) **سُنَنْ دارمی** ⟵ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی ۲۵۵

(11) **مسند احمد** ⟵ امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل ۲۴۸ھ

(12) **مشکوٰۃ المصابیح** ⟵ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب وفات ۵۱۶

وصلی اللہ علی النبی محمد و علی آلہ واصحابہ وسلم۔

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر
مدیر: جامعہ الفیصل الاسلامیہ
بانی و خطیب مسجد ریاض الجنت
فیصل کالونی۔ مرغزار روڈ پوسٹ آفس
اعوان ٹاؤن ملتان روڈ۔ لاہور (پاکستان)

باب (1)

اِخلاص نیّت

ا۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِىءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلَى امْرَأَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ" ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور بلاشبہ ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی تو جس شخص کی ہجرت ارادہ کے اعتبار سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے' اس کی ہجرت اجر و ثواب کے اعتبار سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے۔ اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اس کام کے لئے ہے جس کی خاطر اس نے ہجرت کی۔ (بخاری' مسلم)

رواہ البخاری: کتاب بدء الوحي باب كيف كان بدء الوحي

رواہ مسلم: کتاب الامارہ باب قوله ﷺ انما الاعمال بالنية

وُضوء

۲۔ بے وضو نماز درست نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ" ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "اللہ تم میں سے کسی ایک کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جائے یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔" (بخاری' مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء باب لاتقبل صلوة بغير طهور رواہ مسلم: کتاب الطهارة باب وجوب الطهارة للصلوة

۳۔ اعضاء وضو کو اچھی طرح دھونے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمْ قَالُوا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے" ــ (بخاری، مُسلم)

رواه البخاري: كتاب العلم، باب مع رفع صوته بالعلم

رواه مسلم: كتاب الطهارة، باوجود غسل الرجلين بكمالهما۔

۴۔ وضو کے واجبات ☆ ناک میں پانی ڈالنا، استنجا کے لئے مٹی کے ڈھیلے کا استعمال ☆ نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ" وَ فِيْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ: "فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخَرَيْهِ مِنَ الْمَآءِ" وفِيْ لَفْظٍ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جب تُم میں سے کوئی ایک وُضوء کرے تو وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اسے چھینک دے اور جو کوئی مٹی کے ڈھیلے استنجاء کے دوران اِستعمال کرے تو وہ طاق اِستعمال کرے اور جب تم میں سے کوئی خود اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ برتن میں اپنے ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں تین مرتبہ دھوئے کیونکہ تُم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری" مُسلم کے الفاظ یہ ہیں "وہ اپنے نتھنوں کے ذریعے ناک میں پانی چڑھائے" ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "جو وُضوء کرے وہ ناک میں پانی چڑھائے" ــ (بخاری و مُسلم)

۵۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور نہانا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ" وَلِمُسْلِمٍ "لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "تمہارا کوئی فرد کھڑے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرے پھر اس سے وہ نہاتا بھی ہے۔" مُسلم کی روایت میں ہے کہ "تمہارا کوئی فرد ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے اس حال میں کہ وہ جنبی ہو" ــ

(بخاری، مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء' باب البول فی الماء الدائم۔

رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ' باب النھی عن البول فی الماء الراکد

٦۔ کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے کھانا اور برتن ناپاک ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "**اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا**" وَلِمُسْلِمٍ "**اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ**" وَلَهُ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "**اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعًا وَ عَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ**" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جب تمہارے کسی فرد کے برتن سے کتا پی لے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے" مسلم کی روایت میں ہے کہ "پہلی مرتبہ مٹی سے رگڑے" اور مُسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کتا برتن میں منہ ڈال لے تو تم اسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی سے رگڑو۔" ــ (بخاری، مُسلم)

بخاری: کتاب الوضوء باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان۔

رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ' باب حکم ولوغ الکلب

٧۔ وضو میں اعضاء کو دھونے کی ترتیب و ترکیب۔

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ' اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْوَضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كِلْتَارِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا وَ قَالَ۔ "**مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ**" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران سے مروی ہے کہ: اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے پانی منگوایا پھر اپنے اس برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا اور انہیں تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا۔ پھر کلی کی' ناک میں پانی چڑھایا اور اسے جھاڑا' پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے میرے اس وُضوء کی طرح وُضوء کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس نے میرے اس وُضوء کی طرح وُضوء کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دو رکعتوں میں

اپنے دل سے کوئی بات نہ کی اللہ نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔ (بخاری، مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء باب المضمضة فی الوضوء۔ رواہ مسلم: کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء و کماله۔

۸۔ وضو کی تفصیلات۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ أَبِي الْحَسَنِ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُّضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غُرُفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

عمرو بن یحییٰ مازنی نے اپنے باپ سے روایت کی اس نے کہا کہ میں عمرو بن ابی الحسن کے پاس حاضر ہوا اس نے عبداللہ بن زید سے نبی کریم ﷺ کے وُضوء کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اس کے سامنے نبی کریم ﷺ کے وُضوء کی مانند وُضوء کیا: اس طرح کہ پیالے سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا، اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ پیالے میں داخل کیا، پھر تین چلوؤں کے ساتھ الگ الگ تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور چھنکا، پھر اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالا تو اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھ داخل کئے اور انہیں دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا، پھر اپنے ہاتھ داخل کئے اور ان سے اپنے سر کا مسح کیا، اس طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ آگے لائے اور پیچھے لے گئے، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِيْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ" "التَّوْرُ شِبْهُ الطَّسْتِ" — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک روایت میں ہے اپنے سر کے اگلے حصے سے شروع کیا اور انہیں سر کے پیچھے اپنی گدی تک لے گئے پھر انہیں لوٹایا یہاں تک کہ اس جگہ پر واپس لے آئے۔ جہاں سے شروع کیا تھا۔ ایک روایت میں ہے۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہم نے آپ کی خدمت میں تانبے کے پیالے میں پانی پیش کیا۔

رواہ البخاری: کتاب الوضوء باب مسح الرأس مرة۔
رواہ مسلم: کتاب الطهارة، باب وضوء النبی ﷺ۔

۹۔ تمام پاکیزہ امور کو دائیں سے آغاز کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ وَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا اپنا جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضوء کرنے اور اپنے تمام کاموں میں۔ — (بخاری، مسلم)

رواہ البخاری: الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل۔ رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ، باب التیمن فی الطہور وغیرہ

۱۰۔ مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے گا۔

عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: "اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔

حضرت نعیم مجمر حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے اِرشاد فرمایا: "یقیناً میری اُمت کو قیامت کے دِن اس حالت میں بلایا جائے گا کہ ان کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے وُضوء کے اثرات کی وجہ سے چمکتے ہوں گے لہٰذا تم میں سے جو کوئی اپنی چمک کو لمبا کرنا چاہے تو وہ ایسا کرلے۔"

وَ فِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ: رَئَيْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حتّٰى رَفَعَ اِلَى السَّاقَيْنِ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِن اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ وَتَحْجِيْلَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔

دوسری روایت میں یہ مذکور ہے: میں نے دیکھا کہ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ وُضوء کر رہے ہیں تو آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ کندھوں تک پہنچ جائیں۔ پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ دونوں پنڈلیوں تک لے گئے۔ پھر فرمایا:

وَفِيْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ" — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ؐ فرماتے ہیں: "یقیناً میری اُمت کو قیامت کے دن اس حال میں بلایا جائے گا کہ ان کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے وُضوء کے اثرات کی وجہ سے چمکتے ہوں گے تم میں سے جو یہ طاقت رکھتا ہے

کہ وہ اپنی چمک دمک کو لمبا کرے تو اُسے ایسا کر لینا چاہیئے۔"

رواہ بخاری: کتاب الوضوء' باب فضل الوضوء۔ رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ' باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل والوضوء

باب (2)

بیت الخلا میں داخل ہونے اور استنجاء کرنے کا بیان

۱۱۔ بیت الخلاء میں داخلہ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ قَالَ: "**اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ**" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے: "الٰہی میں تیرے حضور پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔" (بخاری' مسلم)

رواہ بخاری: کتاب الوضوء' باب مایقول عند الخلاء۔

رواہ مسلم: کتاب الحیض' باب مایقول اذا دخول الخلاء۔

۱۲۔ قضائے حاجت کے آداب۔

عَنْ أَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "**إِذَا اَتَيْتُمُ الغَائِطَ فَلاَ تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلاَ بَوْلٍ وَّلاَ تَسْتَدْبِرُوْهَا "وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا" قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ "فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَالكَعْبَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ**" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جب تُم قضائے حاجت کے لئے آؤ تو بول و براز کرتے وقت نہ قبلے کی طرف مُنہ کرو اور نہ ہی پیٹھ البتہ مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرو" ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام آئے تو وہاں ہم نے بیت الخلا دیکھے کہ وہ کعبہ رُخ بنائے گئے ہیں' تو ہم قبلہ کی طرف سے مُنہ پھیر لیتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا کرتے۔ ــ (بخاری' مُسلم)

رواہ بخاری: کتاب الصلوۃ' باب قبلۃ اہل المدینۃ واہل الشام۔ رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ' باب الاستطابۃ۔

۱۳۔ قضائے حاجت کے وقت منہ کا رخ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حاجَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ شام کی طرف منہ کئے اور کعبہ کی جانب پیٹھ کئے قضائے حاجت کر رہے ہیں۔ ــــ (بخاری، مسلم)

رواہ بخاری: کتاب الوضوء، باب التبرز فی البیوت۔ رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ، باب الاستطابۃ۔

۱۴۔ قضائے حاجت اور طہارت کا اہتمام کرنا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ نَّحْوِيْ إِدَاوَةً مِّنْ مَّآءٍ وَّعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَآءِ" اَلْعَنَزَةُ: اَلْحَرْبَةُ الصَّغِيْرَةُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور میرے جیسا ایک دوسرا لڑکا پانی کا برتن اور چھوٹی برچھی اٹھائے ہوئے ہوتے آپ پانی سے استنجاء کرتے: اَلْعَنَزَةُ سے مراد چھوٹی برچھی یا چھوٹا نیزہ ہے۔ ــــ (بخاری، مسلم)

رواہ بخاری: کتاب الوضوء، باب حمل العنزۃ مع الماء فی الاستنجاء۔ رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ، باب الاستنجاء بالماء من التبرز۔

۱۵۔ گندگی کے کاموں کا ازالہ بائیں ہاتھ سے کرنا اور دائیں سے اجتناب کرنا۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبْعِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاَنَاءِ ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کوئی پیشاب کرتے وقت اپنے دائیں ہاتھ، سے اپنا ذکر نہ پکڑے۔ نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ ہی پانی پیتے وقت برتن میں سانس لے۔ ــــ (بخاری، مسلم)

رواہ بخاری: کتاب الوضوء، باب النھی عن الاستنجاء بالیمین۔ رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ، باب النھی عن الاستنجاء بالیمین۔

۱۶۔ پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے اور بات کرتے ہوئے چغل خوری سے بچاؤ کرنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ارشاد

"اِنَّھُمَا لَیُعَذِّبَانِ وَمَا یُعَذِّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ أَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ"

فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے۔ دونوں کو کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیا جارہا: ان میں سے ایک پیشاب کرتے ہوئے اس کے چھینٹوں سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چغل خور تھا آپ ﷺ نے ایک تر و تازہ ٹہنی لی اسے دو حصوں میں چیرا اور ہر دو قبر پر ایک ایک ٹہنی گاڑ دی۔"

فَاَخَذَ جَرِیْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّھَا نِصْفَیْنِ فَغَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ یُخَفَّفُ عَنْھُمَا مَالَمْ یَیْبَسَا" — (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا ہو سکتا ہے جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔" — (بخاری، مسلم)

رواہ بخاری: کتاب الوضوء، باب من ابواب ماجاء فی غسل البول۔ رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ، باب الدلیل علی نجاسة البول۔

باب (3)

مسواک

۱۷۔ مسواک کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْلَا أَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَ مَرْتُھُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی اُمت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہو تا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت پر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الجمعة، باب السواك یوم الجمعة۔ رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ، باب السواك۔

۱۸۔ نیند سے بیداری پر مسواک کا استعمال مشروع ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ الَّیْلِ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے منہ میں مسواک ملتے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب السواك۔ رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ، باب السواك۔

۱۹۔ تازہ مسواک سے دانت صاف کرنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ اِلَى صَدْرِيْ' وَمَعَ عَبْدِالرَّحْمَانِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهٖ فَاَبَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضَمْتُهُ وَ طَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا اَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ اَوْاِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: (فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى) ثَلَاثًا ثُمَّ قَضٰى عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میرے سینے کے ساتھ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبدالرحمان کے پاس تازہ مسواک تھی جو وہ اپنے دانتوں پر مل رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر اس کی طرف اٹھائی میں نے مسواک پکڑی اسے چبایا صاف کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بہتر انداز میں مسواک کرتے ہوئے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ آپ نے اپنا ہاتھ یا انگلی اوپر اٹھائی اور تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ (فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى) پھر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

وَكَانَتْ تَقُوْلُ: مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ" وَفِيْ لَفْظٍ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ فرمایا کرتی تھیں: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گود اور ٹھوڑی کے درمیان وفات پائی" ایک روایت میں ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں اور میں نے پہچان لیا کہ آپ مسواک پسند کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی کیا میں آپ کے لئے یہ لے لوں؟ تو آپ نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں: یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت بھی اس کی ہم معنی ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب المغازی' باب مرض النبی ﷺ و وفاته

۲۰۔ تازہ مسواک سے دانتوں اور منہ کی صفائی شرعی اور طبی اعتبار سے مفید ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ تازہ مسواک کر رہے تھے۔

يَسْتَاكُ بِسِوَاكٍ رَطْبٍ قَالَ: وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: أُعْ أُعْ، وَالسِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ! كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا: مسواک کی طرف آپ کی زبان پر تھی- اور آپ اُعْ اُعْ کہہ رہے تھے، مسواک آپ کے منہ میں تھی گویا کہ آپ قے کر رہے ہیں-- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب السواك- رواہ مسلم: کتاب الطهارة، باب السواك-

باب (4)

موزوں پر مسح

۲۱- موزوں پر مسح کرنا-

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ، فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا- میں جھکا تاکہ آپؐ کے موزے اُتاروں آپؐ نے فرمایا: انہیں چھوڑیئے رہنے دیجئے میں نے پاکیزہ، صاف پاؤں ان میں داخل کئے ہیں- تو آپؐ نے ان دونوں پر مسح کیا-- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب اذا دخل رجلیه وهما طاهرتین- رواہ مسلم: کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین-

۲۲- پیشاب کے بعد وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کرنا-

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَالَ، وَتَوَضَّأَ! وَ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ مُخْتَصِراً-

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا- آپ نے پیشاب کیا اور وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا: یہ حدیث اِنتہائی اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے-

رواہ البخاری: کتاب الوضوء باب البول قائما وقاعدا رواہ مسلم : کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین

باب (5)

مذی وغیرہ کا بیان

۲۳۔ مذی خارج ہونے کی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّيْ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ.
وَلِلْبُخَارِيِّ "اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وَلِمُسْلِمٍ" "تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ"

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میں شرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھوں ان کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے میرے ساتھ رشتے کی وجہ سے میں نے مقداد بن اسود کو حکم دیا۔ اس نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:
"وہ اپنا آلہ تناسل دھولے اور وضوء کرے" بخاری میں یہ الفاظ ہیں: "اپنا آلہ تناسل دھو اور وضوء کرو۔" مسلم کے الفاظ ہیں "وضوء کر اور اپنی شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مار۔"۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب من لم یرالوضوء الا من المخرجین من القبل. رواہ مسلم: کتاب الحیض۔ باب المذی۔

۲۴۔ شک کی بنیاد پر نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ نماز باطل ہوتی ہے۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْئَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ "لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْيَجِدَرِيْحًا"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عباد بن تمیم نے عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔ فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی گئی کہ ایک شخص کو خیال آتا ہے کہ وہ نماز کے دوران کچھ محسوس کرتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک نہ پھرے یہاں تک کہ وہ آواز سنے یا پھر بو محسوس کرے۔"۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب لا یتوضأ من الشك حتی یستیقن۔ رواہ مسلم: کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان من تیقن الطهارة ثم شك فی الحدث فله ان یصلی بطهارة تلك۔

۲۵۔ دودھ پیتے بچے کے پیشاب کی نجاست کپڑے پر چھڑکاؤ سے زائل کرنا۔

عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ- لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ- اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو رسول پاک ﷺ کی خدمت میں لائی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اسے اپنے کپڑے پر چھڑکایا اسے دھویا نہیں اور اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بچے کو لایا گیا۔ تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

وَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ وَلِمُسْلِمٍ "فَاَتْبَعَهُ بَوْلَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسلم کی روایت میں ہے "آپ ﷺ نے پانی کو اس کے پیشاب پر بہایا اور اسے دھویا نہیں:" (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء باب بول الصبیان۔ رواہ مسلم: کتاب الطهارة، باب حکم بول الطفل الرضیع۔

۲۶۔ مساجد کا احترام کیا جائے اور انہیں پاک رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِيْ طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهُ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَّاءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: ایک بدوی آیا تو اُس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اُسے ڈانٹا نبی کریم ﷺ نے انہیں روک دیا جب اُس نے پورا پیشاب کر لیا: نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا تو اِس پر اُنڈیل دیا گیا۔۔ (بخاری و مسلم)۔

رواہ البخاری: کتاب الطهارة، باب یهریق الماء علی البول۔ رواہ مسلم: کتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات

٢٧۔ پانچ خصلتیں جن کا دین اسلام سے گہرا تعلق ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلْخِتَانُ وَالْاَسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں: فطرتی عمل پانچ ہیں۔ ختنے کروانا، زیر ناف ریزر استعمال کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا، زیر بغل بال نوچنا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار- رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ، باب خمس من الفطرۃ-

باب (6)

غسل جنابت

٢٨۔ مومن بذاتہ نجس نہیں ہوتا البتہ جسم سے نجاست کا ازالہ ضروری ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ! قَالَ: فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ! فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ! فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَايَنْجُسُ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مدینے کے ایک راستے میں ملے اور یہ جنبی تھے فرمایا کہ میں آپ کے پاس سے چھپ کر کھسک گیا، غسل کیا پھر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ابوھریرہ تم کہاں تھے؟" عرض کی میں جنبی تھا میں نے ناپسند کیا کہ میں آپ کے پاس ناپاک حالت میں بیٹھوں، تو آپ نے فرمایا: "سبحان اللہ مومن پلید نہیں ہوتا"۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب عرق الجنب وان المسلم لاینجس- رواہ مسلم: کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان المسلم لاینجس-

٢٩۔ غسل جنابت کے وقت ابتدا میں وضو کا بیان۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضوء کی مانند وضوء کرتے۔ پھر اپنے دونوں

لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدَيْهِ شَعْرَهُ! حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ الْمَاءَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَ كَانَتْ تَقُوْلُ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَآءٍ وَّاحِدٍ نَّغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہاتھوں سے اپنے بالوں میں خلال کرتے۔ یہاں تک کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ نے اپنی جلد کو پانی سے تر کر دیا ہے۔ تو اپنے اُوپر تین مرتبہ پانی اُنڈیلتے پھر اپنا سارا جسم دھوتے' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے نہاتے ہم اس برتن سے ایک ساتھ چلو بھرتے۔(بخاری و مُسلم)

رواه البخاري: كتاب الغسل' باب تخليل الشعر۔ رواه مسلم: كتاب الحيض' باب صفة غسل الجنابة۔

۳۰۔ غسل جنابت سے قبل وضو کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ بِيَمِيْنِهِ عَلَى يَسَارِهِ مَرَّتَيْنِ' أَوْثَلَاثًا! وَ غَسَلَ فَرْجَهُ! ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِالْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا! ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَاَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَآءَ بِيَدَيْهِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا۔ تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا' پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پہ دو یا تین مرتبہ ملا پھر کلی کی ناک میں پانی چڑھایا' پھر اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر اپنا سارا جسم دھویا پھر الگ ہوئے تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ میں آپ کے پاس کپڑے کا ٹکڑا لائی آپ نے اس کا ارادہ نہ کیا آپ پانی اپنے ہاتھوں سے جھاڑنے لگے۔(بخاری و مُسلم)

رواه البخاري: كتاب الغسل' باب من توضاء في الجنابة ثم غسل سائر جسده رواه مسلم: كتاب الحيض' باب صفة غسل الجنابة۔

۳۱۔ جنبی غسل کئے بغیر سو سکتا ہے البتہ وہ سونے سے پہلے وضو کرلے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں سے کوئی ایک سو سکتا ہے اس حال میں کہ وہ جنبی ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں: جب تُم میں سے کوئی ایک وضوء

کرلے تو وہ سو جائے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الغسل' باب نوم الجنب- رواہ مسلم: کتاب الحیض' باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء-

۳۲۔ عورت کو اپنے کپڑوں پر احتلام کے اثرات دیکھ کر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ- اِمْرَاَةُ اَبِيْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْءَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ اِذَا هِيَ رَاَتِ الْمَاءَ"- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی کریم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی اُم سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ حق سے شرماتا نہیں کیا عورت کے لئے غسل کرنا ہوگا جبکہ اسے احتلام آجائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں: "جب وہ پانی دیکھ لے-"۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الغسل' باب اذا احتلمت المرأۃ- رواہ مسلم: کتاب الحیض' باب وجوب غسل المرأۃ بخروج المنی منہا

۳۳۔ جنابت کی وجہ سے کپڑے اور بدن پر موجود خشک یا تر مادہ منویہ کو دھو کر زائل کردیا جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهٖ وَ فِيْ لَفْظِ مُسْلِمٍ "لَقَدْ كُنْتُ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے جنابت دھو دیا کرتی تھی آپ نماز کے لئے نکلتے پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر ہوتا۔ مسلم شریف میں یہ الفاظ ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اُسے اچھی طرح کھرچ دیتی تو آپ اس میں نماز پڑھ لیتے-"۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء' باب غسل المنی و فرکہ- رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ' باب غسل المنی من الثوب و فرکہ-

۳۴۔ غسل جنابت کس صورت میں واجب ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا جَلَسَ بَيْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص بیوی کی چار شاخوں کے

شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا وَجَبَ الْغُسْلُ" وَفِيْ لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ "وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

درمیان بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اُس سے ملاپ کرتا ہے۔ تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے "خواہ اُسے انزال نہ ہی ہو"۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الغسل' باب اذا التقی الختانان- رواہ مسلم: کتاب الحیض' باب نسخ الماء من الماء-

۳۵۔ کم از کم ایک صاع پانی کی مقدار غسل جنابت کے لئے کافی ہے۔

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَاَبُوْهُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ: يَكْفِيْكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّايَكْفِيْنِيْ فَقَالَ: جَابِرٌ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ هُوَ اَوْفَرُ مِنْكَ شَعْرًا وَّخَيْرًا مِّنْكَ يُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَّنَا فِيْ ثَوْبٍ وَفِيْ لَفْظٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ الْمَآءَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا"

حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ اور اس کا باپ حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس تھے ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے ایک صاع کافی ہے۔ اُس آدمی نے کہا میرے لئے کافی نہیں آپ نے فرمایا: جس کے بال تجھ سے زیادہ گھنے تھے اور وہ خود تجھ سے بہتر تھا اس کے لئے تو غسل کے لئے اتنا پانی کافی تھا۔ حضرت جابر کی مُراد رسول اللہ ﷺ تھے: پھر حضرت جابر نے ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔

قَالَ الْمُصَنِّفُ: الرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ: "مَايَكْفِيْنِيْ" هُوَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مصنف کا بیان ہے کہ وہ شخص جس نے یہ کہا کہ ایک صاع پانی میرے لئے کافی نہیں۔ وہ حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب تھا۔ اس کا والد محمد بن حنفیہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الغسل' باب الغسل بالصاع ونحوہ- رواہ مسلم: کتاب الحیض' باب استحباب افاضته الماء علی الرأس-

باب (7)

تیمم

۳۶۔ ازالہ جنابت میں تیمّم غسل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ بشرطیکہ پانی میسر نہ ہو۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلاً مُعْتَزِلاً لَّمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ: "يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيْكَ" - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو الگ تھلگ بیٹھے دیکھا اس نے قوم کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ ؐ نے فرمایا: "اے فلاں تجھے کس چیز نے روکا کہ تو قوم کے ساتھ نماز پڑھے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے جنابت لاحق ہوئی اور پانی میسر نہیں آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: مٹی کو لازم پکڑو یہ تیرے لئے کافی ہے۔" - (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب التیمم، الباب الثانی من ابواب التیمم ضربۃ رواہ مسلم: کتاب المساجد، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ

۳۷۔ جنابت کی حالت میں پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم غسل جنابت کا قائم مقام ہوتا ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ: "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْمَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا" ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لئے بھیجا میں جنبی ہوگیا میں نے پانی نہ پایا۔ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا۔ جیسے چوپایہ لوٹ پوٹ ہوتا ہے پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا: میں نے آپ کی خدمت میں اس صورت حال کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا تیرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھوں سے یوں کرتے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک مرتبہ مارے پھر بائیں کو دائیں پر ملا اور اپنی ہتھیلیوں کے بیرونی جانب اور چہرے پر ملا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب التیمم، باب التیمم ضربۃ۔ رواہ مسلم: کتاب الحیض، باب التیمم۔

۳۸۔ روئے زمین پر ممنوعہ مقامات کے علاوہ ہر جگہ نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أُعْطِيْتُ خَمْسًالَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌمِّنَ الْاَنْبِيَآءِ قَبْلِيْ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا! فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ ☆ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ- ☆ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ ☆ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے انبیاء میں سے کسی کو نہ دی گئیں۔ ☆ایک مہینے کی مسافت تک رعب و دبدبے سے میری مدد کی گئی۔ ☆میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا۔ لہٰذا میری اُمت کے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔ ☆میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔ ☆مجھے شفاعت کا حق دیا گیا۔ ☆ہر نبی کو خاص طور پر اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب التیمم فی فاتحته فی کتاب الصلوۃ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ فی فاتحته۔

باب (8)

حیض

۳۹۔ استخاضہ اور حیض کے خون میں فرق ہوتا ہے۔ اور استخاضہ کے خون کے دنوں کے دوران نماز یا دیگر عبادات کا فریضہ سرانجام دیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتُحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ! لَا اِنَّ ذَالِكَ دَمُ عِرْقٍ' وَلٰكِنْ دَعِيَ الصَّلَاةَ قَدْرَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ كُنْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حُبَیْش نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ کہ مجھے استخاضہ کا عارضہ لاحق ہے کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: نہیں یہ رگ کا خون ہے۔ لیکن تو نماز چھوڑ دیا کر اتنے دنوں کے مطابق جتنے دن تجھے حیض آیا کرتا تھا۔ پھر تو

تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي. وَفِي رِوَايَةٍ: وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فِيهَا، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

غسل کر اور نماز پڑھ۔ اور ایک روایت میں ہے۔ یہ حیض نہیں جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے ان دنوں میں جب حیض کی مقدار ختم ہو جائے۔ تو اپنے سے خون دھولیا کر اور نماز پڑھ:۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحیض، باب اذا حاضت فی شهر ثلاث حیض اخرہ۔ رواہ مسلم: بنحوہ، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلوتها۔

۴۰۔ حیض کے ایام گزر جانے کے بعد غسل واجب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ؟ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سات سال تک اِستحاضہ میں مبتلا رہیں۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا: آپ ؐ نے اِسے حکم دیا کہ وہ نہالے تو وہ ہر نماز کے لئے نہایا کرتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحیض، باب عرق الاستحاضة۔ رواہ مسلم: کتاب الحیض، باب المستحاضه وغسلها وصلاتها۔

۴۱۔ حائضہ عورت تر یا خشک اشیاء کو ہاتھ لگا سکتی ہے اور خاوند کا سر یا جسم دھو سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، كِلَانَا جُنُبٌ فَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے نہالیا کرتے تھے جبکہ ہم دونوں جنبی ہوتے آپ ؐ مجھے حکم دیتے تو میں تہبند باندھ لیتی آپ ؐ میرے ساتھ لیٹ جاتے اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی آپ اپنا سر میری طرف نکالتے اس حال میں کہ آپ ؐ معتکف ہوتے تو میں اسے دھوتی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی۔۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحیض، باب مباشرة الحائض۔ رواہ مسلم: بمعناہ کتاب الحیض، باب مباشرہ الحائض فوق الازار

۴۲۔ حائضہ عورت کی گود میں سر رکھ کر لیٹنا اور اس حالت میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ میری گود میں ٹیک لگا لیا کرتے تھے اور میں حائضہ ہوتی آپ اس صورت میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: كتاب الحيض' باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض- رواه مسلم: بمعناه' كتاب الحيض' باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد۔

۴۳۔ حائضہ عورت حالت حیض میں چھوڑے گئے روزوں کی قضاء دے مگر نمازوں کی قضاء نہ دے۔

عَنْ مُعَاذَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ' مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ؟ فَقُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ' وَلٰكِنِّيْ اَسْاَلُ فَقَالَتْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذَالِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ' وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معاذہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضاء دیتی ہے۔ اور نماز کی قضاء نہیں دیتی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو خارجی ہے؟ میں نے عرض کی میں خارجی نہیں میں تو مسئلہ دریافت کرتی ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ حیض ہمیں بھی لاحق ہوتا ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضاء کا حکم نہ دیا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الحيض' باب لاتقضي الحائض الصلوة- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الحيض' باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلوة۔

باب (9)

کتاب الصلوۃ

اوقاتِ نماز

۴۴۔ وقت پر نماز' والدین سے حسن سلوک اور اللہ کی راہ میں جہاد اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ وَ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ اِیَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ بِیَدِهٖ اِلٰی دَارِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ أَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: "اَلصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: "بِرُّالْوَالِدَیْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے اس کا نام سعد بن ایاس ہے کہا کہ مجھے اس گھر والے نے بتایا اور اِشارہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف کیا اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا' میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ باتیں بتائیں اور اگر میں آپ سے زیادہ دریافت کرتا تو آپ مجھے زیادہ بتاتے۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: کتاب مواقیت الصلوة و فضلها' باب فضل الصلوة لوقتها۔ رواه مسلم: کتاب الایمان' باب بیان کون الایمان بالله تعالی افضل الاعمال۔

۴۵۔ نمازِ فجر اول وقت میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْفَجْرَ فَتَشْهَدُ مَعَهٗ نِسَآءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِهِنَّ مَا یَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے مومن خواتین بھی اپنی چادریں لپیٹے ہوئے آپ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتیں پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انھیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی بھی پہچان نہ سکتا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ' باب فی کم تصلی المرأۃ فی الثیاب و کذا فی مواقیت الصلوۃ۔ رواہ مسلم: بنحوہ' کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتھا۔

۴۶۔ نماز کے اوقات میں نبی کریم ﷺ کا معمول۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ' وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ' وَالْعِشَآءَ اَحْيَانًا وَّاَحْيَانًا' إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوْا: عَجَّلَ وَإِذَا رَاٰهُمْ اَبْطَأُوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا: کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز زوال ہوتے ہی پڑھ لیا کرتے تھے۔ عصر کی نماز پڑھتے جبکہ سورج ابھی صاف چمکتا ہوتا مغرب کی نماز پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا' اور عشاء کی نماز کبھی جلدی اور کبھی دیر سے پڑھتے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہوگئے ہیں۔ تو جلدی پڑھ لیتے' جب دیکھتے کہ لوگوں نے تاخیر کر دی ہے۔ تو آپ بھی نماز میں تاخیر کر دیتے نبی کریم ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ وفضلھا' باب وقت المغرب و باب وقت العشاء۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتھا۔

۴۷۔ پہلی نماز کا آخری وقت ختم ہوتے ہی دوسری نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے سوائے نماز عشاء اور نماز فجر کے۔

عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: "دَخَلْتُ اَنَا وَأَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِيْ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى: حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ ويُصَلِّيَ الْعَصْرَ' ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهِ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَآءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا والْحَدِيْثَ بَعْدَهَا

ابو المنھال سیار بن سلامتہ سے روایت ہے کہا: کہ میں اور میرے ابا جان ابوبرزہ اسلمی کے پاس آئے۔ ان سے میرے اباجان نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرضی نماز کب پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ظہر کی نماز پڑھتے تھے جس کو تم اولیٰ کے نام سے پکارتے ہو۔ جبکہ سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم میں سے ایک مدینے کے ایک کونے پر واقع اپنے گھر واپس لوٹتا اور سورج ابھی زندہ ہوتا۔ اور میں بھول گیا۔ کہ انہوں نے مغرب کے بارے میں کیا کہا: اور آپ پسند کرتے تھے کہ عشاء کی نماز کو مؤخر کردیں۔ جس کو تم عتمہ کے نام سے

وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پکارتے ہو۔ آپ ؐ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کیا کرتے تھے' آپ ؐ صبح کی نماز سے پلٹتے جبکہ ایک شخص اپنے ہم نشیں کو پہچان سکتا تھا۔ آپ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھا کرتے تھے۔۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ و فضلھا' باب وقت العصر۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتھا وھو التغلیس و بیان قدر القراء ۃ فیھا۔

۴۸۔ کسی کی نماز اگر کسی خاص مصروفیت کی وجہ سے رہ جائے تو جیسے ہی وقت ملے اسی وقت پڑھ لینا چاہئے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ الْخَنْدَقِ "مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ"

وَفِيْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ : "شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطٰى- صَلٰوةِ الْعَصْرِ- ثُمَّ صَلاَّهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ" وَلَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ' حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ' حَتّٰى اِحْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطٰى صَلاَةِ الْعَصْرِ' مَلَاَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا" اَوْ قَالَ: "حَشَا اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خندق کے دن اِرشاد فرمایا: "اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے" جیسا کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک سورج غروب ہوگیا۔

مسلم کی روایت ہے' انہوں نے نماز وسطی یعنی نماز عصر سے روکے رکھا پھر اُسے مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا۔ اور صحیح مُسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز سے روکے رکھا۔ یہاں تک سورج کا رنگ سرخ یا زرد ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: انہوں نے ہمیں نماز وسطی یعنی نماز عصر سے روک دیا۔ اللہ ان کے پیٹ اور قبریں آگ سے بھردے یا مَلَاَ کی جگہ حشا کے الفاظ بیان کئے۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل و ذکوان و بئرمعونۃ۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب التغلیظ فی تفویت العصر۔

۴۹۔ بسا اوقات عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، رَقَدَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُوْلُ: "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ۔ اَوْعَلَى النَّاسِ۔ لَاَمَرْتُهُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی: حضرت عمر نکلے عرض کی نماز یا رسول اللہ ﷺ --- عورتیں اور بچے سو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نکلے اس حال میں کہ آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے "اگر مجھے اپنی امت۔ یا لوگوں پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو انہیں یہ نماز اِس گھڑی پڑھنے کا حکم دے دیتا: ۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب التمنی، باب یجوز من اللہ، و فی کتاب المواقیت و کتاب الاذان۔ رواہ مسلم: بنحوہ، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب وقت العشاء و تاخیرھا۔

۵۰۔ جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا (نماز کے خشوع و خضوع کے لئے) افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْعَشَآءُ فَابْدَأُوْا بِالْعَشَاءِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے اور شام کا کھانا آجائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس جیسی روایت مروی ہے۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاطعمۃ باب اذا حضر العشاء فلا یعجل عن عشائہ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب کراھیۃ الصلوۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید اکلہ فی الحال۔

۵۱۔ کھانے پینے کی موجودگی میں نماز پڑھنے سے پہلے کھانے پینے کو ترجیح دی جائے۔ (تاکہ نماز میں خشوع و خضوع برقرار رہے۔)

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ" ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صحیح مُسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی اس وقت جب بول و براز اسے باہر جانے کے لئے دھکیل رہے ہوں۔" ۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب کراهیتہ الصلوۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید اکلہ فی الحال و کراھۃ الصلوۃ مع مدافعہ الاخبثین۔

باب (10)

نماز کے ممنوعہ اوقات

۵۲۔ صبح کی نماز کی ادائیگی کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نفلی نماز نہ ادا کی جائے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: "شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ- وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ' حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میرے پاس پسندیدہ اشخاص کی شہادت ہے اور ان میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ و فضلها' باب لا صلوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس۔ رواہ مسلم: بنحوہ' کتاب صلوۃ المسافرین' باب الاوقات التی نهی عن الصلوۃ فیها۔

۵۳۔ نماز عصر سے غروب آفتاب تک نوافل پڑھنا ممنوع ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک سورج غروب ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ و فضلها' باب لایتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب الاوقات التی نهی عن الصلوۃ فیها۔

باب (11)

فوت شدہ نمازوں کی قضاء

۵۴۔ فوت شدہ نماز کی قضاء واجب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ اُصَلِّيَ الْعَصْرَ حتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "واللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا" قَالَ : فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن آئے۔ بعد اس کے کہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا میں بھی یہ نماز نہ پڑھ سکا۔ پھر ہم 'برساتی نالے کی طرف اٹھ کر گئے۔ آپ ﷺ نے نماز کے لئے وضوء کیا۔ ہم نے بھی نماز کے لئے وضوء کیا آپ ؐ نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ وفضلھا، باب من صلی بالناس جماعۃ بعد ذھاب الوقت و فی کتاب صلوۃ الخوف و کتاب المغازی۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ باب الدلیل لمن قال الصلوۃ الوسطی ھی صلوۃ العصر۔

باب (12)

نماز باجماعت کی فضیلت

۵۵۔ نماز باجماعت کا ثواب انفرادی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی نماز سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔" (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب فضل صلوۃ الجماعۃ- رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب فضل صلوۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنھا

۵۶۔ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "صَلاَةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلاَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ ضِعْفًا! وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ' فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لاَ یُخْرِجُهٗ اِلاَّ الصَّلاَةُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلاَّ رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ مَادَامَ فِیْ مُصَلاَّهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ' وَلاَ یَزَالُ فِیْ صَلاَةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ایک شخص کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے گھر یا بازار میں نماز پڑھنے سے اس کے لئے پچّیس گنا زیادہ ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ جب وہ وُضوء کرتا ہے اور اچھی طرح وضوء کرتا ہے۔ پھر اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے۔ اسے صرف نماز ہی نکالتی ہے۔ نہیں اُٹھاتا وہ ایک قدم مگر اس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ الٰہی اس پر رحمت نازل فرما' الٰہی اسے بخش دے' الٰہی اس پر رحم فرما' وہ نماز میں ہی رہتا ہے جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ باب فضل صلوۃ الجماعۃ-

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب فضل صلوۃ الجماعۃ و انتظار الصلوۃ-

۵۷۔ عاقل بالغ تندرست مسلمانوں کے لئے نماز باجماعت ادا کرنا فرض عین ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلاَةِ عَلَى الْمُنَافِقِیْنَ صَلاَةُ الْعِشَاءِ وَصَلاَةُ الْفَجْرِ' وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلاَةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِیْ بِرِجَالٍ وَمَعَهُمْ حِزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لاَ یَشْهَدُوْنَ الصَّلاَةَ فَاُحَرِّقُ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ بِالنَّارِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عشاء اور صبح کی نماز منافقوں پر زیادہ بھاری ہوتی ہے اور اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کتنا ثواب ہوتا ہے تو ان کی ادائیگی کے لئے گھٹنوں کے بل چل کر آئیں۔ اور میں نے اِرادہ کیا کہ میں نماز کا حکم دوں تو اس کے لئے اقامت کہہ دی جائے پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں چند اشخاص کو لے کر چلوں جن کے پاس ایندھن کے گٹھے ہوں۔ ان

لوگوں کی طرف جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب فضل العشاء فی الجماعۃ۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب فضل صلوۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنھا۔

باب (13)

عورتوں کی مسجد میں حاضری

۵۸۔ عورتوں کو مسجد میں نماز کی ادائیگی کی اجازت دینا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَکُمُ امْرَأَتُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلاَیَمْنَعْھَا" قَالَ: فَقَالَ بِلاَلُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ' قَالَ: فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ عَبْدُاللّٰہِ فَسَبَّہٗ سَبًّا سَیِّأً مَا سَمِعْتُہٗ سَبَّہٗ مِثْلَہٗ قَطُّ' وَقَالَ اُخْبِرُکَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ؟ وَفِیْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ "لاَ تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اُسے نہ روکے۔ بلال بن عبداللہ نے کہا اللہ کی قسم ہم تو انہیں ضرور روکیں گے۔ حضرت عبداللہ اس کی طرف پلٹے اور انہیں بہت برا بھلا کہا میں نے اس سے پہلے ان سے اس طرح کے کلمات کبھی نہیں سنے تھے۔ کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بات بتاتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ بخدا ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ مُسلم کی روایت ہے: کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب استئذان المرأۃ زوجھا بالخروج الی المسجد۔ رواہ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیہ فتنتہ وانھا لا تخرج مطیبہ۔

باب (14)

سنن راتبہ کا بیان

۵۹۔ سنتیں مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ. وَفِيْ لَفْظٍ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ والْعِشَاءُ والْفَجْرُ وَالْجُمُعَةُ فَفِيْ بَيْتِهٖ، وَفِيْ لَفْظٍ لِّلْبُخَارِيِّ "اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَ كَانَتْ سَاعَةً لَّا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد دو رکعت جمعہ کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد پڑھیں۔ ایک روایت میں مغرب' عشاء' فجر اور جمعہ کی سنتیں آپ ﷺ اپنے گھر میں ادا کیا کرتے تھے۔ بخاری کی روایت ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ دو ہلکی پھلکی رکعتیں طلوع فجر کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ ایک ایسی گھڑی تھی کہ میں اس وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب التہجد باللیل' باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی۔ رواہ مسلم: کتاب صلوۃ المسافرین' باب فضل سنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعد ھن و بیان عددھن۔

۶۰۔ فجر کی سنتوں کے ادا کرنے میں سستی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْئٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدُّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَفِيْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر نوافل کا اتنا زیادہ خیال نہیں رکھتے تھے جتنا خیال فجر کی دو رکعتوں کا رکھتے۔ مسلم کی روایت ہے: فجر کی دو رکعتیں دُنیا وَمَا فِیْهَا سے بہتر ہیں۔

رواہ البخاری: کتاب التہجد' باب تعاھد رکعتی الفجر و من سماھا تطوعا رواہ مسلم: کتاب صلوۃ المسافرین' باب استحباب رکعتی الفجر والحث علیہما وتخفیفہما والمحافظۃ علیہما و بیان ما یستحب ان یقرأ فیہما۔

باب (15)

اذان اور اقامت

۶۱۔ نماز کے لئے اذان دینا فرض کفایہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان دُہری کہے اور اقامت اکہری کہے:۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب الاذان مثنی مثنی وزاد فیہ الا الاقامۃ۔

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب الامر بشفع الاذان وایتار الاقامۃ۔

۶۲۔ امام کا نماز پڑھاتے ہوئے سامنے سترہ رکھنا مستحب عمل ہے۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ السُّوَائِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ لَّهُ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ' قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْءٍ فَمِنْ نَاضِحٍ وَنَائِلٍ قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ:' فَتَوَضَّاَ وَ اَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو جحیفہ وھب بن عبداللہ سوائی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ؐ سرخ رنگ کے چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے' کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پانی لے کر باہر نکلے بعض کو پانی کے چھینٹے میسر آئے اور بعض نے پانی پالیا- نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے- آپ ؐ نے سرخ رنگ کا چوغہ زیب تن کیا ہوا تھا- گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں' کہتے ہیں تو آپ نے وُضوء کیا' اور بلال نے اذان دی' کہتے ہیں کہ میں اس کے چہرے کو اِدھر اُدھر گھومتے دیکھنے لگا فرماتے ہیں کہ وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے ہوئے دائیں بائیں چہرہ کرتے- پھر آپ کے لئے زمین میں نیزہ گاڑ دیا گیا- آپ آگے بڑھے- ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی پھر آپ دو رکعت ہی پڑھتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے- (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ' باب الصلوۃ فی الثوب الاحمر رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب سترۃ المصلی۔

۶۳۔ ایک مسجد میں دو مؤذنوں کی تقرری کی جا سکتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: "اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ — (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: بلال رات کو اذان دیتا ہے تو تم کھانا کھالیا کرو یہاں تک کہ عبداللہ بن اُم مکتوم اذان دے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب اذان الاعمی اذا کان من یخبرہ رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر۔

۶۴۔ مؤذن کا کلمہ سن کر ان کلمات کو دہرانا مستحب عمل ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ" — (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "جب مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔" — (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب مایقول اذا سمع المنادی۔ رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی ؐ ثم یسأل لہ الوسیلۃ۔

باب (16)

قبلہ کی طرف منہ کرنا

۶۵۔ دورانِ سفر سواری کی پیٹھ پر نفلی نماز ادا کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَبِّحُ عَلٰی ظَھْرِ رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ کَانَ وَجْھُہٗ یُوْمِیُٔ بِرَاْسِہٖ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ: وَفِیْ رِوَایَۃٍ: کَانَ یُوْتِرُ عَلٰی بَعِیْرِہٖ' وَلِمُسْلِمٍ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْھَا الْمَکْتُوْبَۃَ وَلِلْبُخَارِیِّ "اِلَّا الْفَرَائِضَ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کی پیٹھ پر نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔ اس کا رخ خواہ کسی طرف بھی ہوتا۔ آپ ؐ سر سے اِشارہ کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کرتے ایک روایت ہے۔ آپ ﷺ اپنے اُونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور مسلم کی روایت ہے علاوہ ازیں آپ اس پر فرض نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ بخاری میں ہے "مگر فرائض سواری

پر ادا نہیں کرتے تھے۔"

رواہ البخاری: کتاب الکسوف، باب من تطوع فی السفر فی غیر دبرا الصلوٰۃ رواہ مسلم: کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب جواز صلوٰۃ النافلۃ علی الدابۃ فی السفر حیث توجھت۔

٦٦۔ ہجرت سے پہلے اہل اسلام کا قبلہ بیت المقدس تھا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءَ فِيْ صَلاَةِ الصُّبْحِ اِذْجَاءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ" وَقَدْ اُمِرَ: اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا، کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز میں مشغول تھے۔ ایک آنے والا ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آج رات نبی کریم ﷺ پر قرآن نازل کیا گیا۔ اور آپ کو حکم دیا گیا کہ قبلے کی طرف رخ کریں تو تم بھی قبلے کی جانب رخ کرلو۔ ان کے چہرے شام کی طرف تھے، تو وہ سب کعبے کی طرف گھوم گئے۔ ـــ (بخاری)

رواہ البخاری: کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی القبلۃ ومن لم یری الاعادۃ علی من سھا فصلی الی غیر القبلۃ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ۔

٦٧۔ نفلی نماز کا سواری پر ادا کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ، فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ۔ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ۔ فَقُلْتُ: رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ؟ فَقَالَ: لَوْلاَ اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مَا فَعَلْتُهُ۔

انس بن سیرین سے روایت ہے فرمایا، کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا جبکہ وہ شام سے تشریف لائے: ہم انہیں "عین التمر" مقام پر جاکر ملے میں نے انہیں دیکھا کہ وہ گدھے پر نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کا رخ قبلہ کی بائیں جانب تھا۔ میں نے عرض کی: کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ قبلہ کے علاوہ کسی دوسری جانب منہ کرکے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں قطعاً ایسا نہ کرتا۔

رواہ البخاری: کتاب الکسوف، باب صلوٰۃ التطوع علی الحمار۔ رواہ مسلم: کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب جواز صلوٰۃ النافلۃ علی الدابۃ فی السفر حیث توجھت۔

باب (17)

صف بندی

۶۸۔ صفوں کے ٹیڑھا ہونے سے نماز میں نقص واقع ہوتا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ" ـــ (رَوَاهُ مُسْلِم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ "اپنی صفیں سیدھی کرو بلاشبہ صفوں کو سیدھا کرنا تکمیل نماز میں سے ہے۔" ـــ (مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ، باب اقامۃ الصف من تمام الصلوٰۃ۔ رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا و فضل الاول فالاول منھا۔

۶۹۔ باجماعت نماز پڑھتے ہوئے صفوں کو سیدھا کرنا واجبات میں سے ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلِمُسْلِمٍ "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْماً۔ فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلاً بَادِيًا صَدْرُهٗ فَقَالَ عِبَادَاللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ، فرماتے ہیں: آپ ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو گے یا تمہارے چہروں کے درمیان اللہ مخالفت ڈال دے گا۔ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو سیدھا کیا کرتے تھے۔ گویا کہ ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے دیکھا کہ ہم نے آپ سے یہ مسئلہ سمجھ لیا ہے۔ پھر ایک دن آپ نکلے کھڑے ہوئے قریب تھا کہ آپ تکبیر کہتے آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ باہر نکلا ہوا ہے۔ تو آپ نے اِرشاد فرمایا۔ "اللہ کے بندو اپنی صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔" ـــ (رواہ مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ، باب تسویۃ الصفوف عند الاقامۃ وبعدھا۔ رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا الخ۔

۷۰۔ نابالغ بچے کو صف میں کھڑا کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ رضی اللہ عنہا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: "قُوْمُوْا فَاُصَلِّيْ لَكُمْ" قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَآءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآءِ نَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔ وَلِمُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْءَ ةَ خَلْفَنَا۔ اَلْيَتِيْمُ: هُوَ ضُمَيْرَةُ جَدُّ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھانے پر بلایا جو اُس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ آپ نے اس میں سے کھایا، پھر فرمایا۔ "اُٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں" حضرت انس کہتے ہیں۔ کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اٹھا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہوچکی تھی میں نے اس پہ پانی چھڑکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے۔ میں اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر آپ واپس چلے گئے۔ مسلم کی روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اور اس کی والدہ کو نماز پڑھائی۔ مجھے اپنے دائیں اور خاتون کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا۔ یتیم سے مُراد حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کا دادا ضمیرہ ہے۔

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی الحصیر و فی کتاب الاذان۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ۔

۷۱۔ نماز باجماعت کے لئے اگر صرف دو شخص ہوں تو مقتدی امام کی دائیں جانب کھڑا ہو۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِرَاْسِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سویا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے رات کو نماز پڑھنے لگے۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا۔

رواہ البخاری: کتاب العلم، باب السمر فی العلم۔ رواہ مسلم: کتاب صلوۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وھوالتراویح۔

باب (18)

امامت

۷۲۔ نماز میں امام سے پہلے مقتدی کا سر اٹھانا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَمَا يَخْشَى الَّذِیْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْيَجْعَلَ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص ڈرتا نہیں جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر میں تبدیل کر دے۔ یا اس کی شکل گدھے کی شکل بنا دے۔

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة' باب اثم من رفع راسه قبل الامام رواه مسلم: کتاب الصلوة باب النهی عن سبق الامام برکوع او سجود ونحوهما۔

۷۳۔ امام کی اقتداء ہر مقتدی کے لئے واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا۔ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا۔ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ ــــ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے' تم اس کی مخالفت نہ کرو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سبھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ــــ (رواہ مسلم)

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة' باب انما جعل الامام لیؤتم به۔ رواه مسلم: کتاب الصلوة' باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وغیرهما۔

۷۴۔ نماز کے دوران مقتدی کا امام کے تابع رہنا واجب ہے۔ اس سے مسابقت ممنوع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَاءَهٗ قَوْمٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں بیمار تھے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ کے پیچھے لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ آپ نے

قِيَامًا: فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اِنہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: بلاشبہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم سبھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب انما جعل الامام لیؤتم بہ۔ رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب ائتمام المأموم بالامام۔

۷۵۔ امام کی متابعت میں نماز کا کوئی رکن نہ امام سے پہلے ادا کیا جائے نہ امام کے ساتھ اور نہ ہی امام سے زیادہ دیر کے بعد۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا' ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے براء بن عازب نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں چلے جاتے۔ پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے۔

رواہ البخاری: کتاب الاذان' باب متی یسجد من خلف الامام۔ رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب متابعہ الامام والعمل بعدہ۔

۷۶۔ امام اور مقتدی دونوں کا آمین کہنا شرعاً مستحب عمل ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت کرتی ہے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ — (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان' باب جھر الامام بالتامین و فی الدعوات۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ'

کتاب الصلوۃ' باب التسمیع والتحمید والتامین۔

۷۷۔ نماز باجماعت زیادہ طویل نہیں ہونی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ۔ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَذَا الْحَاجَةِ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَاءَ ــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب کوئی تُم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے اُسے چاہئے کہ وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور' بیمار اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی بذات خود نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی کرے۔ ــــ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه بنحوہ۔ کتاب الاذان' باب اذا صلی لنفسه فلیطول ماشاء۔ رواہ مسلم: فی صحیحه بنحوہ' کتاب الصلوۃ' باب امر الائمة بتخفیف الصلوۃ فی تمام۔

۷۸۔ امام جماعت کراتے ہوئے نماز میں تخفیف کو پیش نظر رکھے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا: قَالَ: فَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِیْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ یَوْمَئِذٍ فَقَالَ: "یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْیُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِهِ الْکَبِیْرَ وَالصَّغِیْرَ وَذَا الْحَاجَةِ" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ میں فلاں امام کی وجہ سے صبح کی نماز میں پیچھے رہ جاتا ہوں چونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ کہا: کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ کہتے ہوئے اس دن سے زیادہ کبھی غضبناک نہیں دیکھا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: لوگو تُم میں سے بعض نفرت پھیلانے والے ہیں جو بھی تم میں سے لوگوں کی امامت کرائے اسے چاہئے کہ اختصار سے کام لے اس لئے کہ اس کے پیچھے بڑے' چھوٹے اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب الاحکام' باب هل یقضی الحاکم او یفتی وهو غضبان۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الصلوۃ' باب امر الائمة بتخفیف الصلوۃ فی تمام۔

باب (19)

نبی ﷺ کی نماز کے اوصاف

۷۹۔ تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت سے پہلے دعائے استفتاح پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِی الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةِ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: "اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہتے تو کچھ دیر خاموش رہتے پہلے اس سے کہ آپ قرأت کریں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے ہیں۔ اس میں کیا کہتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا: میں یہ کہتا ہوں "الٰہی میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کردے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری پیدا کی ہے۔ الٰہی میری خطاؤں کو صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ الٰہی میری خطائیں پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ، باب مایقول بعد التکبیر۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ۔

۸۰۔ نماز کے دوران تعدیل ارکان کا خیال رکھنا واجبات میں سے ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِیَ قَائِمًا۔ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نماز اللہ اکبر کہہ کر شروع کرتے اور قرأت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے شروع کرتے، جب آپ رکوع کرتے تھے تو نہ اپنے سر کو اونچا رکھتے اور نہ اسے نیچے لٹکاتے۔ بلکہ اس کے درمیان رکھتے: اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے نہیں سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور جب آپ سجدے

يَسْتَوِيَ قَاعِدًا' وَكَانَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى- وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيْمِ" ــ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سے سر اٹھاتے تھے تو نہیں سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ سیدھے بیٹھ جاتے ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے' اپنا بایاں پاؤں بچھا دیا کرتے تھے' اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے- آپ شیطان کی مانند بیٹھنے سے منع کرتے تھے' اور آپ اس سے بھی منع کرتے کہ کوئی شخص درندوں کی طرح اپنے بازو پھیلائے- اور آپ نماز کا اختتام السلام علیکم ورحمتہ اللہ سے کرتے:ــ (رواہ مسلم)

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب مایجمع صفۃ الصلوۃ وما یفتح بہ ویختتم بہ...... الخ-

۸۱ـ رفع یدین نماز کی زینت ہے-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ' وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ' وَكَانَ لَايَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اپنے کندھوں کے برابر جب نماز کا آغاز کرتے' اور جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے' اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور اس طرح سجدوں میں نہ کرتے تھے- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ کتاب الاذان والجماعۃ' باب رفع الیدین اذ اکبر واذا رکع واذا رفع- رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب الصلوۃ باب استحباب رفیع الیدین حذو المنکبین-

۸۲ـ سجدے میں جسم کے سات اعضاء کو بنیاد بنانا واجب ہے-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ عَلٰى اَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا نیز دو ہاتھ' دو گھٹنوں اور دو قدموں کی انگلیوں پر- (بخاری' مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب السجود علی سبعۃ اعظم و باب السجود علی الانف- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اعضاء السجود والنھی عن کف الشعر والثوب وعقص الراس فی الصلوۃ-

۸۳۔ دوران نماز کی ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء' کبریائی اور عظمت کا اپنی زبان سے اقرار ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ' ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكُوْعِ' ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ' ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ' ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ' ثُمَّ يَفْعَلُ ذَالِكَ فِيْ صَلَاتِهٖ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر اللہ اکبر کہتے جب رکوع کرتے' پھر آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے جب اپنی پیٹھ کو رکوع سے اٹھاتے پھر آپ کہتے اس حال میں کہ کھڑے ہوتے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر اللہ اکبر کہتے جب جھکتے' پھر اللہ اکبر کہتے جب اپنا سر سجدے سے اُٹھاتے پھر اسی طرح کرتے اپنی تمام نماز میں یہاں تک کہ اُسے پورا کرتے اور اللہ اکبر کہتے جب دو رکعتوں سے بیٹھنے کے بعد اُٹھتے۔ — (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب التکبیر اذا قام من السجود۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوۃ الا رفعہ من الرکوع فیقول فیہ سمع اللہ لمن حمدہ۔

۸۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا انداز۔

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ' فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ اَخَذَ بِيَدِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِیْ هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوْقَالَ: صَلّٰى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اور عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب وہ سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب سَر اُٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے' جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے' جب نماز پوری کر دی تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑا' اور کہا۔ اُس نے مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی ہے یا یہ کہا کہ ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھائی ہے۔(بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب اتمام التکبیر فی السجود۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوۃ الا رفعہ من الرکوع فیقول فیہ سمع اللہ لمن حمدہ۔

۸۵۔ تعدیل ارکان کا خیال رکھنا' نماز کی ادائیگی میں افضل طریقہ ہے۔

عَنْ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّ قِيَامَهُ فَرَكْعَتَهُ فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوْعِهِ' فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ' فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيْمِ وَالْانْصِرَافِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ. "مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ' السَّوَآءِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ میں نے آپ کے قیام' رکوع اور رکوع کے بعد اعتدال یعنی قومہ' سجدہ اور سلام و انصراف کو تقریباً برابر پایا۔ بخاری شریف میں ہے کہ قیام اور آخری تشہد کے علاوہ باقی سب ارکان تقریباً برابر تھے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب استواء الظہر فی الرکوع۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اعتدال ارکان الصلوۃ و تخفیفہا فی تمام

۸۶۔ رکوع کے بعد قیام اور سجدے کے بعد جلوس کا طویل ہونا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنِّيْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا قَالَ ثَابِتٌ- فَكَانَ اَنَسٌ يَّصْنَعُ شَيْئًا لَّا اَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ- كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِمًا' حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ- وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ثابت بنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ کہ تمہیں نماز پڑھاؤں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ ثابت نے کہا کہ حضرت انس وہ کام کرتے کہ میں تمہیں وہ کام کرتے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے اپنا سر اُٹھاتے تو سیدھے کھڑے رہتے۔ یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ آپ بھول گئے ہیں۔ جب سجدے سے اپنا سر اُٹھاتے تو ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ آپ بھول گئے ہیں۔

۸۷۔ امام مقتدیوں کو ہلکی اور مکمل نماز پڑھائے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ "مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا اَتَمَّ صَلَاةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تخفیف اور تکمیل کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہو۔ — (بخاری)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الاذان والجماعة' باب من اخف الصلوة عند بکاء الصبی۔ رواه مسلم: کتاب الصلوة' باب امر الائمة بتخفیف الصلوة فی تمام۔

۸۸۔ جلسہ استراحت مستحب عمل ہے۔

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْجَرْمِیِّ الْبَصْرِیِّ قَالَ: جَاءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِكُمْ وَمَا اُرِیْدُ الصَّلَاةَ اُصَلِّیْ كَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ: فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَةَ كَیْفَ كَانَ یُصَلِّیْ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلَاةِ شَیْخِنَا هٰذَا وَكَانَ یَجْلِسُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ یَّنْهَضَ اَرَادَ بِشَیْخِهِمْ اَبَا یَزِیْدَ عَمْرَو بْنَ سَلْمَةَ الْجَرْمِیَّ۔

ابو قلابہ عبداللہ بن یزید جرمی بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس مالک بن حویرث ہماری اس مسجد میں آئے۔ اور فرمایا: میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا۔ حالانکہ میرا ارادہ نماز پڑھنے کا نہ تھا۔ میں نماز پڑھاؤں گا جیسا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ انہوں نے کس طرح نماز پڑھائی۔ فرمایا ہمارے اس شیخ کی نماز کی مانند' اور جب وہ سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو قیام کے لئے اٹھنے سے پہلے (جلسہ استراحت کے لئے) بیٹھتے تھے۔ (بخاری) اس شیخ سے مراد ابو یزید عمرو بن سلمہ جرمی ہیں۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الاذان والجماعة' باب کیف یعتمد علی الارض اذا قام من الرکعة۔ رواه مسلم: فی الصلوة' باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین۔

۸۹۔ نماز پڑھتے ہوئے (سجدے کی حالت میں) دونوں بازوؤں اور ہاتھوں کو کشادہ کرنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا کشادہ کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الصلوة' باب یبدی ضبعیه ویجافی فی السجود۔ رواه مسلم فی صحیحه' کتاب الصلوة' باب مایجمع صفة الصلوة وما یفتتح به ویختتم به وصفة الرکوع والاعتدال.....الخ۔

۹۰۔ جوتوں سمیت نماز ادا کی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ پاک ہوں۔

عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَةَ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْهِ قَالَ: نَعَمْ:۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابو مسلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ فرمایا: ہاں۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب الصلوۃ فی النعال۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب جواز الصلوۃ فی النعلین۔

۹۱۔ چھوٹے بچے کو گود میں اٹھا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔ (رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَالتِّرْمَذِیَّ)

حضرت ابو قتادۃ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ لیا کرتے تھے اس حال میں کہ آپ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود اٹھائے ہوتے۔ اور وہ ابوالعاص بن ربیع بن عبد شمس کی بیٹی تھی جب آپ سجدہ کرتے اسے زمین پر بٹھا دیتے جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔ (ابن ماجہ اور ترمذی کے علاوہ دیگر تمام محدثین نے روایت کیا)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علی عنقہ فی الصلوۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب جواز حمل الصبیان فی الصلوۃ

۹۲۔ سجدہ میں اعتدال قائم رکھنے کا حکم ہم امتی کو دیا گیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سجدے میں اعتدال رکھو۔ اور تم میں سے کوئی شخص کتے کی طرح اپنے دونوں بازو زمین پر نہ بچھائے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب الاعتدال فی السجود ووضع الکفین علی الارض۔۔۔ الخ

باب (20)

رکوع اور سجود میں اطمینان کا وجوب

۹۳۔ افعال ارکان نماز جن کی ادائیگی بہت ضروری ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' تو ایک شخص اندر آیا اس نے نماز

رَجُلٌ فَصَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ"۔ ثَلَاثًا۔ فَقَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَآ أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِيْ۔ فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَاتَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَالِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

ادا کی، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کی آپ نے ارشاد فرمایا: واپس جاؤ نماز پڑھو۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔" وہ واپس لوٹا۔ نماز پڑھی جیسے پہلے نماز پڑھی تھی۔ پھر آیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: واپس جاؤ، نماز پڑھو، تو نے نماز نہیں پڑھی۔ یہ بات تین دفعہ دہرائی۔ اس نے عرض کی مجھے قسم اس ذات کی جس نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس سے بہتر نماز ادا نہیں کر سکتا آپ مجھے سکھلا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ، پھر پڑھ قرآن سے جتنا تجھے آسان لگتا ہے۔ پھر رکوع کر یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے رکوع کرتے ہوئے پھر سر اُٹھا یہاں تک کہ تو برابر کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے سجدہ کرتے ہوئے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے بیٹھے ہوئے اور ایسا ہی کرو اپنی ساری نمازمیں۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاذان والجماعۃ، باب وجوب القراءۃ للامام والمأموم فی الصلوات کلھا فی الحضر والسفر وما یجھر فیھا وما یخافت۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصلوۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ...... الخ۔

باب (21)

نماز میں قرأت

۹۴۔ نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔"

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاذان والجماعۃ، باب وجوب القراءۃ للامام والمأموم فی الصلوات کلھا فی

الحضر والسفر وما يجهر فيها وما يخافت- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الصلوة' باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة.....الخ

۹۵۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ پڑھنا مشروع اور آخری دو میں صرف فاتحہ مستحب اور پہلی رکعت کو لمبا کرنا بھی مستحب ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا: وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ' يُطَوِّلُ فِيْ الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِيْ الثَّانِيَةِ۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دیگر دو سورتیں پڑھا کرتے تھے' پہلی رکعت میں طویل قرآت کرتے اور دوسری رکعت قدرے مختصر کرتے تھے۔ کبھی کبھی ہمیں آیت سنایا کرتے تھے۔ اور آپ عصر کی نماز میں سورہ فاتحہ اور دیگر دو سورتیں پڑھتے: پہلی رکعت میں طویل قرآت کرتے اور دوسری رکعت قدرے مختصر کرتے دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے' صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قرآت کرتے اور دوسری میں مختصر قرآت کرتے۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الاذان والجماعة' باب القراءة في الظهر- رواه مسلم: في صحيحه' بنحوه كتاب الصلوة' باب القراءة في الظهر والعصر-

۹۶۔ نماز مغرب میں جہری قرآت مشروع اور کبھی طویل قرآت بھی جائز ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھتے ہوئے سنا۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الاذان والجماعة' باب الجهر في المغرب- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الصلوة' باب القراءة في الصبح-

۹۷۔ دوران سفر میں نماز عشا میں چھوٹی سورتیں پڑھنا چاہئے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَآءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِيْ إِحْدَى

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ دونوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورۃ التین والزیتون

الرَّكْعَتَيْنِ "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" فَمَاسَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پڑھی میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی کو بہتر آواز اور عمدہ قرأت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاذان والجماعۃ باب القراءۃ فی العشاء رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصلوۃ، باب القراءۃ فی العشاء۔

۹۸۔ سورہ اخلاص کی فضیلت نیز ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْئٍ يَصْنَعُ ذَالِكَ؟ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَبِهَا۔ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّهٗ۔

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا قائد بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا اور ہر رکعت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر ختم کرتا۔ جب وہ واپس لوٹے تو انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا۔ آپ نے فرمایا اس سے پوچھو۔ کہ یہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ انہوں نے اس سے پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ اس میں رحمان عزوجل کی شان بیان ہوئی ہے۔ اور میں پسند کرتا ہوں کہ اسے پڑھوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے بتاؤ کہ اللہ اُس سے محبت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب التوحید، باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ امتہ الی توحید اللہ تبارک و تعالٰی۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب المسافرین باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد۔

۹۹۔ امام کو مقتدیوں کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرأت کو طویل یا مختصر کرنا چاہیے۔

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْ وَرَاءَكَ الْكَبِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَذُوالْحَاجَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا: آپ نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى کیوں نہیں پڑھتے کیونکہ آپ کے پیچھے بڑے بوڑھے، کمزور اور ضرورت مند نماز پڑھتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاذان والجماعۃ، باب من شکا امامہ اذا طول۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب الصلوۃ، باب القراءۃ فی العشاء۔

۱۰۰۔ کیا نماز کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ظاہری آواز سے پڑھنی چاہیے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" وَلِمُسْلِمٍ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِيْ اَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَّلَا فِيْ آخِرِهَا"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نماز کا آغاز' الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی' میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ مسلم کی روایت ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ' عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ نماز کی ابتداء الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔ وہ بسم اللہ الرحمان الرحیم کا ذکر نہیں کرتے تھے قرأت کے شروع میں اور نہ ہی آخر میں۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب مایقول بعد التکبیر۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسلمۃ۔

باب (22)

سجدہ سہو

۱۰۱۔ سجدہ سہو کب اور کیسے کیا جائے۔ نیز کیا امام اگر بھول جائے تو اس کا اثر مقتدیوں پر بھی ہو گا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ۔ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: وَسَمَّاهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ' وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ' ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ' فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا

محمد بن سیرین نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر میں سے ایک نماز پڑھائی۔ ابن سیرین نے بیان کیا: ابوھریرہ نے اس نماز کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔ فرمایا: ہمیں آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔ اور آپ ﷺ مسجد میں نصب لکڑی کے ساتھ جا کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ

كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ ' وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى- وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وخَرَجَتِ السُّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا: اَقَصُرَتِ الصَّلاَةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ-

ٹیک لگائی گویا کہ آپ ﷺ ناراض ہیں' اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا- جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکلے اور کہنے لگے کیا نماز کم کردی گئی ہے؟

وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ "ذُو الْيَدَيْنِ" فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ فَقَالَ: "لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ" فَقَالَ: بَلٰى نَسِيْتَ فَقَالَ: "اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَاتَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ اَطْوَلَ- ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ- فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ- ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ فَنُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ-

قوم میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے-وہ ڈرے کہ آپ ﷺ سے بات کریں' قوم میں ایک شخص ایسا تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے' اسے ذوالیدین کہا جاتا تھا- اس نے کہا یارسول اللہ کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کردی گئی ہے- آپ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم کی گئی ہے- اُس نے عرض کی آپ ﷺ بھول گئے ہیں- آپ ﷺ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذوالیدین کہتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں- آپ ﷺ آگے بڑھے- نماز پڑھائی جو چھوڑی تھی- پھر سلام پھیرا- پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا پہلے سجدے کی مانند یا اس سے قدرے لمبا' پھر اپنا سر اُٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور پہلے سجدے کی مانند سجدہ کیا- یا اس سے قدرے لمبا پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنا سر اُٹھایا- ابن سیرین سے لوگوں نے سوال کیا: پھر سلام پھیرا فرمایا مجھے بتایا گیا کہ عمران بن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا-

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب تشبیك الاصابع فی المسجد وغیرہ وفی کتاب الادب- رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب المساجد' ومواضع الصلوۃ' باب السھو فی الصلوۃ والسجود لھا-

۱۰۲- نماز میں بھول جانے کی صورت میں سجدہ سہو واجب ہے-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ' فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ- فَقَامَ النَّاسُ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے- فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی پہلی دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں لوگ بھی آپ کے ساتھ

مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ: كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ ' فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ.

اٹھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب آپ نے نماز پوری ادا کرلی لوگوں نے آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا آپ نے بیٹھے ہوئے اللہ اکبر کہا' اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیردیا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب من لم یر التشہد الاول واجبا لان النبی ﷺ قام من الرکعتین ولم یرجع رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الصلوۃ' باب السہو فی الصلوۃ والسجود لہ۔

باب (23)

نمازی کے سامنے سے گزرنا

۱۰۳۔ سترہ کی عدم موجودگی کے وقت نمازی کے آگے سے گزرنا ممنوع ہے۔

عَنْ أَبِيْ جُهَيْمٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْيَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ؟ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ" قَالَ: أَبُوالنَّضْرِ: لَا أَدْرِيْ قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔

حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جان لے کہ اس نے کتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ تو اس کے لئے چالیس دن تک ٹھہرے رہنا۔ بہتر ہو اس سے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ ابوالنضر نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اس نے چالیس دن' مہینے یا سال کہا:

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اثم المار بین یدی المصلی۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب منہ المار بین یدی المصلی۔

۱۰۴۔ سترہ کی موجودگی کے وقت نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو حتی الوسع روکنا چاہیئے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْئٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ"۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی ایک کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی ایک ارادہ کرے کہ وہ اس کے سامنے سے گزرے تو وہ اسے دھکیل دے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے

بلاشبہ وہ شیطان ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' من حدیث طویل کتاب الصلوۃ باب یرد المصلی من مر بین یدیہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' من حدیث طویل کتاب الصلوۃ' باب منع المار بین یدی المصلی۔

۱۰۵۔ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہی منظور ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْنَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ "بِمِنًى" اِلٰي غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں گدھی پر سوار ہوکر آیا میں ان دنوں قریب البلوغت تھا۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ سامنے کوئی دیوار نہ تھی میں صف کے تھوڑے سے حصے سے گزرا پھر اترا گدھی کو چھوڑ دیا کہ وہ چرلے اور خود صف میں شامل ہوگیا میرے ایسا کرنے پر کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب سترۃ الامام من خلفہ وفی کتاب العلم و کتاب الاذان رواہ مسلم: فی صحیحہ' فی کتاب الصلوۃ باب سترۃ المصلی۔

۱۰۶۔ بیوی کے سامنے لیٹنے اور شوہر کے اس کو ہاتھ لگانے سے شوہر کی نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے سجدے کی جگہ ہوتے جب آپ سجدہ کرتے مجھے ہاتھ لگا دیتے میں اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو میں انہیں بچھا لیتی۔ گھروں میں ان دنوں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔ (بخاری)

باب (24)

تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ

۱۰۷۔ مسجد میں داخل ہو کر تحیہ المسجد دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا چاہیے۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبْعِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ"

حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت پڑھ لے۔

رواہ بخاری: فی صحیحہ کتاب التہجد باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی وفی کتاب الصلوۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب صلوۃ المسافرین باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین و کراھتہ الجلوس قبل صلاتہما وانہما مشروعۃ فی جمیع الاوقات۔

باب (25)

نماز میں گفتگو کی ممانعت

۱۰۸۔ دوران نماز عام گفتگو حرام ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى نَزَلَتْ "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے ایک نماز میں اپنے پہلو میں کھڑے ہوئے ساتھی کے ساتھ بات کر لیا کرتا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" تو ہمیں چپ رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور ہمیں گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ کتاب التہجد باب ینھی عنہ من الکلام فی الصلوۃ و فی کتاب التفسیر۔ رواہ مسلم: فی کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلوۃ و نسخ ما کان فی اباحتہ۔

باب (26)

سخت گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا

۱۰۹۔ سخت گرمی کے موسم میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّمِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ" ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرلیا کرو: اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ و فضلها' باب الابراد بالظهر فی شدۃ الحر۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ' باب استحباب الابراد بالظهر فی شدۃ الحر

۱۱۰۔ شدید گرمی کے موسم میں فرش کی تپش سے بچاؤ کے لئے پیشانی کی جگہ پر کپڑا رکھنا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ' فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُّمَكِّنَ جَبْهَتَهٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی کے موسم میں نماز پڑھا کرتے تھے جب ہم میں سے کوئی ایک اپنی پیشانی کو زمین پر ٹکانے کی طاقت نہ رکھتا' تو وہ اپنا کپڑا پھیلا لیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

رواہ البخاری: کتاب العمل فی الصلوۃ' باب بسط الثوب فی الصلوۃ للسجود۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ باب استحباب تقدیم الظهر فی اول الوقت فی غیر شدۃ الحر۔

باب (27)

فوت شدہ نماز کی قضاء

۱۱۱۔ بھولنے یا سوجانے کی وجہ سے نماز رہ جائے تو یاد آنے پر اس کی قضاء واجب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا" لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذَالِكَ وَتَلَا قَوْلَهٗ تَعَالٰى: (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِیْ) وَلِمُسْلِمٍ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو اسے جب یاد آئے پڑھ لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ اور یہ آیت تلاوت کی (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِیْ) کہ میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔ اور مسلم شریف کی روایت ہے۔ جس نے نماز نہیں پڑھی یا وہ اسے پڑھے بغیر سو گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے جب یاد آئے پڑھ لے۔

رواہ البخاری: فی کتاب مواقیت الصلوۃ وفضلها' باب من نسی صلوۃ فلیصل اذا ذکرها ولا یعید الا تلك الصلوۃ۔ رواہ مسلم: فی کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب قضاء الصلوۃ الفائتة و استحباب تعجیل قضائها۔

باب (28)

نوافل پڑھنے والے کی فرائض پڑھنے والوں کی امامت کرانا

۱۱۲۔ کیا نوافل پڑھنے والے کی امامت میں فرض نماز ادا ہو سکتی ہے؟

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی طرف لوٹتے پھر انہیں یہ نماز پڑھاتے۔

رواہ البخاری: فی کتاب الاذان والجماعة' باب اذا طول الامام وکان للرجال حاجة فخرج فصلی۔ رواہ مسلم: فی کتاب الصلوۃ' باب القراء ۃ فی العشاء۔

باب (29)

نماز میں کندھوں کو ڈھانپنے کا حکم

۱۱۳۔ نماز میں کندھوں کا ڈھانپنا ضروری اور ناگزیر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْئٌ"

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارا کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جبکہ اس کے کندھے پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

رواہ البخاری: فی کتاب الصلوۃ' باب إذا صلی فی الثواب الواحد فلیجعل علی عاتقیہ۔ رواہ مسلم: فی کتاب الصلوۃ' باب الصلوۃ فی ثوب واحد و صفة لبسه۔

باب (30)

لہسن اور پیاز کے بارے میں

۱۱۴۔ کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں نہ آیا چاہیے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا۔ اَوْ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔ وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ" وَاُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ' فَوَجَدَ لَهَارِیْحًا فَسَاَلَ عَنْهَا؟ فَاُخْبِرَ بِمَا فِیْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ۔ فَقَالَ : "قَرِّبُوْهَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِهٖ۔ کَانَ مَعَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ کَرِهَ اَکْلَهَا قَالَ: "کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجِیْ" — (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لہسن یا پیاز کھایا تو وہ ہم سے الگ رہے یا فرمایا مسجد سے الگ رہے۔ اور وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔ آپ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں مختلف سبزیاں پکائی گئی تھیں۔ آپ نے اس میں بو محسوس کی تو آپ نے دریافت کیا۔ آپ کو اس میں موجود سبزیوں کے بارے میں بتایا گیا' آپ نے اسے ایک صحابی کے قریب کرنے کا حکم دیا: جب اسے دیکھا کہ وہ بھی اس کے کھانے کو ناپسند کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کھالو۔ میں اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہوں۔ جس سے تم نہیں کرتے۔ — (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی کتاب الاذان والجماعة' باب ماجاء فی الثوم النیّ والبصل والکراث۔ رواہ مسلم: فی کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ' باب نهیٔ من اکل ثوما اوبصلا او کراثا او نحوها۔

۱۱۵۔ ہر بو دار چیز لہسن' پیاس' مولی کھا کر اور حقہ پی کر مسجد میں نہ آنا چاہیے۔

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ اَوِالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُو الْاِنْسَانِ" وَفِي رِوَايَةٍ بَنُوْ اٰدَمَ"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیاز' لہسن یا گیندنا کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے اِنسان کے بیٹے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے آدم کے بیٹے۔

رواہ البخاری: فی کتاب الاذان والجماعة' باب ماجاء فی الثوم النیّ والبصل والکراث۔ رواہ مسلم: فی کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ باب نهی من اکل ثوما او بصلا او کراثا او نحوها۔

باب (31)

تَشَهُّدْ

۱۱۶۔ تشہد کا بیان۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ' عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ' كَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔ كَمَا يُعَلِّمُنِيَ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ۔ "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ وَفِيْ لَفْظٍ: اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ لِلصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ" وَذَكَرَهٗ اِلٰى آخِرِهٖ۔ وَفِيْهِ "فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذَالِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِيْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تشہد سکھلایا۔ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔ جیسے کہ آپ مجھے قرآن کی کوئی سورۃ سکھلا رہے ہیں۔ "تمام قولی' بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ پر سلامتی اللہ کی رحمت اور اس کی برکات نازل ہوں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں ایک روایت میں ہے (کہ جب تم

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" وَفِيْهِ "فَلْيَتَخَيَّرْ مِنَ الْمَسْاَلَةِ مَا شَآءَ"

میں سے کوئی نماز کے لئے بیٹھے تو وہ التحیات للہ آخر تک کہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاستئذان' باب الاخذ بالیدین۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب التشهد فی الصلوۃ۔

باب (32)

نبی کریم ﷺ پر درود وسلام

۱۷۷۔ نماز میں درود شریف واجب اور مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً؟ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت ہے فرمایا: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو اس نے کہا: کیا میں تجھے تحفہ نہ دوں؟ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ آپ کو سلام کیسے کہیں لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس طرح کہو۔ الٰہی محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی تھی۔ بے شک تو قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔ الٰہی محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی تھی بے شک تو قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔

رواہ البخاری: فی بنحوہ' کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان فی المشی وفی الدعوات باب الصلوۃ علی النبی ﷺ۔ رواہ مسلم: فی کتاب الصلوۃ' باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد۔

باب (33)

آخری تشہد کے بعد دعا

۱۱۸۔ دوسری تشہد کے آخر میں چار چیزوں سے پناہ مانگنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ فِیْ صَلَاتِهٖ۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ"** وَفِیْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ **"اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔ مسلم کی روایت میں ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے حضور چار چیزوں سے پناہ مانگے اس طرح کہے: الٰہی میں تیرے حضور پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے پھر مذکورہ باتوں کا ذکر کیا۔

رواہ البخاری: کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب مایستعاذ منہ فی الصلوۃ۔

۱۱۹۔ استغفار صدیقی نیز دعا مانگنے کا اُسلوب۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ۔ قَالَ "قُلْ: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے دعا سکھلایئے جو میں اپنی نماز میں مانگوں آپ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو: الٰہی میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا، گناہوں کو فقط تو ہی بخش سکتا ہے۔ اپنی جانب سے مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ، باب الدعا قبل السلام و فی کتاب الدعوات رواہ مسلم: کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذکر۔

۱۲۰۔ رکوع و سجود کی مستحب دعائیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً بَعْدَ اَنْ نَزَّلَتْ عَلَيْهِ: "اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ" اِلاَّ يَقُوْلُ فِيْهَا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" وَفِيْ لَفْظٍ- كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رَكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے نزول کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ دعا نہ پڑھی ہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔

رواہ البخاری: کتاب التفسیر' باب تفسیر سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب مایقال فی الرکوع والسجود۔

باب (34)

وتر کا بیان

۱۲۱۔ نماز تہجد کس طرح پڑھنی چاہئے نیز وتر کا بیان۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: مَا تَرٰى فِيْ صَلاَةِ اللَّيْلِ؟ قَالَ: مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهٗ مَا صَلّٰى: وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ "اِجْعَلُوْآ اٰخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس حال میں کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے' عرض کی' رات کی نماز کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یعنی وہ کس طرح پڑھی جائے۔ آپ نے فرمایا دو' دو رکعت پڑھی جائے' جب تم میں سے کوئی صبح ہو جانے کا خدشہ محسوس کرے تو ایک رکعت پڑھے یہ جو نماز پڑھی گئی اسے وتر بنا دے گی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ اپنی رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھا کرو۔

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ' باب الحلق والجلوس فی المسجد و کتاب الوتر۔ رواہ مسلم: بنحوہ کتاب صلوۃ المسافرین' باب صلوۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من اخر اللیل۔

۱۲۲۔ نماز وتر رات کے پہلے درمیانی اور آخری حصے میں پڑھی جاتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھا۔ رات کے پہلے، درمیانی اور آخری حصے میں آپ نے عمر کے آخری مرحلے میں سحری کے وقت وتر پڑھا۔

رواه البخاري: كتاب الوتر باب ساعات الوتر۔ رواه مسلم: كتاب صلوة المسافرين، باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل وان الوتر ركعة وان الركعة صلوة صحيحة۔

۱۲۳۔ نماز تہجد اور وتر کی رکعتوں کی تعداد۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذَالِكَ بِخَمْسٍ فَلَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْئٍ إِلَّا فِيْ آخِرِهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اس میں پانچ وتر پڑھتے آپ ان کے آخر میں تشہد کے لئے بیٹھتے تھے۔۔۔۔(بخاری و مسلم)

رواه مسلم: كتاب صلوة المسافرين، باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل وان الوتر ركعة وان الركعة صلوة صحيحة۔

باب (35)

نماز کے بعد اذکار مسنونہ

۱۲۴۔ فرض نماز سے فراغت کے بعد اذکار مسنونہ کا ورد مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ "كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذَالِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ" وَفِيْ لَفْظٍ: "مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ۔" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ آواز کی بلندی ذکر کے ساتھ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں معمول تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں جان جاتا جب لوگ اس سے فارغ ہوتے جب میں یہ ذکر سنتا۔ ایک روایت میں ہے اللہ اکبر کی آواز سن کر ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام پہچان جاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب الذکر بعد الصلوۃ۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب الذکر بعد الصلوۃ۔

۱۲۵۔ ہر فرض نماز کی ادائیگی کے بعد کی دعا جس کا پڑھنا مستحب و مسنون ہے۔

عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ' وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ○ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ' ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذَالِكَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذَالِكَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام وراد سے روایت ہے کہتے ہیں۔ کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھوایا: جس میں یہ تحریر تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کہا کرتے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں حکومت اسی کی ہے اور تعریف اسی کے لئے ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ الٰہی جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں' اور کسی مرتبے والے کا مرتبہ تیرے مقابلے میں اسے کوئی نفع نہیں دے سکتا۔"

وَفِيْ لَفْظٍ "كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ' وَاِضَاعَةِ الْمَالِ" وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ۔ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَ وَاْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَّهَاتِ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فضول گفتگو' مال ضائع کرنے اور زیادہ سوالات کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔ نیز آپ ﷺ ماؤں کی نافرمانی' بچیوں کو زندہ درگور کرنے' بخل اور لالچ سے منع کیا کرتے تھے۔ — (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاعتصام' باب مایکرہ' من کثرۃ السوال و تکلف مالا یعنیہ۔

۱۲۶۔ وہ اعمال صالحہ جو بلندی درجات کا موجب ہیں۔

عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَّالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ۔ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ' وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ'

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کا غلام ابوصالح سمان کے حوالے سے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مہاجر فقراء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ مال دار بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے سرفراز ہوئے۔ آپ نے فرمایا: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے

وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلاَ نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلاَ نُعْتِقُ- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفَلاَ أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلاَ يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلاَّ مَنْ صَنَعَ مِثْلَ ما صَنَعْتُمْ"؟ قَالُوا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتُحْمِدُوْنَ فِيْ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ مَرَّةً" قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ اَهْلِي بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: وَهِمْتَ اِنَّمَا قَالَ: تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ وَتُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ وَتُحَمِّدُ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ- فَرَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ صَالِحٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذَالِكَ فَقَالَ قُلْ: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ حتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيْعِهِنَّ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ- ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں- وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور ہم صدقہ و خیرات نہیں کرسکتے- وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزاد نہیں کرسکتے رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کیا میں ایسی چیز تمہیں سکھلا دوں کہ اس کے ذریعے تم ان لوگوں سے جاملو جو تم سے سبقت لے گئے ہیں-اور تم اپنے بعد آنے والوں سے سبقت لے جاؤ- اور تم سے کوئی بلند درجہ نہ پاسکے- مگر وہی جو ویسے ہی عمل کرے جو تم نے کیا- انہوں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ ضرور بتائیں- فرمایا: تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمدللہ کہہ لیا کرو- ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ مہاجر فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس لوٹ کر آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے مال دار بھائیوں نے یہ بات سن لی ہے وہ بھی اس طرح کرنے لگے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں- رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "یہ اللہ کا فضل ہے اللہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے-" سُمَی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث اپنے خاندان کے ایک شخص کے سامنے بیان کی اس نے کہا تجھے وہم ہوا ہے- آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم تینتیس بار سبحان اللہ کہو' تینتیس بار اللہ اکبر کہو اور تینتیس بار الحمدللہ کہو- میں ابوصالح کے پاس واپس لوٹا- اور اس کے پاس اس کا تذکرہ کیا' انہوں نے کہا' اللہ اکبر' سبحان اللہ اور الحمدللہ کہو یہاں تک کہ ان تمام کلمات کی تعداد تینتیس ہو جائے- ــــ (بحوالہ مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الدعوات' باب الدعاء بعد الصلوۃ و فی کتاب الاذان والجماعۃ- رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ و بیان صفۃ-

باب (36)

نماز میں خشوع

۱۲۷۔ نماز میں خشوع و خضوع کا ہونا ضروری ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَآ أَعْلَامٌ۔ فَنَظَرَ اِلٰى اَعلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِذْهَبُوا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِيْ بِأَنْبَجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی۔ آپ نے اس کی دھاریوں کی طرف دیکھا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم کی سادہ چادر میرے پاس لے آؤ۔ اس نے تو ابھی مجھے نماز سے غافل کر دیا ہے۔

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ، باب اذا صلی فی ثوب له اعلام ونظر الی علمها رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ باب کراهة الصلوۃ فی ثوب له اعلام۔

باب (37)

دوران سفر دو نمازوں کا جمع کرنا

۱۲۸۔ سفر کی حالت میں دوران سفر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا جا سکتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَّيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ ــ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر پر جانے لگتے ظہر اور عصر اور اسی طرح مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ ــ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: ابواب تقصیر الصلوۃ من کتاب الکسوف، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء۔

باب (38)

دوگانہ نماز (نماز قصر)

۱۲۹۔ دوران سفر نماز قصر کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپؐ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول تھا۔

رواہ البخاری: کتاب الکسوف' باب من یتطوع فی السفر دبرا الصلوۃ و قبلھا۔ رواہ مسلم: بمعناہ من حدیث طویل' کتاب صلوۃ المسافرین فی فاتحتہ۔

باب (39)

جمعہ

۱۳۰۔ جمعہ اور منبر کا بیان ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رِجَالًا تَمَارَوْا فِيْ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيِّ عُوْدٍ هُوَ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَكَعَ' فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے بارے میں اختلاف ہو گیا کہ یہ کس لکڑی کا ہے؟ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنگل کے جھاؤ نامی درخت کا بنا ہوا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ اس پر کھڑے ہوئے۔ اللہ اکبر کہا: لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے اللہ اکبر کہا' اس حال میں کہ آپ منبر پر ہی تھے۔ پھر آپ نے رکوع کیا پھر ایڑیوں کے بل پچھلی جانب نیچے اترے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر لوٹے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ پھر لوگوں

لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِیْ" وَفِیْ لَفْظٍ "فَصَلّٰی وَھُوَ عَلَیْھَا ثُمَّ کَبَّرَ عَلَیْھَا ثُمَّ رَکَعَ وَھُوَ عَلَیْھَا ثُم نَزَلَ الْقَھْقَرٰی ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کرو اور تم میری نماز سیکھ لو۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ نے منبر پر نماز پڑھی پھر اللہ اکبر کہا: پھر رکوع کیا اور آپ منبر پر ہی تھے۔ پھر پچھلے پاؤں نیچے اُترے۔ ـــ (بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجمعۃ' باب الخطبۃ علی المنبر۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب الخطوہ والخطوتین فی الصلوۃ۔

۱۳۱۔ جمعہ کے روز غسل کرنا افضل عمل ہے۔ جسے نماز سے پہلے کرنا چاہیئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ جَاءَ مِنْکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "جب تم میں سے کوئی شخص آئے جمعہ کے لئے چاہیئے کہ وہ غسل کرے۔

رواہ البخاری: کتاب الجمعۃ' باب فضل الغسل یوم الجمعۃ' وھل علی الصبی شھود یوم الجمعۃ او علی النساء۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجمعۃ فی فاتحۃ۔

۱۳۲۔ خطبہ جمعہ کے دوران دو رکعت تحیۃ المسجد کا التزام ضروری ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ: صَلَّیْتَ یَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا' قَالَ: قُمْ فَارْکَعْ رَکْعَتَیْنِ" وَفِیْ رِوَایَۃٍ "فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا جبکہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے آپ نے فرمایا: اے فلاں کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا اُٹھو۔ دو رکعت پڑھو۔ ایک روایت میں۔ "فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ" کے الفاظ مذکور ہیں۔ ـــ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: کتاب الجمعۃ' باب اذا رأی الامام رجلاً جاء وھو یخطب امرہ یصلی رکعتین و باب من جاء والامام یخطب صل رکعتین خفیفتین۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجمعۃ' باب التحیۃ والامام یخطب۔

۱۳۳۔ جمعہ کے دو خطبے۔ درمیان میں خطیب کو منبر پر بیٹھنا چاہیئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر دو خطبے دیا کرتے تھے۔ اور

يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ- يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ کرتے تھے۔

۱۳۴۔ خطبہ جمعہ نہایت سکون اور خاموشی سے سننا واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ"

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا- جب تم نے جمعہ' کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو اپنے ساتھی سے کہا خاموش ہو جاؤ- تو گویا تم نے فضول کام کیا۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الجمعة' باب الانصات یوم الجمعة والامام یخطب واذا قال لصاحبه انصت فقد لغا- رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الجمعة' باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة-

۱۳۵۔ جمعہ کی ادائیگی کے لئے سب سے پہلے مسجد میں آنے والے کے لئے اجر وثواب۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْاُوْلٰی فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ" (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا- پھر چلا وہ (سوئے مسجد' پہلی گھڑی میں گویا اس نے اُونٹ کی قربانی دی' اور جو دوسری گھڑی مسجد گیا گویا اس نے گائے قربان کی' اور جو گیا تیسری گھڑی گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا' اور جو چوتھی گھڑی میں گیا گویا اس نے مرغی اللہ کی راہ میں قربان کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے انڈے کی قربانی پیش کی- جب امام نکلتا ہے فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں اور غور سے وعظ سنتے ہیں۔

رواه البخاری: کتاب الجمعة' باب فضل الجمعة- رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الجمعة' باب الطیب والسواك یوم الجمعة-

۱۳۶۔ نماز جمعہ ہر موسم میں زوال کے ساتھ ہی ادا کرنا مسنون ہے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب شجرہ میں سے تھے

الشَّجَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ بِهٖ- وَفِيْ لَفْظٍ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَتَبَّعُ الْفَيْئَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب شجرہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے پھر ہم واپس پلٹتے اور دیواروں کا کوئی سایہ نہ ہوتا تھا جس سے ہم سایہ حاصل کر سکیں ایک روایت میں ہے- ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے- جب سورج ڈھل جاتا پھر ہم واپس لوٹتے تو سایہ تلاش کرتے- ـــ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب المغازی' باب غزوۃ الحدیبیۃ- رواہ مسلم: کتاب الجمعۃ' باب صلوۃ الجمعۃ حین تزول الشمس-

۱۳۷- جمعہ کے روز نماز فجر میں کونسی سورتیں پڑھنا مسنون ہے-

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "آلم تَنْزِيْلُ" السَّجْدَةُ وَ فِي الثَّانِيَةِ "هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ دھر تلاوت کیا کرتے تھے- ـــ (بخاری)

رواہ البخاری: کتاب الجمعۃ' باب مایقرء فی صلوۃ الفجر یوم الجمعۃ- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجمعۃ' باب مایقرء فی یوم الجمعۃ-

باب (40)

نماز عیدین

۱۳۸- عیدین کی نماز خطبہ عید سے پہلے ادا کرنا مسنون ہے-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے- فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے-(بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب العیدین' باب الخطبۃ بعد العید- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب صلوۃ العیدین فی فاتحۃ-

۱۳۹۔ عید کے دن پہلے نماز کی ادائیگی پھر خطبہ سننا اور بعد میں قربانی دینا مسنون ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: "مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَا نُسُكَ لَهٗ" فَقَالَ: اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَسَكْتُ شَاتِيْ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِيْ اَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِيْ بَيْتِيْ فَذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ "شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ" قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا وَهِيَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ شَاتَيْنِ اَفَتُجْزِئُ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن نماز کے بعد ہم سے خطاب کیا۔ اور فرمایا جس نے ہماری نماز کی مانند نماز پڑھی ہماری قربانی کی مانند قربانی دی۔ تو اس نے قربانی کا اجرو ثواب پالیا۔ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ براء بن عازب کے ماموں ابوبردہ بن نیار نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کردی۔ میں تو یہ جانتا تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے۔ میں نے پسند کیا کہ میری بکری میرے گھر میں سب سے پہلے ذبح ہو تو میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز سے پہلے ہی میں نے صبح کا کھانا بھی کھالیا آپ نے فرمایا: آپ کی بکری تو گوشت کی بکری ہے اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ایک پٹھ ہے جو ہمیں دو بکریوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ کیا وہ میری طرف سے کافی ہوجائے گی۔ فرمایا ہاں مگر تیرے بعد کسی کی طرف سے وہ کفایت نہیں کرے گی۔ — (بخاری)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب العيدين' باب الاكل يوم النحر- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الاضاحى' باب وقتها-

۱۴۰۔ عید الاضحیٰ کے دن بھی پہلے نماز کی ادائیگی پھر خطبہ سننا پھر قربانی کرنا مسنون ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیا پھر ذبح کیا۔ اور فرمایا: جس نے ذبح کیا پہلے اس سے کہ وہ نماز پڑھے۔ تو وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔ اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرلے۔ — (بخاری و مسلم)

۱۴۱۔ عیدین کی نماز کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت۔

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلاَ اَذَانٍ وَّلاَ اِقَامَةٍ' ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلاَلٍ' فَاَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَحَثَّ عَلٰى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى أَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَ هُنَّ فَقَالَ' يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ "تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ حَطَبِ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَآءِ سَفْعَآءُ الْخَدَّيْنِ۔ فَقَالَتْ: لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ" قَالَ: فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِيْنَ فِيْ ثَوْبِ بِلاَلٍ مِنْ اَقْرَاطِهِنَّ وَخَوَاتِيْمِهِنَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عید کے دن حاضر ہوا۔ آپ نے خطبے سے پہلے نماز سے ابتداء کی بغیر اذان اور اقامت کے پھر آپ بلال کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اور اس کی اطاعت اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ پھر آپ چلے اور عورتوں کے پاس آئے انہیں وعظ و نصیحت کی اور فرمایا اے گروہ خواتین صدقہ دیا کرو تم میں سے بیشتر جہنم کا ایندھن بنوگی۔ خواتین کے وسط سے ایک سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کیا کیوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ تم شکوے شکایات بہت کرتی ہو۔ اور خاوند کی نافرمانی وناقدری کرتی ہو۔ راوی نے کہا عورتیں اپنے زیور میں سے صدقہ و خیرات کرنے لگیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔ ۔۔۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب العیدین' باب موعظة الامام النساء یوم العید۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب العیدین فی فاتحة۔

۱۴۲۔ عیدین کی نماز ہر بالغ' عاقل مرد و عورت کے لئے واجب ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نُسَيْبَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيْدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَاَمَرَالْحُيَّضَ اَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِيْنَ۔ وَفِيْ لَفْظٍ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ' حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا وَحَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَاءِ

حضرت ام عطیہ نسیبہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ ہم عیدین میں جوان لڑکیاں اور پردہ دار خواتین کو لے کر نکلیں اور حیض والی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی جائے نماز سے الگ رہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن نکلیں یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں پردے کے ساتھ نکلیں۔ یہاں تک حائضہ عورتوں کو بھی

هِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذَالِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عید گاہ میں باہر نکال لائیں۔ وہ ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہیں ان کی دعا کے ساتھ دعا مانگیں اور اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید رکھیں۔ ــــ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی الصلوۃ، باب وجوب الصلوۃ فی الثیاب کتاب العیدین۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب العیدین، باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین الی المصلی وشھود الخطبہ مفارقات للرجال۔

باب (41)

صلاۃ الکسوف (نماز کسوف)

۱۴۳۔ سورج گرہن کے موقع پر صلوۃ کسوف ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گرہن لگا۔ آپ نے منادی کرنے والے کو بھیجا وہ ان الفاظ میں منادی کرنے لگا کہ "الصَّلاۃ جامعۃ" سب لوگ اکٹھے ہوگئے آپ آگے بڑھے اور اللہ اکبر کہا: دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

رواہ البخاری: کتاب الکسوف، باب الجھر بالقراۃ فی الکسوف۔ رواہ مسلم: کتاب صلوۃ الاستسقاء باب صلوۃ الکسوف۔

۱۴۴۔ چاند گرہن کے موقع پر صلاۃ کسوف ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَابِكُمْ ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ انہیں لوگوں میں سے کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم ان دونوں میں کوئی چیز دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ گرہن کھل جائے جو تمہیں لاحق ہوا ہے۔ ــــ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی الکسوف، باب الصلوۃ فی کسوف الشمس۔ رواہ مسلم: کتاب صلوۃ الاستسقاء، باب

ذکر النداء بصلوۃ الکسوف الصلوۃ جامعۃ۔

۱۴۵۔ سورج گرہن کے وقت صلوٰہ خسوف کا طریقہ اختتام پر امام کا خطاب۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَالِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَ تَصَدَّقُوا" ثُمَّ قَالَ: "يا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ" وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ مِنْ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْتَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔" وَفِيْ لَفْظٍ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں۔ سورج کو گرہن لگا' رسول اللہ ﷺ اُٹھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ لمبا قیام کیا' پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے قدرے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے قدرے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی مانند کیا۔ پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ اور سورج صاف ہو چکا تھا۔ پھر لوگوں سے خطاب کیا۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: "بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان دونوں کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم یہ گرہن دیکھو اللہ سے دعا کرو اللہ اکبر کہو نماز پڑھو اور صدقہ دو۔" پھر فرمایا: "اے محمد ﷺ کی امت" اللہ تعالیٰ کو اس بات پر بڑی غیرت یا غصہ آتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ یا کوئی بندی زنا کرے۔ اے محمد ﷺ کی اُمت: اللہ کی قسم اگر تم اس حقیقت کو جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم ہنسا چھوڑ دو اور کثرت سے رونا شروع کر دو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے نماز کسوف میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ ــــ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الکسوف باب الصدقة فی الکسوف۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب صلوۃ الاستسقاء' باب صلوۃ الکسوف۔

۱۴۶۔ سورج گرہن دیکھتے ہی صلوۃ کسوف کا اہتمام سنت رسول ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَّخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ۔ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ۔ فَقَامَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ' مَّا رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ' ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِلٰى دُعَاءِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ'۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ ﷺ گھبرا کر اُٹھے ڈرے کہ شاید قیامت آگئی۔ آپ مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے لمبے قیام' رکوع سجود والی نماز پڑھائی میں نے آپ کو اس طرح کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر فرمایا' یہ نشانیاں جن کو اللہ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے وقوع پذیر نہیں ہوتیں۔ بلکہ اللہ انہیں بھیجتا ہے تاکہ اپنے بندوں کو ڈرائے جب تم کوئی چیز دیکھو ان میں سے تو اللہ کے ذکر' دعا اور استغفار کی طرف گھبرائے ہوئے دوڑو۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الکسوف' باب الذکر فی الکسوف۔ رواہ مسلم: کتاب صلوۃ الاستسقاء' باب ذکر النداء بصلوۃ الکسوف الصلوۃ جامعۃ۔

باب (42)

نماز استسقاء

۱۴۷۔ بارش طلب کرنے کے لئے نماز استسقاء کس طرح پڑھی جائے نیز قرات اونچی آواز میں پڑھی جائے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ' فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُوْا وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَفِيْ لَفْظٍ اَتَى الْمُصَلّٰى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عاصم مازنی بڑھئے سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز استسقاء پڑھنے کے لئے نکلے آپ قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنے لگے اور اپنی چادر کو الٹایا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھائی ان میں قرآت بلند آواز سے کی۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاستسقاء' باب الجھر بالقراءۃ فی الاستسقاء۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب صلوۃ الاستسقاء فی فاتحتہ۔

۱۴۸۔ خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا چاہئے نیز بوقت ضرورت خطیب سے ہمکلام ہونا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ یُغِیْثُنَا۔ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا' اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا" قَالَ: اَنَسٌ: فَلاَ وَاللّٰهِ مَانَرٰی فِی السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلاَ قَزَعَةٍ وَمَابَیْنَنَا وَبَیْنَ سَلْعٍ مِنْ بَیْتٍ وَّلاَدَارٍ۔ قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَاءِهٖ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ۔ قَالَ: فَلاَ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا۔ قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذَالِكَ الْبَابِ فِی الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَائِمٌ یَّخْطُبُ النَّاسَ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ' یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ یُمْسِكْهَا عَنَّا۔ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلاَ عَلَیْنَا' اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ' وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ" قَالَ: فَاَقْلَعَتْ' وَخَرَجْنَا نَمْشِیْ فِی الشَّمْسِ: قَالَ: شَرِیْكٌ: فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَالرَّجُلُ الْاَوَّلُ' قَالَ: لَاَاَدْرِیْ:۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن دارالقضاء کے دروازے کی جانب سے مسجد میں داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ اِرشاد فرما رہے تھے۔ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ پھر اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اموال تباہ ہوگئے۔ راستے کٹ گئے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بارش عطا کردے۔ کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے۔ پھر یہ دعا مانگی۔ الٰہی ہمیں بارش عطا کر' الٰہی ہمیں بارش عطا کر' الٰہی ہمیں بارش عطا کر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم ہم نے آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر ہی تھا۔ فرمایا: پیچھے سے ڈھال کی مانند بادل نمودار ہوا۔ جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا۔ پھر بارش ہوئی۔ کہتے ہیں اللہ کی قسم ہم نے پورا ہفتہ سورج نہیں دیکھا کہتے ہیں! کہ پھر ایک شخص آئندہ جمعہ میں اسی دروازے سے داخل ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ اِرشاد فرما رہے تھے وہ سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اموال تباہ ہوگئے راستے کٹ گئے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ یہ بارش بند کردے۔ کہتے ہیں! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کئے پھر فرمایا۔ "الٰہی ہمارے اردگرد بارش کر اور ہم پر نہیں الٰہی پہاڑوں' ٹیلوں' وادیوں اور درختوں کی جڑوں پر بارش نازل کر۔ کہتے ہیں! کہ بارش ختم ہوگئی اور ہم نکلے اور دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کہتے ہیں: میں نے انس بن مالک سے پوچھا: کیا یہ وہ پہلا ہی شخص تھا فرمایا: میں نہیں

جاتا- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاستسقاء' باب الاستسقاء فی المسجد الجامع- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب صلوۃ الاستسقاء' باب الدعاء فی الاستسقاء-

باب (43)

نماز خوف

۱۴۹- معرکہ جنگ کے موقع پر نماز خوف اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ' فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا' وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ' فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَقَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان دنوں میں نمازِ خوف پڑھائی جن میں آپ نے دشمن سے جنگ کی تھی' ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا ہوا- ان لوگوں کو آپ نے ایک رکعت نماز پڑھائی جو آپکے ساتھ تھے پھر وہ گئے اور دوسرے آگئے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی- دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت ادا کی- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: ابواب صلوۃ الخوف' باب صلوۃ الخوف رجالا و رکبانا- رواہ مسلم: فی صحیحہ' ابواب صلوۃ الخوف' باب صلوۃ الخوف-

۱۵۰- صلوۃ خوف کی جماعت حالت امن کی نماز سے مختلف ہے-

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلاَةَ الْخَوْفِ' اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَ طَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا فَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ' ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى- فَصَلّٰى بِهِمُ

یزید بن رومان صالح بن خوات بن جبیر اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ خوف ادا کی تھی ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا- آپ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی جو آپ کے ساتھ تھے- پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے اور مقتدیوں نے ازخود دوسری رکعت پوری کی' پھر وہ واپس پلٹے- اور

الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمِ الرَّجُلُ الَّذِيْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ سَهْلُ ابْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے اور دوسرا گروہ آیا آپ نے بقیہ رکعت انہیں پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان مقتدیوں نے ازخود دوسری رکعت کو پورا کیا' پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تھی وہ حضرت سہل بن ابی حثمہ تھے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب المغازی' باب غزوۃ ذات الرقاع۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' ابواب صلوۃ الخوف' باب صلوۃ الخوف۔

۱۵۱۔ نماز خوف پڑھنے کا ایک اور طریقہ نیز فوج کو چوکس رکھنے کی ذمہ داری۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا صَفَّ صَفَّيْنِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ' فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ وَقَامُوْا' ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا' ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا' ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ۔ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّراً فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں حاضر ہوا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور ہم سب نے بھی اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر اُٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اُٹھایا پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ اور وہ صف جو آپ کے ساتھ پیچھے کھڑی تھی وہ بھی سجدے میں چلی گئی۔ اور دوسری صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی' جب نبی کریم ﷺ نے سجدہ پورا کیا' آپ کے متصل پیچھے والی صف کھڑی ہو گئی اور دوسری صف سجدے میں گئی۔ پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے دوسری صف آگے آ گئی اور پہلی صف پیچھے چلی گئی پھر نبی کریم ﷺ نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے سر اُٹھایا پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور وہ صف جو آپ کے متصل پیچھے کھڑی تھی وہ بھی سجدے میں چلی گئی۔ جو کہ پہلی رکعت

وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيْهِ- انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا- قَالَ جَابِرٌ: كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَاءِ بِأُمَرَائِهِمْ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ بِتَمَامِهِ وَذَكَرَ الْبُخَارِيُّ طَرَفًا مِنْهُ وَاَنَّهُ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَزْوَةِ السَّابِعَةِ، غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ"- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں پیچھے تھی- دوسری صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی جب نبی کریم ﷺ اور اس صف نے جو آپ کے پیچھے متصل کھڑی تھی سجدہ پورا کیا- دوسری صف نے سجدہ کیا پھر نبی ﷺ نے سلام پھیرا اور ہم سب نے سلام پھیرا- حضرت جابر کہتے ہیں جیسے محافظ سپاہی تمہارے حکمرانوں کے لئے کرتے ہیں- مسلم نے یہ روایت مکمل ذکر کی ہے- بخاری نے اس کا کچھ حصہ ذکر کیا ہے- کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتویں غزوے ذات الرقاع میں نمازِ خوف پڑھی تھی-

رواہ البخاری: کتاب المغازی باب عزوہ ذات الرقاع- رواہ مسلم: ابواب صلاۃ الخوف باب صلوۃ الخوف-

باب (44)

کتاب الجنائز

غائبانہ نمازِ جنازہ

۱۵۲- غائبانہ نماز جنازہ عید گاہ یا کھلے میدان میں چار تکبیروں سے پڑھنا مسنون ہے-

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر دی گئی- اُس دن جس دن وہ فوت ہوا تھا- آپ عید گاہ کی طرف نکلے صفیں بنائیں اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الجنائز باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه- رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب الجنائز، باب فی التکبیر علی الجنازۃ-

۱۵۳- نماز جنازہ میں صفوں کی تعداد طاق ہونی چاہئے-

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ اَوِالثَّالِثِ۔

نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الجنائز' باب من صف صفین او ثلاثہ علی الجنازۃ خلف الامام۔ وباب موت النجاشی وفی کتاب المناقب باب ھجرۃ الحبشہ۔

۱۵۴۔ تدفین میت کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِهٖ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی میت کے دفن کئے جانے کے بعد تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ (مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بمعناہ کتاب الجنائز' صلاۃ الصبیان مع الناس علی الجنائز۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب الصلوۃ علی القبر۔

باب (45)

کفن

۱۵۵۔ عام حالت میں مرد کے لئے کفن میں تین سفید کپڑے ہونے چاہئیں۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سحول بستی کے بنے ہوئے یمنی سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب الثیاب البیض للکفن۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب الجنائز' فی کفن المیت۔

باب (46)

میت کا غسل

۱۵۶۔ مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے نیز غسل کے پانی میں اور کیا کچھ ہونا چاہئے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا

حضرت ام عطیۃ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا!

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ زَيْنَبُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا بِثَلَاثٍ اَوْخَمْسٍ اَوْاَكْثَرَمِنْ ذَالِكَ اِنْ رَّاَيْتُنَّ ذَالِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ' وَاجْعَلْنَ فِيْ الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْشَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ" فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ' فَاَعْطَانَا حِقْوَهُ' فَقَالَ: اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ يَعْنِيْ اِزَارَه' وَفِيْ رِوَايَةٍ "اَوْسَبْعًا" وَقَالَ ابْدَاْنَ بِمَيَا مِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَأَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَاسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ -
(رواہ الجماعة)

ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ آپ کی بیٹی زینب وفات پاچکی تھی' آپ نے فرمایا اسے تین' پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر تم ضرورت محسوس کرو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ اور آخر میں کافور یا کافور میں سے کچھ ملا لینا اور جب تم فارغ ہو تو مجھے اطلاع کردینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنی تہبند عطا کی اور فرمایا۔ خاص اس میں یعنی تہبند میں اسے لپیٹ دینا۔ ایک روایت میں ہے۔ یا سات مرتبہ غسل دیں۔ اور فرمایا دائیں جانب سے شروع کریں اور وضوء کی جگہوں سے ابتداء کریں۔ اور ام عطیہ کہتی ہیں کہ ہم نے اس کے سر کی تین میڈھیاں کیں۔

رواہ البخاری: فی صحیحه کتاب الجنائز' باب ما یستحب ان یغسل وتراً۔ رواہ مسلم: فی صحیحه کتاب الجنائز' باب فی غسل المیت۔

۱۵۷۔ حالت اِحرام میں فوت ہونے والے کو بھی غسل دیا جائے البتہ خوشبو اور سر ڈھانپنے سے اجتناب کیا جائے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ' بَيْنَمَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْقَالَ: فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ' وَلَا تُحَنِّطُوْهُ' وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا" وَفِيْ رِوَايَةٍ "وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَلَا رَاْسَهٗ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شخص عرفہ میں کھڑا تھا اچانک اپنی سواری سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے دو اور اسے اس کے دونوں کپڑوں کا کفن پہنا دو اور اسے خوشبو نہ لگانا۔ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا بے شک یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے "اس کے چہرے اور سر کو نہ ڈھانپنا"۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه کتاب الجنائز' باب کفن فی ثوبین۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' باب بالحنوط للمیت۔

۱۵۸۔ میت کی تجہیز و تکفین میں بلا معقول ضرورت تاخیر نہ کی جائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنَّهَا اِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنازہ جلدی لے کر چلو اگر وہ نیک ہے تو بہتر یہی ہے کہ تم اسے جلدی آگے بھیجو اگر اس کے علاوہ ہے تو یہ ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دوگے۔ (بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب السرعة بالجنائز- رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب الاسراع بالجنازۃ۔

۱۵۹۔ خواتین کا جنازہ کے ساتھ جانا مستحسن نہیں ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کر دیا گیا۔ اور اس کی ہم پر سختی نہیں کی گئی۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب اتباع النساء الجنائز- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجنائز باب نهی النساء عن اتباع الجنائز۔

باب (47)

اِمام کس جگہ کھڑا ہو

۱۶۰۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے نیز امام کو مرد اور عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت کس جگہ کھڑا ہونا چاہئے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَءَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جس کا نفاس کے ایام میں انتقال ہوگیا تھا آپ اس میت کے درمیان کھڑے ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الجنائز' باب الصلوۃ علی النفساء اذا ماتت فی نفاسها- رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب این یقوم الامام من المیت للصلوۃ علیہ۔

باب (48)

ناراضگی کا اظہار

۱۶۱۔ میت کے غم میں نوحہ واویلا اور گریبان چاک کرنا وغیرہ شرعاً ممنوع ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرِیْٓءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ' وَالشَّاقَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کرنے والی' سرمنڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی عورت سے بری ہیں۔۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه کتاب الجنائز' باب ما ینهی من الحلق عند المصیبة۔ رواه مسلم: کتاب الایمان' باب تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب والدعاء بدعوی الجاهلیة۔

۱۶۲۔ رخسار پیٹنا' بین کرنا' سرمنڈانا اور بال نوچنا جاہلیت کے کام ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' جس نے گال پیٹے' گریبان چاک کیا اور جاہلیت کا دعوی کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: کتاب الجنائز' باب لیس منا من ضرب الخدود۔ رواه مسلم: کتاب الایمان باب تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب والدعاء بدعوی الجاهلیة۔

۱۶۳۔ قبروں پر مساجد کی تعمیر غیر شرعی فعل ہے نیز ذی روح کی تصویر بنانا بھی شرعاً ناجائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَائِهٖ کَنِیْسَةٍ رَاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ یُقَالُ لَهَا "مَارِیَةٌ" وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِیْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ: "اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی ایک بیوی نے گرجے کا تذکرہ کیا جسے اس نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا' جسے ماریہ کہا جاتا تھا۔ ام سلمہ اور ام حبیبہ سرزمین حبشہ گئیں تھیں ان دونوں نے اس گرجے کی خوبصورتی کا ذکر کیا۔ اور ان میں تصاویر کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک

بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُوْلٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آدمی مرجاتا ہے۔ تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں۔ پھر اس میں تصویریں لٹکا دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ باب ھل تنبش قبور مشرکی الجاھلیۃ و یتخذ مکانھا مسجدا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب النھی عن بناء المساجد علی القبور واتخاذ الصور فیھا والنھی عن اتخاذ القبور مساجد۔

۱۶۴۔ قبروں پر مسجدوں کی تعمیر حرام اور قبر کو سجدہ کرنا شرک ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ۔ "لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔" قَالَتْ لَوْلَا ذَالِكَ لَاَبْرِزَ قَبْرُهٗ' غَيْرَ اَنَّهٗ خَشِيَ اَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں اِرشاد فرمایا جس سے آپ اُٹھ نہ سکے۔ لعنت ہو اللہ کی یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر آپ کی قبر کو سجدہ گاہ بنائے جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلے میدان میں بنائی جاتی۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الجنائز' باب یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور۔ رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب النھی عن بناء المساجد علی القبور و اتخاذ الصور فیھا۔

۱۶۵۔ جنازے میں تدفین تک شرکت مستحب اور باعث اجر و ثواب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ' وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ۔ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ "مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ' وَلِمُسْلِمٍ' اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جوجنازے میں حاضر ہوا یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھی۔ اس کے لئے ایک قیراط ہے۔ اور جو اس میں حاضر ہوا یہاں تک کہ میت کو دفن کر دیا اس کے لئے دو قیراط ہیں۔ پوچھا گیا دو قیراط کیا ہیں فرمایا دو عظیم پہاڑوں کی مانند اور مُسلم کی روایت ہے ان دونوں پہاڑوں میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کی مانند ہے۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الجنائز' باب من انتظر حتی تدفن۔ رواہ مسلم: فی کتاب الجنائز باب فضل الصلوۃ۔

باب (49)

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ

۱۶۶۔ توحید و رسالت کے اقرار کے بعد نماز کی فرضیت پر زکواہ پھر حج کے ادا کرنے کا التزام نیز زکوٰۃ میں سے متوسط درجے کا مال وصول کرنے کی ہدایت۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَی الْيَمَنِ: "اِنَّكَ سَتَأْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ، فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰی اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذَالِكَ فَاَخْبِرْهُمْ: اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذَالِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِهِمْ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْالَكَ بِذَالِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے جب بھیجا اُسے یمن کی طرف۔ تُم اہل کتاب قوم کے پاس عنقریب جاؤ گے جب تُم ان کے پاس آؤ' تو انہیں دعوت دینا۔ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تیری اس بات کو مان لیں تو انہیں خبر دینا کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تیری اس بات کو مان لیں تو انہیں خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء پر لوٹائی جائے گی۔ اگر وہ تیری اس بات کو بھی مان لیں تو تُم ان کے اچھے اموال لینے سے احتراز کرنا۔ مظلوم کی بددعا سے بچنا بلاشبہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی کتاب المغازی' باب بعث ابی موسی و معاذ الی الیمن قبل حجۃ الوداع۔ رواہ مسلم: فی الایمان' باب الدعاء الی الشہادتین و شرائع الاسلام۔

۱۶۷۔ نصاب زکوٰۃ' نیز جب نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ ادا کرنا واجب فرض ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ' وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ' وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی الزکوۃ باب من ادی زکوتہ فلیس بکنز۔ رواہ مسلم: فی کتاب الزکوۃ فی فاتحتہ۔

باب (50)

زیرِ استعمال چیزوں کی زکوٰۃ

۱۶۸۔ وہ اشیاء جن پر زکواہ عائد نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ" وَفِيْ لَفْظٍ "اِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيْقِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ "مگر غلام کی طرف سے صدقہ الفطر ادا کرنا پڑے گا۔" (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی کتاب الزکوۃ' باب لیس علی المسلم فی عبدہ صدقۃ۔ رواہ مسلم: فی الزکوۃ' باب لا زکوۃ علی المسلم فی عبدہ و فرسہ۔

۱۶۹۔ تاوان سے مستثنٰی چیزیں نیز مدفون خزانہ کا پانچواں حصہ بیت المال کا حق

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْعَجْمَآءُ جُبَارٌ' وَالْبِئْرُ جُبَارٌ' وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ' وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوپایہ غیر ضامن ہے' کنواں غیر ضامن ہے' کان غیر ضامن ہے اور مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الزکوۃ' باب الزکوۃ الخمس و فی المساقاۃ و فی الدیات۔

رواہ مسلم: فی الحدود' باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار۔

۱۷۰۔ حاکم وقت زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اپنی جانب سے تحصیلدار مقرر کرنے کا مجاز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ، وخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَالْعَبَّاسُ عَمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَايَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا خَالِدٌ: فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتَادَهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا۔ ثُمَّ قَالَ: "يَا عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ"۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا' ابن جمیل خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے اِنکار کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ابن جمیل کی ناراضگی کا سبب یہ ہے کہ پہلے وہ فقیر و محتاج تھا اب اسے اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا ہے۔ رہا خالد بن ولیدؓ تو تم خالدؓ سے زکوٰۃ مانگ کر اس پر ظلم کرتے ہو۔ کیونکہ اس نے اپنی درعیں اور سامان جنگ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔ رہا عباس رضی اللہ عنہ تو اس کی زکوٰۃ اس سال اور اگلے سال کی میرے ذمے ہے۔ پھر فرمایا! اے عمر کیا تم جانتے نہیں کہ چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔(مسلم)

رواه البخاری: فی الزكوة باب قول الله تعالى و فی الرقاب والغارمين و فی سبيل الله۔ رواه مسلم: فی الزكوة باب تقديم فی تقديم الزكوة و منعها۔

۱۷۱۔ دین میں نئے آنے والوں کی تالیف قلب کے لئے امام وقت کو کشادہ دلی سے مدد کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِی النَّاسِ وَفِی الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَكَاَنَّهُمْ وَجَدُوْٓا فِیْ اَنْفُسِهِمْ، اِذْلَمْ يُصِبْهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ؟ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِیْ؟ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ؟ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوْا: اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حنین کے دن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت سے نوازا۔ آپ نے وہ مال لوگوں میں اور مولفتہ القلوب میں تقسیم کردیا۔ اور انصار کو اس میں سے کچھ نہ دیا گویا کہ انہوں نے اپنے دلوں میں غم محسوس کیا۔ جبکہ انہیں نہ ملا جو لوگوں کو ملا آپ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ اِے خاندان انصار کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا اللہ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت دی؟ تم بٹے ہوئے تھے اللہ نے تمہیں میرے ذریعے جوڑ دیا؟ تم فقیر

وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ قَالَ: مَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تُجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَنُّ۔ قَالَ: لَوْشِئْتُمْ لَقُلْتُمْ جِئْتَنَا بِكَذَا وَكَذَا' اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ اِلٰى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھے اللہ نے میرے ذریعے تمہیں غنی کردیا؟ جب بھی آپ نے کچھ ارشاد فرمایا: انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہمارے محسن ہیں- آپ نے فرمایا: تمہیں کیا چیز روکتی ہے- کہ تم اللہ کے رسول کو جواب نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہمارے محسن ہیں آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے تو یہ کہہ سکتے تھے- کہ آپ بھی تو ہمارے پاس ایسے ہی آئے تھے' کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ بکری اور اونٹ لے کر جائیں- اور تم اپنے گھروں میں نبی ﷺ کو لے کر جاؤ اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا- لوگ اگر کسی وادی اور گھاٹی کی طرف چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی کی طرف چلوں- انصار شعار ہیں اور لوگ دثار تم میرے بعد دنیا کو ترجیح دینے والوں سے ملوگے تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھے حوض کوثر پر ملو- - (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ فی کتاب المغازی' باب غزۃ الطائف- رواہ مسلم: فی الزکوۃ باب اعطاء المؤلفۃ قلوبھم علی الاسلام و تصبر من قوی ایمانہ-

باب (51)

صدقہ فطر

۱۷۲- صدقہ فطر مرد' عورت' بچہ' بوڑھا اور آزاد و غلام سب کے لئے ادا کرنا فرض ہے-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ' اَوْقَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ' فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر فرض کیا یا آپ نے صدقہ رمضان کہا' مرد' عورت آزاد' غلام پر کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع- پھر لوگوں نے چھوٹے اور بڑے پر گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر کردیا- ایک روایت

عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَفِي لَفْظٍ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں ہے کہ صدقہ الفطر ادا کیا جائے لوگوں کے عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: كتاب الزكوة' باب صدقة الفطر على الحر والمملوك- رواه مسلم: بنحوه' كتاب الزكوة' باب زكوة الفطر على المسلمين من التمر والشعير-

۱۷۳۔ صدقہ فطر کے وجوب پر امت کا اجماع ہے نیز اس کی مقدار کا بیان۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْصَاعًا مِّنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَ تِ السَّمْرَآءُ قَالَ: أَرَى مُدًّا مِّنْ هٰذِهٖ يَعْدِلُ مُدَّيْنِ قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھانے کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ یا پنیر کا ایک صاع یا منقے کا ایک صاع دیا کرتے تھے' جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حکمران بنے اور گندم بھی آنے لگی۔ تو انہوں نے فرمایا: میں اس کا ایک مد دوسری اجناس کے دو مد کے برابر سمجھتا ہوں۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں میں یہ ہمیشہ نکالتا رہوں گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکالا کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: بنحوه كتاب الزكوة' باب صاع من زبيب الى قوله هذا يعدل مدين- رواه مسلم: بنحوه كتاب الزكوة' باب زكوة الفطر على المسلمين من التمر والشعير-

باب (52)

کتاب الصیام

رمضان کے روزے

۱۷۴۔ رمضان کی آمد سے پہلے عام معمول کے علاوہ استقبال رمضان کی غرض سے روزہ رکھنا ناجائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے

بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ' إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا' فَلْيَصُمْهُ"

روزہ نہ رکھو۔ مگر وہ شخص جو روزے رکھا کرتا تھا وہ روزہ رکھ لے۔

رواہ البخاری: بنحوہ کتاب الصوم' باب لا یتقدم رمضان بصوم یوم ولا یومین۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام باب لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین۔

۱۷۵۔ رمضان کا آغاز اور اختتام چاند دیکھ کر کرنا چاہیے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا' وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں۔ جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھو۔ اور جب تم اسے دیکھو تو افطار کرو اگر تم پر بادل ہو جائے تو اس کا اندازہ لگاؤ۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب هل یقال رمضان او شهر رمضان ومن رای کله واسعا۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب وجوب صوم رمضان لرویة الهلال والفطر لرویة الهلال وانه اذا غم فی اوله آخره اکملت عدة الشهر ثلاثین یوما۔

۱۷۶۔ رمضان میں سحری کھانا شرعاً مستحب عمل ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھایا کرو بے شک سحری میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه کتاب الصوم باب برکة السحور من غیر ایجاب۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الصیام' باب فضل السحور و تاکید استحبابه و استحباب تاخیرہ و تعجیل الفطر۔

۱۷۷۔ سحری اور نماز فجر میں کتنا وقفہ ہونا چاہیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ۔ قَالَ أَنَسٌ: قُلْتُ لِزَيْدٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُوْرِ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِيْنَ آيَةً - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا: کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کے لئے اُٹھ گئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید سے پوچھا اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ فرمایا: پچاس آیات کے مطابق:۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصوم باب قدر کم بین السحور و صلوة الفجر۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام باب فضل

السحور و تاکید استحبابه و استحباب تاخیره و تعجیل الفطر۔

۱۷۸۔ جنابت کی حالت میں روزہ رکھا جا سکتا ہے نیز اپنی اہلیہ سے شب باشی جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فجر کا وقت آلیتا اس حال میں کہ آپ اپنی بیوی سے جنبی ہوتے پھر آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔(بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه٬ کتاب الصوم٬ باب الصائم یصبح جنبا۔ رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه کتاب الصیام٬ باب صحة صوم من طلع علیه الفجر وهو جنب۔

۱۷۹۔ بھول کر کھانے پینے اور تعلق زن و شو سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھول گیا اور وہ روزے دار ہے اس نے کھالیا یا پی لیا وہ اپنا روزہ پورا کرلے بے شک اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔(بخاری و مسلم)

رواه البخاری: بنحوه٬ کتاب الصوم٬ الصائم اذا اکل اوشرب ناسیا و فی کتاب الایمان۔ رواه مسلم: فی الصیام٬ باب اکل الناسی و شربه و جماعة لا یفطر۔

۱۸۰۔ ماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں اپنی اہلیہ سے جماع کرنے کا کفارہ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكْتُ۔ فَقَالَ: مَا اَهْلَكَكَ" اَوْ مَالَكَ؟

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا٬ اس نے کہا٬ اے اللہ کے رسول میں ہلاک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے تجھے ہلاک کردیا؟ یا یہ فرمایا کہ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی ہے ایک روایت ہے کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کی ہے۔

قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَءَ تِيْ وَاَنَا صَائِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَصَبْتُ اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ

رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کیا تیرے پاس غلام ہے جسے تو آزاد کرسکے؟ عرض کی: نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہیں!

رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ : لَا قَالَ: هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ إِذَا أُتِيَ النَّبِيُّ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: أَنَا: قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ: أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا "يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ" أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُمِنْ أَهْلِ بَيْتِي:

آپ نے فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہیں: راوی کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے۔ ہم ابھی وہاں بیٹھے ہی تھے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا: آپ نے ارشاد فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ بولا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: یہ لو اور اسے صدقے میں دے دو۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا مجھ سے بھی کوئی زیادہ فقیر و محتاج ہوگا؟ اللہ کی قسم مدینے کے دونوں کناروں کے درمیان میرے خاندان سے بڑھ کر کوئی فقیر و محتاج نہیں ہوگا۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ! (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی کریم ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی داڑیں ظاہر ہوئیں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔(بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شیء فتصدق علیہ فلیکفر۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان علی الصائم و وجوب الکفارۃ الکبری..... الخ۔

باب (53)

سفر میں روزہ

۱۸۱۔ سفر کی حالت میں روزہ چھوڑنا شرعاً جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کیا سفر کے دوران میں روزہ رکھوں؟ وہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو"۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصوم' باب الصوم فی السفر والافطار۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصیام باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر۔

۱۸۲۔ دورانِ سفر روزہ چھوڑنے کی شرعاً اجازت ہے جس کی بعد میں قضا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے کوئی روزے دار روزہ چھوڑنے والے کو اور کوئی روزہ چھوڑنے والا روزے دار کو معیوب نہ گردانتا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب من لم یعب اصحاب النبی ﷺ بعضهم بعضا فی الصوم والافطار- رواہ مسلم: کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر فی غیر معصیة..... الخ

۱۸۳۔ سفر کے دوران میں روزہ رکھنا اور چھوڑ دینا دونوں طرح جائز ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ' حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ' وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ماہ رمضان میں شدید گرمی کے موسم میں سفر پر نکلے۔ صورت حال یہ تھی کہ ہم میں سے ہر ایک گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی روزے دار نہیں تھا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: بنحوہ' کتاب الصوم' باب اذا صام ایاما من رمضان ثم سافر- رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر فی غیر معصیة..... الخ

۱۸۴۔ اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ رخصت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَاهٰذَا؟ قَالُوْا: صَائِمٌ قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَفِيْ لفظٍ لِّمُسْلِمٍ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے لوگوں کا ازدحام دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا ہوا ہے آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ روزے دار ہے۔

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب قول النبی ﷺ لمن ظلل علیه او اشتد الحر لیس من البر الصوم فی السفر- رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر فی غیر معصیة..... الخ

۱۸۵۔ سفر دشوار ہو، موسم سخت گرم ہو، دشمن سے مقابلہ ہو، ماہ رمضان ہو تو روزہ چھوڑنا افضل ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَاَكْثَرُنَا ظِلاًّ: صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا مَنْ يَّتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ۔ قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ۔ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُ الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں بعض روزے دار تھے اور بعض بے روزہ تھے۔ کہا: کہ ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا: سخت گرم دن میں ہم میں سے زیادہ سایہ اسے میسر تھا جو چادر والا تھا۔ اور ہم میں سے بعض دھوپ سے اپنے ہاتھ کے ذریعے بچاؤ کرتے تھے۔ روزے دار گر پڑے یعنی لیٹ گئے۔ اور روزہ چھوڑنے والے اُٹھے انہوں نے خیمے نصب کئے۔ سواریوں کو پانی پلایا: رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: آج روزہ چھوڑنے والے اجر لے گئے:

رواہ البخاری: فی صحیحہ، بمعناہ کتاب الجھاد، باب فضل الخدمۃ فی الغزو۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصیام باب أجر المفطر فی السفر اذا تولی العمل۔

۱۸۶۔ رمضان میں خواتین کے رہ جانے والے روزوں کی قضا کب تک دی جاسکتی ہے؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلاَّ فِيْ شَعْبَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھ پر رمضان کے روزے لازم ہوتے تھے۔ میں استطاعت نہیں رکھتی تھی کہ ان کی شعبان کے علاوہ قضاء دوں-- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الصوم، باب متی یقضی قضاء رمضان۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصیام، باب قضاء رمضان فی شعبان۔

۱۸۷۔ میت کے ذمہ روزوں کی قضا اس کے وارث پر لازم ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ" وَاَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا فِي النَّذْرِ خَاصَّةً وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔ ابوداؤد نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حکم نذر کے روزوں کے لئے مخصوص ہے اور امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول

ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الصوم، باب من مات و علیہ صوم۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت۔

۱۸۸۔ ماں کے ذمہ روزوں کی قضا اولاد پر لازم ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَأَقْضِيْهِ عَنْهَا؟ قَالَ: "لَوْ كَانَ عَلَى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى" وَفِيْ رِوَايَةٍ: جَاءَتِ امْرَءَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَ صُوْمُ عَنْهَا، قَالَ "اَفَرَاَيْتِ لَوْكَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيْهِ اَكَانَ يُؤَدِّيْ ذَالِكَ عَنْهَا؟ قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ: فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں فوت ہوگئی ہے اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے قضاء دے دوں آپ نے اِرشاد فرمایا! اگر تیری والدہ پر قرض ہوتا کیا تو اس کی طرف سے ادا کرتا؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا اللہ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔ ایک روایت میں ہے ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے نذر کا روزہ تھا کیا میں اس کی جانب سے روزہ رکھ لو؟ آپ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے کہ اگر تیری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو اسے ادا کرتی تو کیا وہ اس کی جانب سے ادا ہوجاتا؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا! اپنی والدہ کی جانب سے روزہ رکھ لے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الصوم، باب من مات و علیہ صوم۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت۔

۱۸۹۔ روزہ افطار کرنے میں جلدی اور سحری میں تاخیر مسنون ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَ أَخَّرُوا السَّحُوْرَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار اور سحری تاخیر سے کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الصوم، باب تعجیل الافطار۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابہ واستحباب تاخیرہ وتعجیل الفطر

۱۹۰۔ روزے کا شرعی وقت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہے پھر روزہ جلدی افطار کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رات ادھر سے آجائے اور دن ادھر سے چلا جائے تو روزے دار روزہ افطار کر دے-- (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الصوم، باب متى يحل فطر الصائم۔ رواه مسلم: كتاب الصيام، باب بيان وقت انقضاء الصوم و خروج النهار۔

۱۹۱۔ روزے کا وصال امت کے لئے جائز نہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: اِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى" وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ خود تو وصال کرتے ہیں- آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں- مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے-

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَيُّكُمْ أَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَا صِلْ اِلَى السَّحَرِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے- مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو تم میں سے روزے کے وصال کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ سحری تک وصال کرے-- (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: كتاب الصوم باب الوصال و من قال ليس في الليل صيام۔ رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الصيام باب النهي عن الوصال في الصوم۔

باب (54)

روزہ میں افضل عمل

۱۹۲۔ صوم داؤدی افضل عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَ صُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَ قُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَاعِشْتُ۔ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِيْ قُلْتَ ذٰلِكَ؟

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو میرے بارے میں بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں "اللہ کی قسم میں زندگی بھر دن کو روزہ رکھا کروں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تُم نے یہ بات کہی تھی؟

فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَ قُمْ وَ نَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ

میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے یہ بات کہی تھی' آپ نے فرمایا: تم ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھو گے۔ لہٰذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ نیند بھی کرو اور قیام بھی کرو۔ مہینے کے تین روزے رکھ لیا کرو۔ نیکی دس گنا بڑھا دی جاتی ہے۔ یہ عمل زمانے بھر کے روزوں کی مانند ہو گا۔

قُلْتُ اِنِّيْ لَاُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ. قُلْتُ اِنِّيْ لَاُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَاُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ فَقَالَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ أَخِيْ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ: صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا۔- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ نے ارشاد فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ اور یہ افضل روزے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: اس سے افضل روزہ نہیں ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر زمانے بھر میں کوئی روزہ نہیں ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ افطار کرو۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب صوم الدھر و فی کتاب الانبیاء۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرو بہ اوفوت بہ حقا...... الخ۔

۱۹۳۔ داؤدی روزہ اور داؤدی نماز عند اللہ مستحب و مستحسن عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَاَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو سب روزوں سے زیادہ پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ اور اللہ کو سب نمازوں سے زیادہ پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ نصف رات سویا کرتے تھے ایک تہائی رات قیام کرتے اور دو تہائی رات سوتے اور وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے یعنی ناغہ کرتے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب التہجد باب من نام عند السحر و فی کتاب الانبیاء۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب النہی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ او فوت بہ حقاً.......الخ۔

۱۹۴۔ ہر ماہ ایام بیض کے تین روزے مستحسن عمل ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ۔ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی: ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا۔ چاشت کی دو رکعت نماز ادا کرنا، اور یہ کہ میں وتر پڑھوں سونے سے پہلے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب صیام ایام البیض ثلاث عشرۃ و اربع عشرۃ و خمس عشرۃ و فی التہجد۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب استحباب صلوۃ الضحی وان اقلھا رکعتان......الخ۔

۱۹۵۔ صرف جمعہ کے روز روزہ رکھنا شرعاً جائز نہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ: زَادَ مُسْلِمٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ: - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا! میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا تھا؟ فرمایا: ہاں۔ مسلم نے اضافہ کیا کہ رب کعبہ کی قسم۔

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب صوم یوم الجمعہ۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب کراھۃ صیام یوم الجمعۃ منفرداً۔

۱۹۶۔ مخصوص طور پر جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا یَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْیَوْمًا بَعْدَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر آنکہ وہ ایک دن اس سے پہلے یا ایک دن اس کے بعد روزہ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب صوم یوم الجمعة فاذا اصبح صائما یوم الجمعة فعلیه ان یفطر۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الصیام باب کراھة صوم یوم الجمعة منفردا۔

۱۹۷۔ عیدالفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ مَوْلَی ابْنِ اَزْهَرَ وَاسْمُهٗ سَعْدُ بن عُبَیْدٍ' قَالَ: شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ هٰذَانِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِهِمَا یَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِیَامِكُمْ وَالْیَوْمُ الْاٰخِرِ الَّذِیْ تَاْكُلُوْنَ مِنْ نُسُكِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوعبیدہ مولی ابن ازھر اس کا نام سعد بن عبید ہے ان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا: کہ یہ دو دن ایسے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا: ایک وہ جو تم اپنے روزوں کے بعد عیدالفطر مناتے ہو اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب الصوم' باب الصوم یوم الفطر و فی الاضاحی۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الصیام باب النھی عن صوم یوم الفطر و یوم الاضحی۔

۱۹۸۔ عیدین کے روز' روزہ رکھنا نیز فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمَیْنِ: النَّحْرِ وَالْفِطْرِ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ بِتَمَامِهٖ وَ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ الصَّوْمَ فَقَطْ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزہ رکھنے سے منع کیا عید قربانی کا دن اور عیدالفطر کا دن اسی طرح بولی بکل مارنے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع کیا کہ کوئی ایک کپڑے میں گوٹھ مارے۔ اور فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز پڑھنے سے منع کیا۔ مسلم نے یہ تمام حدیث بیان کی ہے اور بخاری نے فقط روزے کا تذکرہ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی الصوم' باب صوم یوم الفطر واخرجه مسلم مختصرا فی الصیام۔

۱۹۹۔ فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہوئے روزہ رکھنے کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب الصوم' باب فضل الصوم فی سبیل اللہ۔ رواہ مسلم: بنحوه کتاب الصیام باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لمن یطیقه بلا ضرر ولا تفویت حق۔

باب (55)

لیلۃ القدر

۲۰۰۔ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کی جائے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کو لیلۃ القدر خواب میں دکھلائی گئی رمضان کے آخری سات دنوں میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہیں۔ جو کوئی تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ اسی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب الصوم باب التماس لیلة القدر فی السبع الاواخر۔ رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب فضل لیلة القدر والحث علی طلبها و بیان محلها وارجی اوقات طلبها۔

۲۰۱۔ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کی جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر آخری دھاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر فی العشر الاواخر۔ رواہ مسلم: فی الصیام' باب فضل لیلۃ القدر۔

۲۰۲۔ رمضان کے درمیانی عشرے میں بھی اعتکاف بیٹھنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ- وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهٖ- قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وَتْرٍ- قَالَ: فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانے عشرے میں اِعتکاف بیٹھتے تھے۔ آپ ایک سال اِعتکاف بیٹھے جب اکیسویں رات ہوئی یہ وہی رات ہے کہ جس کی صبح کو آپ اپنے اِعتکاف سے نکلے اور فرمایا: جس نے اِعتکاف بیٹھنا ہو وہ میرے ساتھ آخری عشرے میں اِعتکاف بیٹھے۔ مجھے یہ رات دکھلائی گئی پھر بھلا دیا گیا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اس صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کررہا ہوں۔ تو اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اور اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو راوی کا بیان ہے اس رات آسمان سے بارش اتری اور مسجد پر چھپر پڑا ہوا تھا۔ اور مسجد کی چھت ٹپک پڑی میں نے اکیسویں رات کی صبح کو بچشم خود دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاعتکاف' باب الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلہا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصیام' باب فضل لیلۃ القدر والحث علی طلبہا و بیان محلہا وارجی اوقات طلبہا۔

باب (56)

اِعتکاف

۲۰۳۔ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھنا سنت رسول ﷺ ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ اَعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِه۔ وَفِيْ لَفْظٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رمضان کے آخری عشرے میں اِعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اِعتکاف کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اِعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو آپ اپنی اس جگہ میں تشریف لے جاتے جس میں آپ نے اِعتکاف بیٹھنا ہوتا۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلھا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الاعتکاف، باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان۔

۲۰۴۔ معتکف، غسل، سر میں کنگھی وغیرہ کر سکتا ہے۔ نیز اعتکاف مسجد میں ہونا چاہیئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِيْ الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَاسَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ "وَكَانَ لَايَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ لَا اَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ وَّالْمَرِيْضُ فِيْهِ فَمَا اَسْأَلُ عَنْهُ اِلَّاوَاَنَا مَارَّةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سَر میں کنگھی کرتی تھیں، اس حال میں کہ وہ حائضہ ہوتیں۔ اور آپ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہوتے۔ اور وہ اپنے حجرے میں ہوتے۔ آپ اپنا سَر انہیں پکڑاتے۔ ایک روایت میں ہے آپ گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے مگر انسانی ضرورت کے پیش نظر۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں گھر میں داخل نہیں ہوتی مگر کسی ضرورت کی خاطر کوئی مریض ہوتا تو میں گذرتے ہوئے اس سے حال دریافت کر لیتی۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاعتکاف، باب المعتکف یدخل راسہ البیت للغسل و فی کتاب الحیض۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجھا وترجیلہ

۲۰۵۔ حالت کفر میں اعتکاف بیٹھنے کی نذر کو بھی پورا کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِي رِوَايَةٍ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات اِعتکاف بیٹھوں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ مسجد حرام میں ایک دِن اِعتکاف

قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُ الرُّوَاةِ "يَوْمًا" وَّلاَ "لَيْلَةً"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کروں گا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔ بعض راویوں نے دِن اور رات کا تذکرہ نہیں کیا۔

رواہ البخاری: کتاب الایمان والنذور' باب اذا نذر او حلف ان لا یکلم انسانا فی الجاھلیۃ ثم اذا اسلم۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان باب نذر الکافر و مایفعل فیہ اذا اسلم۔

۲۰۶۔ وہ افعال جن کو انجام دینے سے اعتکاف میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ وَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلاً، فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فِي الْمَشْيِ۔ فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خِفْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا (اَوْ قَالَ شَيْئًا)

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اِعتکاف بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس زیارت کے لئے رات کے وقت آئی۔ میں نے آپ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئی تاکہ پلٹ جاؤں۔ تو آپ بھی مجھے واپس کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی رہائش حضرت اسامہ بن زید کے گھر تھی۔ انصار کے دو آدمی وہاں سے گذرے جب ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو جلدی جلدی چلے۔ آپ نے اِرشاد فرمایا دونوں ٹھہر جاؤ سنو یہ میری بیوی صفیہ بنت حیی ہے۔ دونوں نے کہا۔ سبحان اللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا جَاءَتْ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ نے فرمایا: شیطان ابن آدم کی رگوں میں دوڑتا ہے مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تم دونوں کے دلوں میں کوئی شرارت نہ پھینک دے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ ملاقات کے لئے مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں آپ ﷺ کے اِعتکاف بیٹھنے کی جگہ آگئی۔ آپ کے ساتھ اس نے کچھ دیر باتیں کیں پھر اٹھی واپس جانے لگی تو نبی ﷺ بھی اسے واپس بھیجنے کے لئے اٹھے یہاں تک کہ وہ مسجد کے دروازے تک پہنچی جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس تھا اس کے

آگے وہی بیان ہے جو پہلے گزرا ہے۔ (بخاری و مُسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' في الاعتكاف' باب هل يخرج المعتكف لحوائجه الى باب المسجد و في كتاب بدء الخلق كتاب الادب و كتاب الخمس- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب السلام باب بيان انه يستحب لمن روى خاليا بامراء ة وكانت زوجته او محرما له ان يقول هذه فلانة ليدفع ظن السوء به-

باب (57)

کتاب الحج

المواقیت

۲۰۷۔ بیرونی ممالک سے آنے والے حجاج کے لئے مواقیت۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَالْحُلَيْفَةِ" وَلِاَهْلِ الشَّامِ "الْجُحْفَةَ" وَلِاَهْلِ نَجْدٍ "قَرْنَ الْمَنَازِلَ" وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ "يَلَمْلَمَ" وَقَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ اَوِالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے جحفہ' اہل نجد کے لئے قرن المنازل اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر کئے اور فرمایا: یہ میقات ان کے لئے ہیں جو یہاں کے باشندے ہوں اور جو یہاں پہ باہر سے آئیں جن کا ارادہ حج اور عمرے کا ہو- اور جو یہاں کے اندرونی مقامات پر رہتے ہوں تو وہ اپنے گھر سے اِحرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ کے باشندے مکہ سے اِحرام باندھیں۔ (بخاری و مُسلم)

۲۰۸۔ حج و عمرہ کے ارادہ سے مکہ میں داخل ہونے والوں کو مقررہ مواقیت سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنِ الْمَنَازِلِ- قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے باشندے ذوالحلیفہ سے اِحرام باندھیں شام کے باشندے جحفہ سے اور نجد کے باشندے قرن المنازل سے اِحرام باندھیں حضرت عبداللہ

عَبْدُاللهِ وَبَلَغَنِیْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمن کے باشندے یلملم سے احرام باندھیں۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحج' باب میقات اھل المدینۃ ولا یھلوا قبل ذی الحلیفۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب مواقیت الحج والعمرۃ۔

باب (58)

۱۰۔ احرام

۲۰۹۔ مرد اور عورت کے لئے حالت احرام میں کونسی چیزیں استعمال کرنا ممنوع ہے؟

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا اَحَدٌ لَايَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَالْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسْ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ وَلِلْبُخَارِیِّ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْءَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ احرام باندھنے والا کون سے کپڑے پہنے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' محرم قمیص' پگڑی' شلوار' ٹوپی اور موزے نہ پہنے ہاں اگر کسی کے پاس جوتے نہیں وہ موزے پہن لے مگر انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور نہ محرم کوئی ایسا کپڑا پہنے جسے زعفران یا ورس خوشبو لگی ہوئی ہو۔ اور بخاری شریف میں ہے محرم عورت نقاب نہ اوڑھے۔ اور نہ ہی دستانے پہنے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب مالا یلبس المحرم من الثیاب و فی کتاب اللباس و کتاب الصلوۃ و کتاب العلم۔ رواہ مسلم: کتاب الحج' باب مایباح للمحرم بحج او عمرۃ وما لا یباح و بیان تحریم الطیب علیہ۔

۲۱۰۔ میدان عرفات میں امام ایسا خطبہ دے جس میں احکام حج اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل پر گفتگو ہو۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ میدان عرفات میں خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب اللباس' باب السراویل۔ رواہ مسلم: کتاب الحج' باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ و مالا یباح و بیان تحریم الطیب علیہ۔

باب (59)

تلبیہ

۲۱۱۔ تلبیہ حج و عمرہ کا شعار ہے۔ ضروری ہے کہ مرد بلند آواز سے اور عورتیں دھیمی آواز سے کہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِيْهَا: لَبَّيْكَ' لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ ہے۔ "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ: میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک ہر قسم کی تعریف اور نعمت تیری ہے۔ ملک تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اس میں یہ اضافہ کیا کرتے تھے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ۔میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے' رغبتیں تیری طرف ہی ہیں۔ اور عمل تیری خاطر کرتا ہوں۔۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج باب التلبیۃ و فی اللباس۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب التلبیۃ ووقتھا۔

باب (60)

عورت کا محرم کے بغیر سفر

۲۱۲۔ کسی مسلمان خاتون کا کوئی سفر محرم کے بغیر جائز نہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا یَحِلُّ لِاِمْرَءَ ةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ" وَفِیْ لَفْظٍ لِلْبُخَارِیِّ "لَا تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ دن رات کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے کرے۔ بخاری کے الفاظ ہیں کہ عورت ایک دن اور رات کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الکسوف باب فی کم یقصر الصلوۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب سفر المراۃ مع محرم الی حج وغیرہ۔

باب (61)

فدیہ

۲۱۳۔ تکلیف کی وجہ سے سر کے بال منڈوانے کی صورت میں محرم کو فدیہ دینا ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقَلٍ قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰی کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفِدْیَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِیَّ خَاصَّةً وَهِیَ لَکُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْهِیْ فَقَالَ: مَا کُنْتُ اَرَی الْوَجْعَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰی اَوْمَا کُنْتُ اَرَی الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰی۔ اَتَجِدُ شَاةً؟ فَقُلْتُ: لَا قَالَ: فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ' اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِصْفُ صَاعٍ۔

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا' اس سے فدیہ کے بارے میں پوچھا اس نے کہا۔ فدیہ کی آیت میرے بارے میں خاص طور پر اور تمہارے لئے عام ہے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تجھے اس قدر تکلیف پہنچ چکی ہوگی۔ کیا تیرے پاس بکری ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس طرح کہ ہر مسکین کو

نصف صاع دو۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ يُهْدِيَ شَاةً اَوْيَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ چھ مسکینوں کے درمیان ایک ٹوپہ کھانے کے لئے دے۔ یا ایک بکری صدقہ دے یا تین روزے رکھے۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه' ابواب المحضر و جزاء الصید' باب الاطعام فی الفدیة نصف صاع۔ رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه' کتاب الحج باب جواز حلق الرأس للمحرم اذا کان به اذی ووجوب الفدیة لحلقه و بیان قدرها۔

باب (62)

مکہ کی عظمت

۲۱۴۔ مکہ کی حرمت دائمی و ابدی ہے۔ لہٰذا یہاں خون بہانا ممنوع ہے۔ یہ اس کی عظمت کا تقاضا ہے۔

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ' وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ: اِنْ اُحَدِّثَكَ قَوْلاً قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو الخزاعی العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اس نے عمرو بن سعید بن عاص سے کہا: جبکہ وہ مکہ معظمہ کی طرف لشکر بھیج رہے تھے اے امیر مجھے حکم دیجئے کہ میں آپ کو ایک بات بتاؤں جو بتانے کے لئے رسول اقدس ﷺ فتح مکہ کے دوسرے دن صبح کے وقت کھڑے ہوئے میں نے یہ بات اپنے کانوں سے سنی میرے دل نے اسے یاد کیا میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا جس وقت آپ نے وہ گفتگو کی۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر ارشاد فرمایا:

"اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ' فَلَايَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ

اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم اس وقت قرار دیا جب اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ لوگوں نے اسے حرم قرار نہیں دیا تھا۔ کسی ایسے شخص کے لئے جائز نہیں جو اللہ

يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلاَ يَعْضِدُ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوا: إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُوْلِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ! وَإِنَّمَا أَذِنَ لِرَسُوْلِهِ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِأَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لاَ يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلاَ فَارًّا بِدَمٍ وَّلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے- کہ وہ اس میں کوئی خون بہائے- اور نہ ہی وہ کوئی درخت کاٹے- کسی نے اگر رخصت سمجھی ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کی ہے تو تم کہو- کہ اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی ہے- اور تمہیں اجازت نہیں دی بے شک اللہ نے اپنے رسول کو دن کے کچھ حصے کے لئے اجازت دی اور اس کی حرمت اب لوٹ آئی ہے کل کی حرمت کی طرح- حاضر غیر حاضر کو میری یہ بات پہنچا دے- ابو شریح سے کہا گیا- آپ کو عمرو نے کیا کہا تھا کہا کہ میں اے ابو شریح تجھ سے زیادہ جانتا ہوں حرم کسی گناہ گار کو پناہ نہیں دیتا- نہ قتل کر کے بھاگنے والے اور نہ ہی چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ دیتا ہے- (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الحج' باب لا يعضد شجر الحرم' وفي كتاب العلم و كتاب المغازي- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الحج' باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا لمنشد على الدوام-

۲۱۵- فتح مکہ کے موقع پر تاریخی خطبہ فتح کے بعد ہجرت ممنوع ہے البتہ جہاد اور نیت باقی ہے-

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ "لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا سْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا: وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: "إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلاَّ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ- وَّهِيَ سَاعَتِيْ هٰذِهِ- فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ- لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ إِلاَّ مَنْ عَرَّفَهَا' وَلاَ يُخْتَلٰى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے- کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فتح مکہ کے بعد یہاں سے ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت بدستور قائم ہے- اور جب تم سے کوچ کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو تم کوچ کرو- فتح مکہ کے دن آپ نے ارشاد فرمایا- اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا- وہ اللہ کے حرم قرار دینے کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرم ہے- اس کی جھاڑیاں نہیں کاٹی جائیں گی اس کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا- اس کی گری ہوئی کوئی چیز وہی اُٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے گی- حضرت عباس نے کہا: یا رسول اللہ مگر

خَلَاهُ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلاَّ الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ: "اِلاَّ الْاِذْخِرَ" اَلْقَيْنُ اَلْحَدَّادُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اذخر گھاس یہ لوہار کے لئے اور گھروں میں اِستعمال کے لئے ہوتا ہے- از راہ کرم اس کی اجازت دے دیجئے آپ نے فرمایا ہاں خوشبودار گھاس کاٹنے کی اجازت ہے- (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب ما یحل القتال بمکۃ و فی الجھاد- رواہ مسلم: کتاب الحج' باب تحریم مکۃ وصیدھا و خلاھا و شجرھا ولقطتھا الا لمنشد علی الدوام-

باب (63)

حرم میں جسے قتل کرنا جائز ہے

۲۱۶- وہ موذی جانور جن کو حالت احرام میں حل و حرم میں اور احرام کی حالت میں مارنا جائز ہے-

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَلِمُسْلِمٍ يُقْتَلُ خَمْسٌ فَوَاسِقُ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور وہ تمام فاسق ہیں انہیں حرم میں قتل کر دیا جائے- (1) کوا (2) چیل (3) بچھو (4) چوہیا (5) باولا کتا- مسلم کی روایت ہے- پانچ فاسق جانور حل و حرم میں قتل کر دیئے جائیں-

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج باب مایقتل المحرم من لدواب- رواہ مسلم: کتاب الحج' باب ماینذب للمحرم وغیرہ قتلہ من لدواب فی الحل والحرم-

باب (64)

مکہ معظمہ اور بیت اللہ میں داخلہ

۲۱۷- حج یا عمرے کا ارادہ نہ ہونے کی صورت میں بغیر احرام مکہ معظمہ میں داخل ہونا جائز ہے-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے آپ کے

الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اُقْتُلُوْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سر پر خود تھی جب آپ نے اسے اُتارا آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ تو اس نے کہا: ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحج' باب دخول الحرم و مکہ بغیر احرام و فی کتاب الجھاد و کتاب المغازی۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام۔

۲۱۸۔ حج اور نماز عید کے موقع پر راستہ تبدیل کرنا مسنون عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں اونچی پہاڑی سے کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو بطحاء میں واقع ہے۔ اور پست پہاڑی سے نکلے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب من این یخرج من مکۃ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ والخروج منھا من الثنیۃ السفلی و دخول بلدۃ من طریق غیر التی خرج منھا۔

۲۱۹۔ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا نیز اس میں نفل نماز ادا کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ' وَبِلَالٌ' وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ' فَلَمَّا فَتَحُوا الْبَابَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ' بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے۔ انہوں نے دروازہ بند کرلیا۔ جب دروازہ کھولا تو میں پہلا شخص تھا جو داخل ہوا۔ میں بلال سے ملا اس سے پوچھا کیا یہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی فرمایا: ہاں' دویمنی ستونوں کے درمیان:۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحج باب اغلاق البیت۔

رواہ مسلم: کتاب الحج باب استحباب دخول الکعبۃ للحاج وغیرہ۔

باب (65)

طواف

۲۲۰۔ اگر ممکن ہو تو حجر اسود کا بوسہ لینا سنت رسول ﷺ ہے اور عبادت ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنفَعُ! وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا بوسہ لیا اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا!۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج باب ما ذکر فی الحجر الاسود۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف۔

۲۲۱۔ حج اور عمرہ میں رمل کی صورت میں اپنی طاقت کا بھرپور مظاہرہ کرنا۔ خواتین اس سے مستثنیٰ ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَّمْشُوْا مَابَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ أَنْ يَّرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو مشرکین نے کہا: تمہارے پاس ایک ایسی قوم آرہی ہے۔ جن کو مدینے کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ تین چکر میں رمل کریں اور دو رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آہستہ چلیں۔ آپ نے انہیں سبھی چکروں میں رمل کرنے سے نہیں روکا تھا مگر ان پر شفقت کرتے ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب کیف کان بدء الرمل و فی کتاب المغازی۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف و العمرۃ و فی الطواف الاول فی الحج۔

۲۲۲۔ طواف حرم کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یَقْدُمُ مَکَّۃَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّکْنَ الْاَسْوَدَ، اَوَّلَ مَا یَطُوْفُ یَخُبُّ ثَلَاثَۃَ اَشْوَاطٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ مکہ معظمہ میں تشریف لاتے۔ جب آپ حجر اسود کو بوسہ دے کر طواف کا آغاز کرتے تو پہلے تین چکر دوڑ کر لگاتے۔- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب استلام الحجر الاسود حین یقدم مکۃ اول ما یطوف و یرمل ثلاثا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطوف والعمرۃ و فی الطواف الاول فی الحج۔

۲۲۳۔ عندالضرورت سواری پر طواف کرنا جائز ہے ورنہ پیدل طواف افضل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ! وَالْمِحْجَنُ "عَصَامَحْنِیَّۃُ الرَّأْسِ" - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا۔ آپ حجر اسود کو کھونٹی سے چھوتے تھے۔ مِحْجَن مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کو کہتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب استلام الرکن بمحجن۔ رواہ مسلم: کتاب الحج' باب جواز الطواف علی بعیر وغیرہ واستلام الحجر بمحجن ونحوہ للراکب۔

۲۲۴۔ رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام مستحب عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: لَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دو یمنی رکنوں کے علاوہ بیت اللہ کو ہاتھ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب من لم یستلم الا الرکنین الیمانیین۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین فی الطواف۔

باب (66)

تمتع

۲۲۵۔ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے نیز حج تمتع زیادہ افضل ہے۔

عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُتْعَةِ؟ فَاَمَرَنِیْ بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: فِيْهِ جَزُوْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ اَوْ شَاةٌ اَوْ شِرْكٌ فِیْ دَمٍ- قَالَ: وَكَاَنَّ اُنَاسًا كَرِهُوْهَا فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ اِنْسَانًا يُنَادِیْ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَّمُتْعَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ- فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا اُنہوں نے مجھے یہ کرنے کا حکم دیا۔ مَیں نے ان سے قربانی کے بارے میں پوچھا فرمایا اس میں اُونٹ یا گائے یا بکری یا خون میں شراکت ہوگی۔ کہتے ہیں گویا لوگوں نے اسے مکروہ سمجھا تو میں سوگیا میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ اعلان کر رہے ہیں اور حج مبرور اور حج تمتع قبول۔ میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس آیا انہیں بتایا۔ تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ اور فرمایا کہ یہ ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ — (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحج' باب فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الھدی...الخ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب جواز العمرة فی اشھر الحج۔

۲۲۶۔ اقسامِ حج۔ ارکان میں ترتیب۔ حجۃ الوداع میں آپ نے حج قران کیا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى' فَسَاقَ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ- فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کیا۔ اور قربانی دی۔ آپ یہ قربانی ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ پہلے رسول اللہ ﷺ نے عمرے اور پھر حج کے لئے لبیک پکاری۔ لوگوں میں سے بعض ایسے تھے جو قربانی کا جانور ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے اور بعض ایسے تھے جو نہ لے جاسکے۔ جب نبی کریم ﷺ مکہ معظمہ آگئے تو انہوں نے لوگوں کو اِرشاد فرمایا۔ جو تم میں سے قربانی لایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ "مَنْ يَّكُنْ مِّنكُمْ قَدْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْئٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَجَّهُ. وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ. وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ. فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ اِلٰى مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْئٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ مِّنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةً وَّرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ بِرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْئٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہے وہ حلال نہ سمجھے اس چیز کو جو اس پر احرام کی وجہ سے حرام ہو چکی ہے یعنی وہ اپنا احرام نہ کھولے۔ یہاں تک کہ وہ اپنا حج پورا کرے۔ اور جو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہیں لاسکا۔ تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اور وہ اپنے بال کترا دے اور احرام کھول دے۔ پھر وہ حج کے لئے احرام باندھے اور قربانی دے۔ اور جو قربانی نہ دے سکے۔ تو وہ حج کے دنوں میں تین دن روزے رکھے اور جب وہ اپنے گھر لوٹے تو سات روزے رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا جب آپ مکہ معظمہ تشریف لائے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا پھر سات میں سے تین چکر دوڑ کر لگائے۔ اور چار چکر آہستہ چلے۔ جب آپ نے بیت اللہ کا طواف پورا کرلیا تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا اور پلٹے اور صفا پہاڑی کے پاس آئے صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے پھر احرام نہ کھولا یہاں تک کہ اپنا حج پورا کیا۔ اور آپ نے قربانی کے دن قربانی کا جانور ذبح کیا' پھر پلٹے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر ہر چیز حلال ہو گئی جو حرام ہوئی تھی اور کیا جس طرح کیا رسول اللہ ﷺ نے جن لوگوں نے قربانی دی اور قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔

(بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب من ساق البدن معہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب وجوب الدم علی المتمتع وانہ اذا عدمہ لزمہ صوم ثلاثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اهلہ

۲۲۷۔ حج کے موقع پر دور سے قربانی کا جانور لانا۔ اسے قلاوہ پہنانا۔ محرم کا اپنے سر کے بالوں کو تلبید کرنا جائز ہے۔

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ لوگوں

مَاشَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا مِنَ الْعُمْرَةِ' وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ فَقَالَ' اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَأْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلاَ اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ — (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

کی شان ہے کہ وہ عمرہ کرکے حلال ہوگئے اور آپ نے اِحرام نہیں کھولا- اپنے عُمرے کی ادائیگی کے بعد- آپ نے اِرشاد فرمایا: کہ میں نے اپنے سر کی تلبید کی ہے اور اپنی قربانی کو قلادہ پہنایا ہے اس لئے میں اِحرام نہیں کھول سکتا یہاں تک کہ قربانی کروں- — (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب التمتع والاقران والافراد بالحج و فسخ الحج لمن یکن معہ ھدی و فی کتاب اللباس- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب بیان اَنَّ القارن لا یتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد-

۲۲۸- کتاب و سنت میں حج تمتع کا ثبوت

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُنْزِلَتْ اٰیَةُ الْمُتْعَةِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَنْزِلْ قُرْاٰنٌ بِحُرْمَتِهَا وَلَمْ یَنْهَ عَنْهَا حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ رَجُلٌ بِرَأْیِهٖ مَاشَاءَ قَالَ الْبُخَارِیُّ یُقَالُ اَنَّهٗ عُمَرُ- وَلِمُسْلِمٍ نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمُتْعَةِ یَعْنِیْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ اٰیَةٌ تَنْسَخُ آیَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ یَنْهَ عَنْهَا' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مَاتَ وَلَهُمَا بِمَعْنَاهُ-

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرمایا: اللہ کی کتاب میں حج تمتع کی آیت نازل ہوئی اور ہم نے حج تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا- اور قرآن میں اس کی حرمت کے بارے میں نہ کوئی آیت نازل ہوئی- اور نہ ہی آپ نے اس سے منع کیا یہاں تک کہ آپ وفات پاگئے- تو ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا- امام بخاری کہتے ہیں- کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں- مسلم کی روایت ہے کہ متعہ کی آیت نازل ہوئی یعنی حج تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا- یہاں تک کہ آپ وفات پاگئے- بخاری اور مسلم دونوں میں ایک ہی مفہوم کی روایتیں ہیں- — (بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب التفسیر' باب تفسیر قولہ تعالٰی فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج باب جواز التمتع-

باب (67)

ھدی

۲۲۹- دور دراز کے علاقوں سے قربانی کا جانور دوسروں کے ذریعے بیت اللہ کی جانب بھیجنا جائز

ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا اَوْقَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْئٌ كَانَ لَهٗ حَلَالًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے جانور کے قلادے بٹے پھر آپ نے نشان لگایا اور اسے قلادہ پہنایا یا میں نے پہنایا۔ پھر آپ نے اسے بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور خود مدینہ میں قیام پذیر رہے۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی تھی جو حلال تھی۔ ــــ (بخاری)

رواه البخاری: کتاب الحج' باب اشعار البدن۔ رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب استحباب بعث الهدی الی الحرم لمن لایرید الذهاب بنفسه۔

۲۳۰۔ بیت اللہ کی جانب قربانی کے لئے بکری بھیجنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَّةً غَنَمًا ــــ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بیت اللہ کی جانب بکری کی قربانی بھیجی۔ ــــ (بخاری)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج' باب تقلید الغنم۔ رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب استحباب بعث الهدی الی الحرم لمن لا یرید الذهاب بنفسه...الخ۔

۲۳۱۔ قربانی کے جانور سے عندالضرورت فائدہ اٹھانا شرعاً جائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ: "اِرْكَبْهَا" قَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا" فَرَاَيْتُهٗ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ لَفْظٍ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ ارْكَبْهَا "وَيْلَكَ" اَوْ "وَيْحَكَ" ــــ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اُونٹ کو ہانکے لئے جارہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی یہ قربانی کا اُونٹ ہے آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے اُونٹ پر سوار دیکھا اور وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا ہے۔ ایک روایت میں ہے: آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جاؤ۔ ــــ (بخاری)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج' باب تقلید النعل و فی کتاب الوصایا و کتاب الادب۔ رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب جواز رکوب البدنة المهداة لمن احتاج الیها۔

۲۳۲۔ ایک سے زائد جانور قربانی کرنا۔ قربانی کے لئے دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہے نیز جانور کی کھال وغیرہ اجرت میں دینا جائز نہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَلاَ أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وَّقَالَ "نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا"۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کی قربانیوں کی نگرانی کروں۔ اور یہ کہ ان کے گوشت، چمڑے اور ان کی پیٹھ پر ڈالنے والے زین وغیرہ اللہ کی راہ میں صدقہ دے دوں۔ اور ان میں سے کوئی چیز قصاب کو نہ دوں۔ اور فرمایا: اسے ہم اپنے پاس سے دیتے ہیں۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب یتصدق بجلود الھدی ولیس فیہ ذکر قولہ نحن نعطیہ من عندنا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی وجلودھا وجلالتھا۔

۲۳۳۔ اونٹ کو ذبح کرنے کا مسنون طریقہ۔ اس کا گھٹنا باندھ کر کھڑا کر کے حلق میں نیزہ مارا جائے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا۔ فَقَالَ: اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہا: کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے قربانی کے اُونٹ کو ذبح کرنے کے لئے بٹھا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا اسے اُٹھا کر کھڑا کرو گھٹنا باندھو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ــــ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب نحر الابل مقیدۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب نحر البدن قیاما مقیدۃ۔

باب (68)

محرم کا غسل

۲۳۴۔ محرم کے لئے اپنا سر دھونا جائز ہے نیز غسل یا وضو کے دوران میں سلام کا جواب دینا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ: أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ۔

حضرت عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابواء مقام پر اختلاف پیدا ہوا۔ عبداللہ بن عباس نے کہا: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور نے کہا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ راوی نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں نے انہیں دو ستونوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا وہ کپڑے کے ساتھ پردہ کیئے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں سلام کہا:

قَالَ: فَأَرْسَلَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلٰى أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُّهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْأَلُكَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُوْأَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَالِيْ رَأْسُهُ: ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ۔ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ:

انہوں نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے عبداللہ بن عباس نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر کیسے دھوتے تھے؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچے کیا یہاں تک اس کا سر میرے لیے ظاہر ہوگیا۔ پھر اس شخص سے کہا۔ جو ان پر پانی انڈیلتا تھا۔ پانی ڈالو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر آپ نے اپنے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے حرکت دی۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر فرمایا اس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کرتے ہیں۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيْكَ بَعْدَهَا أَبَدًا ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک روایت میں ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا آج کے بعد میں کبھی بھی آپ کے ساتھ نہیں جھگڑوں گا۔ ــــ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب الاغتسال للمحرم۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب جواز غسل المحرم بدنہ ورأسہ۔

باب (69)

حج فسخ کر کے عمرہ کرنا

۲۳۵۔ حج فسخ کر کے عمرہ کرنا جائز ہے۔ حائضہ عورت طواف بیت اللہ کے علاوہ دیگر مناسک حج ادا کر سکتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً۔ فَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ۔ فَقَالُوْا: نَنْطَلِقُ اِلٰى "مِنًى" وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

"لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ: مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ" وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ۔ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ وَاَنْطَلِقُ۔ بِحَجٍّ فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے حج کا اِحرام باندھا۔ نبی کریم ﷺ اور طلحہ کے علاوہ کسی کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے۔ تو فرمایا۔ میں نے اِحرام باندھا ہے جیسے نبی کریم ﷺ نے اِحرام باندھا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ عمرہ کریں بیت اللہ کا طواف کریں پھر سر کے بال کترا دیں اور حلال ہو جائیں۔ یعنی اِحرام کھول دیں۔ مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہے۔ وہ اِحرام باندھے رکھے۔ انہوں نے کہا: کیا ہم منیٰ کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہم پر غلبہ شہوت کی کیفیت طاری ہوگی؟

یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: اگر مجھے یہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں بھی قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا۔ اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا یعنی اِحرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا۔ انہوں نے حج کے تمام مناسک ادا کیئے لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کیا۔ جب آپ پاک ہو گئیں۔ تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ سبھی حج اور عمرہ کر کے چلیں گے اور میں صرف حج کر کے چلوں گی؟ آپ نے

عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا۔ کہ وہ انہیں لے کر مقام تنعیم جائے تاکہ یہ وہاں سے اِحرام باندھ سکیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔ ___ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج باب تقضی الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت و فی کتاب التمنی۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' بمعناہ کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام وانہ یجوز افراد الحج..... الخ۔

۲۳۶۔ اعمال صالحہ میں نیت تبدیل کی جاسکتی ہے یعنی حج کی نیت کو عمرہ میں بدلا جاسکتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ: لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ' فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً ___ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا: کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور ہم حج کی لبیک پکار رہے تھے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم اسے عُمرے میں بدل لیں: تو ہم نے ایسے ہی کیا۔(بحوالہ مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب من لبی بالحج وسماہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج باب فی المتعۃ بالحج والعمرۃ۔

۲۳۷۔ احرام کھولنے کے بعد ہر وہ کام جائز ہے جو احرام باندھنے کی وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا تھا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ' فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ اَلْحِلُّ كُلُّهُ ___ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ذی الحجہ کی چار تاریخ کو حج کا اِحرام باندھ کر مکہ پہنچے' آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے عُمرے میں بدل دیں۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حلال ہونا کیسا ہے؟ آپ نے اِرشاد فرمایا یہ حلال ہونا ہر لحاظ سے ہے۔(مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحج' التمتع والاقران والافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم یکن معہ ھدی۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب جواز العمرۃ فی اشھر الحج۔

۲۳۸۔ عرفات سے واپسی پر ہجوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے رفتار میں کمی بیشی کرنی جائز ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حِيْنَ دَفَعَ؟

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا: کہ حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا گیا' اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے چلتے تھے؟ جب میدان عرفات سے

فَقَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ! فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

واپس پلٹتے؟ تو فرمایا: تیز چلتے تھے۔ جب کھلا میدان آجاتا تو اور زیادہ تیز ہو جاتے۔ ـــ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج' باب السیر اذا دفع من عرفة و فی کتاب الجهاد. رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه' کتاب الحج' باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة واستحباب صلاتی المغرب والعشاء جمیعا بالمزدلفة فی هذه اللیلة۔

باب (70)

تقدیم رمی' قربانی' سر منڈانا اور طواف افاضہ

۲۳۹۔ دس ذی الحجہ کے افعال کی ترتیب میں بھول کر تقدیم یا تاخیر ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ' فَجَعَلُوْا يَسْاَلُوْنَهٗ. فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ اَشْعُرْ' فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ اَذْبَحَ؟ قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ' وَقَالَ الْاٰخَرُ: لَمْ اَشْعُرْ' فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ اَرْمِيَ؟ فَقَالَ: اِرْمِ وَلَا حَرَجَ. فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْئٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ـــ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں ایک جگہ ٹھہرے۔ لوگوں نے آپ سے سوال کرنے شروع کر دیئے۔ ایک شخص نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا' میں نے سر منڈا لیا پہلے اس کے کہ ذبح کروں؟ آپ نے فرمایا: اب ذبح کر لو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا میں نے قربانی کر دی پہلے اس سے کہ رمی کروں؟ آپ نے فرمایا۔ اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔ اس روز جس کسی چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا جس میں تقدیم یا تاخیر کی گئی آپ نے یہی فرمایا اب کر لو کوئی حرج نہیں۔

رواه البخاری: فی کتاب الحج' باب الفتیا علی الدابة عند الجمرة و فی کتاب العلم. رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب من حلق قبل النحر او نحر قبل الرمی۔

باب (71)

جمرۂ عقبہ پر رمی کی کیفیت

۲۴۰۔ دس ذی الحجہ یعنی قربانی کے دن صرف جمرۂ کبریٰ پر رمی کرنا ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِيِّ اَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ' فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَ مِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔)

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ انہیں دیکھا کہ وہ جمرہ کبریٰ پر سات کنکریاں پھینک رہے ہیں۔ انہوں نے بیت اللہ کو بائیں اور منیٰ کو دائیں کیا ہوا تھا۔ پھر فرمایا: یہ وہ مقام ہے جہاں پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الحج باب من رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره۔ رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الحج' باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي وتكون مكة عن يساره ويكبر مع كل حصاة۔

باب (72)

سر منڈانے کی فضیلت اور بال کترانے کا جواز

۲۴۱۔ حج و عمرہ کے موقع پر سر منڈانے یا بال کترانے دونوں کی شرعاً اجازت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ۔ قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَالْمُقَصِّرِيْنَ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ انہوں نے عرض کیا: اور بال کترانے والے یارسول اللہ ﷺ' آپ نے فرمایا: الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما انہوں نے عرض کیا: اور بال کترانے والے یارسول اللہ ﷺ' آپ نے فرمایا: الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما انہوں نے عرض کیا: اور بال کترانے والے یارسول اللہ ﷺ' آپ نے فرمایا ہاں بال کترانے والوں پر بھی۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الحج' باب الحلق والتقصير عند الا حلال۔ رواه مسلم: في صحيحه'

كتاب الحج' باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير-

باب (73)

طواف افاضہ اور طواف وداع

۲۴۲۔ طواف اضافہ حج کا رکن ہے۔ اسے ادا کرنا ضروری ہے کسی صورت ساقط نہیں ہو سکتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ' فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ! فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا ' حَائِضٌ فَقَالَ: "أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟" فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: "اخْرُجُوْا" وَفِيْ لَفْظٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَقْرٰى' حَلْقٰى' أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْفِرِيْ-" ___ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرمایا ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ قربانی کے دن ہم نے طواف افاضہ کیا، تو صفیہ کو حیض آگیا' نبی اکرم ﷺ نے ارادہ کیا جو مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ حائضہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ ہمیں روکے گی۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس نے قربانی کے دن طواف افاضہ کرلیا تھا۔ آپ نے فرمایا نکلو چلو۔ ایک روایت میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ بانجھ ہو' اس کا حلق دکھے' اس نے قربانی کے دن طواف کرلیا تھا؟ بتایا گیا ہاں: فرمایا تو چلیے۔ ___ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج' باب الزیارہ یوم النحر- رواه مسلم: کتاب الحج' باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحایض-

۲۴۳۔ مکہ معظمہ سے واپس وطن جانے والے حائضہ عورت کے سوا ہر مسافر کو طواف وداع کرنا چاہیے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ' إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْءَةِ الْحَائِضِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔ مگر حائضہ عورت کے لئے تخفیف کردی گئی۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج باب طواف الوداع- رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض-

باب (74)

منیٰ میں رات گزارنا

۲۴۴۔ ایام تشریق کے دوران رات منیٰ میں بسر کرنی واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ "مِنًى" مِنْ أَجَلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں گزاریں۔ حاجیوں کو پانی پلانے کی وجہ سے آپ نے اسے اجازت دے دی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج باب سقایۃ الحج۔ رواہ مسلم: کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی ایام التشریق والترخیص فی ترکہ لاھل السقایۃ۔

باب (75)

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

۲۴۵۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع حقیقی کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ "بِجَمْعٍ" يَجْعَلُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا إِقَامَةً وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا۔ ہر ایک کے لئے الگ تکبیر کہی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان اور ان میں سے کسی کے پیچھے نفلی نماز ادا نہیں کی۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحج' باب من جمع بینھما ولم یتطوع ای الصلوتین بالمزدلفۃ۔

رواہ مسلم: کتاب الحج' باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ واستحباب صلاتی المغرب والعشاء جمیعا بالمزدلفۃ فی ھذہ اللیلۃ۔

باب (76)

محرم غیر محرم کا شکار کھا سکتا ہے

۲۴۶۔ جو شخص حالت احرام میں نہ ہو اس کا کیا ہوا شکار محرم کھا سکتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوْا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةً مِّنْهُمْ فِيْهِمْ أَبُوْ قَتَادَةَ- وَقَالَ: خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ- حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ قَالَ فَأَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا أَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ، إِلاَّ أَبَا قَتَادَةَ، لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ، إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ أَبُوْ قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلْنَا وَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهَا، ثُمَّ قُلْنَا أَنَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ، وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ؟

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لئے نکلے آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی نکلے- ان میں سے ایک گروہ جس میں ابو قتادہ بھی تھے پلٹا آپ نے انہیں حکم دیا کہ ساحل سمندر کا راستہ اختیار کریں- یہاں تک کہ ہم آپس میں ملیں- انہوں نے ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا- جب وہ پلٹے تو ان سب نے احرام باندھ لیا- مگر ابو قتادہ نے احرام نہ باندھا- درانحالیکہ وہ چل رہے ہیں اچانک انہوں نے نیل گاؤ دیکھی- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نیل گاؤ پر حملہ کر دیا اور ایک مادہ نیل گاؤ کی کونچیں کاٹ دیں- ہم نے پڑاؤ کیا اور اس کا گوشت کھایا- پھر ہم نے کہا: کیا ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں؟ جبکہ ہم محرم ہیں- تو ہم نے باقی گوشت اٹھالیا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پالیا- ہم نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا:

فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا فَأَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "مِنْكُمْ احَدٌ اَمَرَهُ أَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟" قَالُوْا لاَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ "فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا- وَفِيْ رِوَايَةٍ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْئٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی ایک نے اسے حکم دیا کہ وہ اس پر حملہ آور ہو یا اس کا کسی نے اشارہ کیا ہو؟ سب نے کہا نہیں! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا باقی گوشت بھی کھالو- ایک روایت میں ہے- کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا- ہاں میں نے آپ کو دستی پکڑائی آپ ﷺ نے اسے تناول کیا-- (بخاری ومسلم)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الحج، باب لايشير المحرم الى الصيد لكيي يصطاده الحلال- رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم-

۲۴۷۔ تحفہ قبول کرنا سنت رسول ﷺ ہے مگر جس کے قبول کرنے میں کوئی شرعی ممانعت ہو اسے واپس بھی کیا جاسکتا ہے۔

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ أَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْأَبْوَآءِ- اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: "اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا أَنَا حُرُمٌ-" وَفِيْ لفظٍ لِمُسْلِمٍ رِجْلَ حِمَارٍ وَّ فِيْ لَفْظٍ "شِقَّ حِمَارٍ- وَفِيْ لَفْظٍ عَجُزَ حِمَارٍ" قَالَ الْمُصَنِّفُ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ: أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّهُ صِيْدَ لِأَجْلِهٖ وَالْمُحْرِمُ لَا يَاْكُلُ مَا صِيْدَ لِأَجْلِهٖ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک نیل گاؤ بطور تحفہ پیش کی۔ آپ اس وقت ابواء یا ودان مقام پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اسے وہ تحفہ واپس لوٹا دیا۔ جب آپ نے اس کے چہرے میں مایوسی کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم نے آپ کی طرف یہ تحفہ محض اس لئے لوٹایا کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ مسلم کے الفاظ ہیں۔ نیل گاؤ کی ایک ٹانگ پیش کی ایک روایت میں ہے کہ نیل گاؤ کا ایک حصہ پیش کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ نیل گاؤ کی سرین پیش کی۔ مصنف نے کہا: کہ اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ آپ کے لئے شکار کیا گیا۔ اور محرم کے لئے اس شکار کا گوشت کھانا جائز نہیں جو اس کے لئے شکار کیا گیا ہو۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب اذا اھدی المحرم حمارا وحشیا حیالم یقبل و فی کتاب الھبۃ۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب تحریم الصید للمحرم۔

باب (77)

کتاب البیوع

كِتَابُ الْبُيُوْع

۲۴۸۔ دو آدمی آپس میں کوئی سودا طے کرنے کے لئے جب تک ایک مجلس میں بیٹھے رہیں انہیں ایک دوسرے سے جدا ہونے تک سودے کو مسترد یا طے کرنا کا اختیار ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا، أَوْيُخَيِّرْ اَحَدُهُمَا الْاُخَرَ- قَالَ: فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْاُخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلٰی ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں- آپ نے اِرشاد فرمایا- جب دو شخص آپس میں خرید و فروخت کریں ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے- جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور وہ اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں یا ایک اپنے دوسرے ساتھی کو اختیار دے دے- اگر انہوں نے ایک دوسرے کو اختیار دے دیا ہے- دونوں نے اس شرط پر سودا کر لیا تو بیع واجب ہوگی- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' باب اذاخیر احدھما صاحبہ بعد البیع فقد وجب البیع- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین-

۲۴۹- سودا فروخت کرنے والا اور خریدار جب تک ایک مجلس میں بیٹھے رہیں ان کو سودا مسترد یا پکا کرنے کا اختیار ہے-

وَمَا فِیْ مَعْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَ هُوَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا- أَوْ قَالَ: حَتّٰى يَتَفَرَّقَا: فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا' بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَيْعِهِمَا' وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا-" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی مفہوم کی حدیث حضرت حکیم بن حزام سے مروی ہے- کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو سودا کرنے والے جب تک وہ جدا نہ ہوں انہیں سودا مسترد کرنے کا اختیار ہے- اگر وہ سچ بولیں گے اور اپنی چیز کا عیب بیان کردیں گے- تو ان کے سودے میں برکت ہوگی- اور اگر وہ دونوں چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے- تو ان کے سودے کی برکت ختم کردی جائے گی- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب البیعان بالخیار مالم یتفرقا- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب الصدق فی البیع والبیان-

باب (78)

ناجائز خرید و فروخت

۲۵۰- ہر وہ بیع ممنوع ہے جس میں جہالت ہو یا دھوکے کا عنصر ہو- لہٰذا بیع منابذہ اور بیع ملامسہ

ناجائز اور ممنوع ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُنَابَذَةِ "وَهِیَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ بِالْبَیْعِ اِلَی الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ یُقَلِّبَهٗ اَوْیَنْظُرَ اِلَیْهِ" وَنَهٰی عَنِ الْمُلاَمَسَةِ وَالْمُلاَمَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ الثَّوْبَ لاَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ سے منع فرمایا: اور یہ بیع اس طرح ہوتی کہ ایک شخص اپنا کپڑا بیچنے کے لئے دوسرے شخص کی طرف پھینکتا ہے۔ پہلے اس سے کہ اسے الٹائے پلٹائے یا اس کی طرف دیکھے۔ اور آپ نے بیع ملامسة سے منع فرمایا: مَلاَمَسَة بیع اس طرح ہوتی ہے کہ ایک شخص کپڑے کو ہاتھ لگائے اور اس کی طرف دیکھے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب بیع الملامسة۔ رواه مسلم: فی صحیحه' بمعناه کتاب البیوع' باب ابطال بیع الملامسة والمنابذه۔

۲۵۱۔ تجارتی قافلوں کو شہر میں داخل ہونے سے پہلے نہیں ملنا چاہئے بلکہ انہیں منڈی تک پہنچنے کا موقع دینا چاہئے نیز سودے پر سودا کرنا بھی ناجائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ وَلاَ یَبِعِ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ' وَّلاَ تَنَاجَشُوْا' وَلاَ یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ' وَّلاَ تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَ الْغَنَمَ' وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ أَنْ یَحْلُبَهَا' اِنْ رَضِیَهَا اَمْسَکَهَا۔ وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ" وَّفِیْ لَفْظٍ "هُوَ بِالْخِیَارِ ثَلاَثًا" (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تجارتی قافلوں کو آگے جاکر نہ ملو۔ اور نہ تم میں کوئی کسی کے سودے پر سودا کرے۔ اور نہ قیمتیں بڑھاؤ ایک دوسرے کی ضد میں اور نہ شہری دیہاتی کے لئے سودا کرے۔ اور نہ اُونٹوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ روکو: جو کوئی ایسے جانور کو خریدے گا۔ وہ دودھ دوہنے کے بعد دو میں سے ایک کا اختیار رکھے گا۔ اگر اسے پسند کرے تو روک لے۔ اور اگر ناپسند کرے تو واپس لوٹا دے اور کھجور کا ایک صاع بھی ساتھ دے۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب النهی للبائع۔ رواه مسلم: کتاب البیوع' باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه وسومه علی سومه وتحریم النجش وتحریم التصریة۔

۲۵۲۔ ہر وہ بیع ناجائز ہے جو مجہول ہو لہٰذا بیع حبل الحبلہ بھی شرعاً ناجائز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَیْعًا یَتَبَایَعُهٗ أَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ' كَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ إِلٰی أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا- قِیْلَ: إِنَّهٗ كَانَ یَبِیْعُ الشَّارِفَ وَهِیَ الْكَبِیْرَةُ الْمُسِنَّةُ بِنِتَاجِ الْجَنِیْنِ' الَّذِیْ فِیْ بَطْنِ نَاقَتِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاملہ اُونٹنی کے حمل کی بیع سے منع فرمایا- اس طرح کا سودا اہل جاہلیت کیا کرتے تھے- ایک شخص اُونٹنی کا سودا کرتا اس شرط پر کہ اُونٹنی جنم دے گی پھر وہ آگے جنم دے گی جو اس کے پیٹ میں اب ہے- یہ کہا گیا کہ ایک شخص اونچی کہان والی اُونٹنی بیچتا تھا اور وہ بڑی عمر کی ہوتی- اس بچے کے جنم کی شرط پر جو اس کی اُونٹنی کے پیٹ میں ہے- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب البیوع' باب بیع الغرر وحبل الحبلة و فی کتاب السلم و فی مناقب الانصار- رواہ مسلم: بنحوہ' کتاب البیوع باب تحریم بیع حبل الحبلة-

۲۵۳- پھل کے پکنے سے پہلے درختوں پر ان کا سودا طے کرنا جائز نہیں-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا' نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ-- (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے- کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل بیچنے سے منع کر دیا جب تک ان کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے- بیچنے والے اور خریدنے والے کو منع کر دیا- (بخاری)

رواہ البخاری: کتاب البیوع' باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها- رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب النهی عن بیع الثمار قبل بدو صلاحها بغیر شرط القطع-

۲۵۴- درختوں پر پکنے سے پہلے پھلوں کی خرید و فروخت جائز نہیں-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حِیْنَ تُزْهِیَ- قِیْلَ: وَمَا تُزْهِیَ؟ قَالَ: حَتّٰی تَحْمَرَّ' اَوْ تَصْفَرَّ' قَالَ: اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ یَسْتَحِلُّ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِیْهِ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کے بیچنے سے منع کر دیا جب تک کہ ان کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے- پوچھا گیا: کہ پکنا ظاہر ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کہ وہ سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے؟ جب اللہ پھل ہی روک دے تو تم میں سے کسی ایک کو اپنے بھائی کا مال کھانا کیسے حلال ہو گا- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتابُ البیوع' باب اذا باع الثمار قبل ان یبدو صلاحها ثم اصابته عاهة فهو من البائع- رواہ مسلم: فی صحیحه' ابواب المساقاہ باب وضع الحوائح-

۲۵۵۔ تجارتی قافلوں کے شہر کی منڈی میں داخل ہونے سے پہلے راستے ہی میں مال کا سودا طے کرنا ممنوع ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ: نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتَلَقَّی الرُّکْبَانُ وَاَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔ قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَّاقَوْلُہٗ حَاضِرٌ لِّبَادٍ؟ قَالَ لَایَکُوْنُ لَہٗ سِمْسَارًا (رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا کہ تجارتی قافلوں کو بڑھ کر ملا جائے۔ اور یہ کہ شہری دیہاتی کا مال بیچے۔ کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے عرض کی۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ شہری دیہاتی کے لئے نہ بیچے؟ فرمایا: کہ وہ اس کا دلال نہ بنے۔ (ترمذی کے علاوہ تمام محدثین نے روایت کیا ہے)

رواہ البخاری: کتاب البیوع' باب ھل یبیع حاضر لباد بغیر اجر۔ رواہ مسلم: کتاب البیوع' باب تحریم بیع الحاضر للبادی۔

۲۵۶۔ ہر ایسی خرید و فروخت ناجائز ہے جس میں دوسرے کو دھوکہ سے نقصان پہنچانا مقصود ہو لہٰذا بیع مزابنہ بھی ممنوع ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ: نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ۔ وَھِیَ أَنْ یَّبِیْعَ ثَمَرَ حَائِطِہٖ' اِنْ کَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ کَیْلًا' وَّاِنْ کَانَ کَرْمًا أَنْ یَّبِیْعَہٗ بِزَبِیْبٍ کَیْلًا' وَّاِنْ کَانَ زَرْعًا أَنْ یَّبِیْعَہٗ بِکَیْلِ طَعَامٍ! نَہٰی عَنْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ۔ (رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا: اور وہ یہ ہے کوئی بیچے اپنے باغ کا پھل اگر وہ کھجور کے درخت پر لگا ہوا ہے۔ خشک کھجور کے ساتھ ماپ کر' اور اگر انگور ہے تو وہ اسے بیچے منقی کے ساتھ ماپ کر' اور یہ کہ وہ کھیتی کو بیچے غلے کے ساتھ ماپ کر۔ ان سب سے آپ نے منع کر دیا۔ (ترمذی کے علاوہ تمام محدثین نے روایت کیا ہے)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب بیع الزرع بالطعام کیلا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا۔

۲۵۷۔ کتے کی خرید و فروخت' زنا اور نجومی کی کمائی حرام ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَہْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاہِنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت کنجری کے مہر اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب البیوع' باب ثمن الکلب و فی کتاب الاجارۃ و فی کتاب الطلاق و کتاب الطب۔ رواہ

رواه مسلم: ابواب المساقاة' باب تحريم ثمن الكلب و حلوان الكاهن و مهر البغي والنهى عن بيع السنور۔

۲۵۸۔ کتے کی قیمت' طوائف اور ناچنے گانے والی کی کمائی حرام ہے۔

عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ' وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ:۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی کمائی خبیث ہے' کنجری کا مہر خبیث ہے اور سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواه مسلم: ابواب المساقاة' باب تحريم ثمن الكلب و حلوان الكاهن و مهر البغي والنهى عن بيع السنور۔

باب (79)

اَلْعَرَايَا

۲۵۹۔ بیع العریہ جائز ہے۔ تخمینہ لگانے میں ظلم اور زیادتی کا عنصر شامل نہ ہو۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تعالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا وَلِمُسْلِمٍ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَّاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عریہ کو رخصت دی کہ وہ کھجوریں اپنے اندازے کے ساتھ بیچ دے۔ مسلم شریف میں ہے کہ وہ اندازہ کرکے خشک کھجوروں کے ساتھ بیچ دے۔ تاکہ خریدنے والے تر و تازہ کھجوریں کھا سکیں۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب بیع المزابنة و فی کتاب المساقاة۔ رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب تحریم بیع الرطب' بالتمر الا فی العرایا۔

۲۶۰۔ بیع العرایا پانچ وسق یعنی بیس من تک جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع العرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں بیچنے کی رخصت دی ہے۔۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب بیع الثمر علی رؤوس النخل بالذهب والفضة۔ رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب البیوع باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا۔

۲۶۱۔ پیوند شدہ درخت فروخت کرنے کی صورت پھل فروخت کرنے والے کا ہوگا الایہ کہ خریدار پھل لینے کی شرط طے کرلے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلاَّ اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَلِمُسْلِمٍ مَّنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلاَّ أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیوند کرنے کے لئے کھجور کے درخت بیچے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا۔ مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرلے۔ اور مسلم شریف میں ہے۔ جس نے غلام بیچا تو اسکا مال اس کا ہوگا جس نے اسے بیچا۔ مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرلے۔۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' من باع نخلا قد ابرت او ارضا مزروعۃ او باجارۃ و فی کتاب المساقاۃ و کتاب الشروط۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع باب من باع نخلا علیھا ثمر۔

۲۶۲۔ اپنی تحویل میں لینے سے پہلے غلہ کی فروخت جائز نہیں۔ مکمل ملکیت اور قبضے میں لینے کے بعد فروخت کرنا چاہیے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔ وَفِيْ لَفْظٍ۔ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو اسے آگے نہ بیچے یہاں تک کہ اسے پورا پورا وصول کرلے۔ ایک روایت میں ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے اپنے قبضے میں لے لے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے۔۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب الکیل علی البائع والمعطی..... الخ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب بطلان بیع المبیع قبل القبض۔

۲۶۳۔ نشہ آور اشیاء' خنزیر' مردہ جانور کا گوشت جملہ فحش تصویریں فروخت کرنا حرام ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ "اِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ' وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فتح مکہ کے سال فرماتے ہیں۔ کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب' مردار' خنزیر' اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا

اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ؟ فَاِنَّهَا یُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ، وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ: لاَ- هُوَ حَرَامٌ- ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ ذٰلِكَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ! ثُمَّ بَاعُوْهُ! فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ! جَمَلُوْهُ اَیْ اَذَابُوْهُ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

یارسول اللہ ﷺ مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اس سے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے اور چمڑوں کو نرم کیا جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ حرام ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا: اللہ یہودیوں کو برباد کرے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مردار کی چربی کو حرام قرار دے دیا تو انہوں نے اسے پگھلایا اور پھر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ جَمَلُوْهُ یعنی اسے پگھلایا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه، کتاب البیوع، باب بیع المیتة والاصنام- رواہ مسلم: فی صحیحه، فی ابواب المساقاة باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام-

باب (80)

بیع سلم

۲۶۴۔ بیع سلم جائز ہے جبکہ ماپ، وزن اور مدت اور بھاؤ کے تعین کے بعد پیشگی ساری رقم ادا کر دی جائے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ: مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِيْ كَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ، وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ، اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ وہاں کے باشندے ایک، دو یا تین سال پیشگی سودا طے کر لیتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو کسی چیز کا پیشگی سودا کرے تو وہ ماپ، وزن اور مدت متعین کر لے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه بنحوه، فی کتاب السلم، باب السلم فی وزن معلوم- رواہ مسلم: فی صحیحه، فی ابواب المساقاة باب السلم-

باب (81)

بیع میں شرطیں

۲۶۵۔ مکاتبت شرعاً جائز ہے۔ غلام کو فروخت کرتے وقت غیر شرعی شرط لگانا باطل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ تْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ، فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ، فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ أَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاءُ كِ' لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا- فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَ تْ مِنْ عِنْدِهِمْ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ: اِنِّيْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْوَلَاءُ. فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ. فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ- فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ. ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "اَمَّابَعْدُ، فَمَابَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ" وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ! وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں: کہ میرے پاس بریرہ آئی تو اس نے کہا میں نے اپنے مالک سے ۹ اوقیوں کی ادائیگی پر مکاتبت کی ہے اور ہر سال ایک اوقیے کی ادائیگی طے پائی ہے۔ آپ میری مدد کیجئے۔ میں نے کہا اگر تیرے مالک پسند کریں تو انہیں میں ساری رقم ایک ہی دفعہ گن دیتی ہوں۔ یعنی ادا کر دیتی ہوں۔ اس طرح تیری وراثت کا حق میرا ہوگا۔ تو بریرہ اپنے مالکوں کی طرف گئی۔ ان سے بات کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ ان کے پاس سے آگئی اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اس نے کہا میں نے یہ تجویز ان کے سامنے پیش کی تھی تو انہوں نے اِنکار کر دیا کہتے ہیں کہ وراثت کا حق ہمارا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: کہ اسے خرید لے اور ولاء کی شرط بھی قبول کرے۔ درحقیقت ولاء کا حق تو اس کا ہوتا ہے۔ جو غلام آزاد کرے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے۔ لوگوں کے سامنے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا۔ اما بعد کچھ لوگ ایسی شرط لگاتے ہیں جس کا اللہ کی کتاب یعنی شریعت میں کوئی ذکر ہی نہیں۔ ایسی شرط باطل ہے۔ خواہ وہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ ہی سب سے زیادہ سچا اور برحق ہے۔ اور اللہ کی شرط ہی سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ وراثت کا حق

اس کا ہے جو غلام آزاد کرے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب البیوع، باب اذا اشترط شروطا فی البیع لاتحل و فی کتاب الشروط۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعتق۔

۲۶۶۔ سپہ سالار لشکر کو پیچھے چلنا چاہئے تاکہ حالات پر نظر رہے نیز حکمران اپنی رعایا سے خرید و فروخت کرسکتے ہیں بشرطیکہ عوام کی خیر خواہی پیش نظر ہو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ؛ فَأَعْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهٗ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِيْ، وَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهٗ قَطُّ فَقَالَ بِعْنِيْهِ بِأُوْقِيَّةٍ فَقُلْتُ لَا۔ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ۔ فَبِعْتُهٗ بِأُوْقِيَّةٍ۔ اسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى أَهْلِيْ۔ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَ نِيْ ثَمَنَهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَقَالَ: اَتُرَانِيْ مَا كَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ؟ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ! فَهُوَ لَكَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ وہ ایک دن اُونٹ پر سوار ہو کر جارہے تھے کہ اُونٹ تھک گیا۔ اس نے ارادہ کیا کہ اسے وہیں چھوڑ دے۔ کہ اتنے میں مجھے نبی کریم ﷺ آملے۔ آپ نے میرے لئے دعا کی اور اس اُونٹ کو ضرب لگائی تو اس نے ایسی تیز رفتار پکڑی کہ اس سے پہلے وہ کبھی ایسا چلا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اسے ایک اوقیہ کے بدلے میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر اِرشاد فرمایا اسے میرے پاس بیچ دو۔ تو میں نے اسے ایک اوقیے کے بدلے بیچ دیا۔ اور میں نے گھر تک اس پر سوار ہو کر جانے کو مستثنیٰ قرار دے دیا یعنی گھر تک جانے کی شرط لگا دی۔ جب میں گھر پہنچا تو میں نے آپ کو اُونٹ دے دیا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت نقد ادا کر دی۔ پھر میں واپس لوٹا تو آپ نے مجھے پیغام دے کر بلایا: تو اِرشاد فرمایا: کیا آپ کا میرے بارے میں یہ خیال ہے کہ میں نے تجھے سودے میں نقصان پہنچانے کے لئے بات کی ہے کہ تیرا اُونٹ اس طریق سے ہتھیا لوں۔ یہ اپنا اُونٹ بھی لے لیجئے اور قیمت بھی تیری ہے۔

رواہ البخاری: کتاب الشروط، باب اذا اشترط البائع ظهر الدابة الی مکان مسمی جاز۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، ابواب المساقاۃ باب بیع البعیر واستثناء رکوبہ۔

۲۶۷۔ کسی شہری کا دیہاتی کے لئے دلال بننا، بلاضرورت مال کی قیمت میں اضافہ کرنا، سودے پر سودا کرنا اور منگنی پر منگنی کرنا شریعت میں ناجائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْءَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتُكْفِئَ مَا فِیْ اِنَائِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سودا بیچے۔ یعنی اس کا دلال بنے۔ اور فرمایا کہ آپس میں قیمت نہ بڑھاؤ۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔ تاکہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے وہ اپنے برتن میں اُنڈیل لے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب البیوع' لا یبیع علی بیع اخیه ولا یسوم علی سوم أخیه حتی یأذن له او یترک۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب النکاح' باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه حتی یاذن او یترک۔

باب (82)

سُود

۲۶۸۔ وہ اشیاء جن کو کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا سود ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا' اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ رِبًا' اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سونا سونے کے بدلے بیچنا سُود ہے مگر نقد بنقد' چاندی چاندی کے بدلے فروخت کرنا سُود ہے مگر نقد بنقد' گندم گندم کے بدلے فروخت کرنا سُود ہے مگر نقد بنقد' جَو' جَو کے بدلے فروخت کرنا سُود ہے مگر نقد بنقد۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرة۔ رواہ مسلم: فی صحیحه بنحوه' فی ابواب المساقاة' باب الصرف و بیع الذهب بالورق نقدا۔

۲۶۹۔ سونا چاندی جس شکل میں بھی ہو دونوں کا وزن برابر ہونا چاہیے نیز قبضہ بھی فی الفور ہو۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِیْعُوْا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: سونا سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر

الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ- وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ" وَفِيْ لَفْظٍ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ وفِيْ لَفْظٍ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

برابر، اِس کے بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو- چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، اِس کے بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ بیچو اِس میں سے کسی اُدھار کو نقد کے ساتھ- ایک روایت میں ہے مگر ہاتھوں ہاتھ، ایک روایت میں ہے وزن برابر وزن کے، مثل بمثل برابر برابر- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب البیوع، باب بیع الفضۃ بالفضۃ رواہ مسلم: فی صحیحہ، ابواب المساقاۃ، باب الربا۔

۲۷۰۔ گھٹیا جنس کو عمدہ جنس کے بدلے کمی بیشی کی صورت میں بیچنا سود ہے جو ہر صورت میں حرام ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا؟ قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِيَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ، اَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ- (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- کہا: کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ؐ کے پاس بہت عمدہ کھجوریں لائے نبی کریم ﷺ نے اِن سے دریافت فرمایا: کہ یہ کہاں سے لائے ہو؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہمارے پاس ردی کھجوریں تھیں مَیں نے یہ ایک صاع کے بدلے دو صاع بیچ دیں تاکہ نبی کریم ﷺ کھائیں- اِس موقع پر نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: افسوس یہ خالص سُود ہے- آئندہ ایسا نہ کرنا- لیکن جب تُم چاہو کہ خریدو- تو پہلے اپنی کھجوریں بیچو پھر اس کی قیمت سے اچھی کھجوریں خریدو-- (بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الوکالۃ، باب اذا باع الوکیل شیئا فاسدا فبیعہ مردود۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، فی ابواب المساقاۃ، باب بیع الطعام مثلا بمثل۔

۲۷۱۔ بیع صرف یعنی سونے کو چاندی کے ساتھ اودھار فروخت کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَقُوْلُ:

ابومنھال سیار بن سلامہ سے روایت ہے- کہتے ہیں کہ مَیں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا: ان میں سے ہرایک کہنے لگا یہ مجھ

هٰذَا خَيْرٌ مِنِّيْ وَكِلَاهُمَا يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے بہتر ہیں اور پھر دونوں نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے ساتھ اُدھار بیچنے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب بیع الورق بالذھب نسیئۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' ابواب المساقاۃ' باب النھی عن بیع الورق بالذھب دینا۔

۲۷۲۔ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی زاید لینا سود ہے جسے شرع نے حرام ٹھہرایا ہے۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَاُمِرْنَا اَنْ نَّشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ: فَسَأَلَ رَجُلٌ؟ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کو چاندی کے ساتھ اور سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے سے منع کیا مگر برابر برابر' اور ہمیں حکم دیا گیا کہ سونے کو چاندی کے ساتھ جس طرح چاہیں خرید لیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ سودا نقد بنقد ہو' تو اُنھوں نے فرمایا: مَیں نے اِسی طرح سُنا ہے۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب بیع الذھب بالورق یدا بید الی قولہ "کیف شئنا"۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' فی ابواب المساقاۃ باب النھیی عن بیع الورق بالذھب دینا۔

باب (83)

سامان گروی رکھنا

۲۷۳۔ عندالضرورت اپنی کوئی چیز گروی رکھنا جائز ہے۔ نیز کافروں کے ساتھ تجارت جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے پاس لوہے کی درع گروی رکھی:۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب فی الاستقراض' باب من اشتریٰ بالدین ولیہ عندہ ثمنہ اولیہ بحضرتہ وفی کتاب البیوع۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' فی ابواب المساقاۃ باب الرھن وجوازہ فی السفر والحضر۔

۲۷۴۔ قرض دار اگر دولت مند ہو تو قرض کی ادائیگی میں خواہ مخواہ ٹال مٹول کرنا صریحاً ظلم ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیْءٍ فَلْيَتْبَعْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے حوالے کیا جائے تو چاہیئے کہ وہ اس کے پیچھے لگ جائے۔ (بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحوالات' باب فی الحوالة و هل یرجع فی الحوالہ۔ رواہ مسلم: فی ابواب المساقاۃ باب تحریم مطل الغنی وصحة الحوالہ و استحباب قبولها اذا احیل علی ملی۔

۲۷۵ ۔دیوالیہ شدہ آدمی کے پاس اگر کوئی آدمی اپنی چیز اصل حالت میں پائے تو اسے اٹھا لینے کا حق ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- أَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ اِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا یہ کہا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں: جس نے پایا اپنا اصلی مال اس شخص کے پاس جو مفلس ہوگیا ہے یعنی دیوالیہ ہوگیا ہے۔ تو وہ دوسروں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (رواہ البخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب فی الاستقراض باب من باع مال المفلس او المعدم فقسمه بین الغرماء او اعطاہ حتی ینفق علی نفسه۔ رواہ مسلم: فی ابواب المساقاۃ باب من ادرك ما باعه عند المشتری و قد افلس فله الرجوع فیه۔

۲۷۶۔ حق شفعہ کی شرعاً جائز اور ناجائز ضرورتیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ- وَفِیْ لَفْظٍ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ كُلِّ مَالٍ لَمْ یُقْسَمْ. فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعے کا فیصلہ کیا ہر اس مال میں جو تقسیم نہیں کیا گیا اور جب حدیں واقع ہو جائیں اور راستے بدل لئے جائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: کتاب الشرکة باذا اقتسم الشرکاء الدور فلیس لهم رجوع ولا شفعه و فی کتاب الحیل و

کتاب السلم۔ رواہ مسلم: بمعناہ فی ابواب المساقاۃ "باب الشفعۃ"۔

۲۷۷۔ وقف اسلام میں جائز ہے۔ جائیداد کی اصل اپنی ملکیت میں رکھتے ہوئے اس کی پیداوار کو وقف کرنا جائز ہے مگر وقف شدہ جائیداد فروخت نہیں کی جا سکتی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: اَصَابَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْمِرُہُ فِیْھَا۔ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ ھُوَ اَنْفَسُ عِنْدِیْ مِنْہُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ بِہٖ؟ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَھَا وَتَصَدَّقْتَ بِھَا۔ قَالَ۔ فَتَصَدَّقَ بِھَا عُمَرُ، غَیْرَ اَنَّہٗ لاَ یُبَاعُ اَصْلُھَا، وَلاَ یُوْرَثُ، وَلاَ یُوْھَبُ۔ قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِھَا عُمَرُ فِی الْفُقَرَاءِ، وَفِی الْقُرْبٰی، وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَابْنِ السَّبِیْلِ، وَالضَّیْفِ۔ لاَ جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَھَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْھَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ یُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْہِ وَفِیْ لَفْظٍ غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر میں زمین حاصل کی پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ سے مشورہ لیں۔ عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے خیبر میں ایسی زمین لی ہے۔ کہ کبھی اس سے بڑھ کر عمدہ اور نفیس میں نے مال حاصل نہیں کیا۔ آپ کا میرے لئے اس کے بارے میں کیا مشورہ ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کہ اگر تو اس کا اصل اپنی ملکیت میں رکھے۔ اور اس کی پیداوار صدقے میں دے دے تو بہتر رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی پیداوار کو صدقے میں دے دیا اس شرط پر کہ اس کے اصل کو بیچا نہیں جائے گا نہ اسے وراثت میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور نہ ہی اسے ہبہ کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، رشتہ داروں، اللہ کی راہ میں لڑنے والوں، مسافروں، مہمانوں کے لئے صدقہ کر دیا۔ جو اس کی دیکھ بھال کرے گا اس کے لئے کوئی گناہ نہیں کہ دستور کے مطابق اس میں سے کھالے۔ یا کسی ایسے دوست کو کھلا دے جو اپنی ضرورت سے زیادہ لینے والا نہ ہو اور ایک روایت میں ہے نہ اپنے پاس جمع کرنے والا ہو۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ "کتاب الشروط" باب الشروط فی الوقف فی کتاب الوصایا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ "کتاب الوصیۃ" باب الوقف۔

۲۷۸۔ صدقہ میں دی ہوئی کسی چیز کا دوبارہ صدقہ دینے والے کے لئے خریدنا جائز نہیں۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ مَیں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں کسی کو دے دیا تو اس نے

عِنْدَهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ أَشْتَرِيَهُ- وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَا تَشْتَرِهْ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ- فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ وَفِيْ لَفْظٍ فَاِنَّ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گھوڑے کو ضائع کر دیا: میں نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لوں اور خیال کیا کہ وہ اُسے ستا بیچ دے گا- میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے اِرشاد فرمایا اسے مت خریدنا اپنے صدقے کو واپس نہ لینا اگرچہ وہ آپ کو ایک درہم میں دے- کیونکہ اپنی طرف سے ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس شخص کی مانند ہے جو اپنی ہی قے کو واپس لینے والا ہو- ایک روایت میں ہے جو شخص اپنے صدقے کو واپس لیتا ہے- وہ اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے تو وہ دوبارہ اپنی قے کو کھالیتا ہے- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الزکوۃ' باب ھل یشتری صدقۃ و فی کتاب الجھاد- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الھبات باب کراھۃ شراء الانسان ما تصدق بہ ممن تصدق علیہ-

۲۷۹- صدقہ میں دی گئی چیز کا واپس لینا ناپسندیدہ اور مکروہ عمل ہے-

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اپنی قے کو واپس لینے والے کی مانند ہے- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الھبۃ' باب لایحل لاحد ان یرجع فی ھبۃ و فی کتاب الحیل- رواہ مسلم: کتاب الھبات' باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ والھبۃ بعد القبض الدما وھبہ لولدہ وان سفل-

۲۸۰- تقسیم اموال کے وقت اولاد کے مابین عدل کو ملحوظ خاطر رکھنا واجب ہے-

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ اَبِيْ بِبَعْضِ مَالِهٖ- فَقَالَتْ اُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ- لَا اَرْضٰى حَتّٰى يَشْهَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ أَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى صَدَقَتِيْ- فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟ قَالَ: لَا قَالَ- اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں: کہ میرے والد نے اپنا کچھ مال مجھے بطور صدقہ دیا- میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: میں راضی نہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ گواہی نہ دیں- میرا والد رسول اللہ کی طرف گیا تاکہ انہیں میرے اس صدقے پر گواہ بنائے- رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے؟ عرض کی نہیں- آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں

اَوْلَادِكُمْ". فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ وَفِيْ لَفْظٍ قَالَ: فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا! فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔ وَفِيْ لَفْظٍ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انصاف کیا کرو۔ یہ سن کر میرا والد گھر آیا اور اس نے اپنا صدقہ واپس لے لیا۔ اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ ایک روایت میں ہے کہ میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه بنحوه، كتاب الهبة، باب الاشهاد في الهبة۔ رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الهبات، باب كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة۔

۲۸۱۔ بٹائی پر دوسرے کو زمین دینا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ عَلٰى شَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل خیبر سے کھیتی اور پھلوں کی آدھی پیداوار پر معاملہ طے کیا۔

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب المزارعة، باب المزارعة بشطر ونحوه۔ رواه مسلم: في صحيحه، في ابواب المساقاة باب المساقاة والمعاملة بجزء من التمر والزرع۔

۲۸۲۔ زمین کو زراعت کے لئے اجرت پر دینا ناجائز نہیں جبکہ اجرت متعین و معلوم ہو۔

عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا وَكُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ! وَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ! فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا وَلِمُسْلِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ! لَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُوْنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْمَاذِ يَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَاَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا! وَيَهْلِكُ هٰذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ ہمارے پاس سب انصار سے زیادہ زمین تھی، ہم زمین کو اس طرح بٹائی پر دیتے کہ اِن کھیتوں کی پیداوار ہماری ہے اور اُن کھیتوں کی پیداوار اُن کی ہے۔ بسا اوقات ایک فریق کی پیداوار ہوتی اور دوسرے فریق کی پیداوار نہ ہوتی۔ اسلئے نبی کریم ﷺ نے بایں صورت ہمیں زمین بٹائی پر دینے سے منع کر دیا۔ رہا سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر لینے کا سوال تو آپ ؐ نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا۔ مسلم شریف میں حنظلہ بن قیس سے روایت ہے۔ کہتے ہیں میں نے رافع بن خدیج سے سونے اور چاندی کے عوض زمین ٹھیکے پر لینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ نبی کریم ؐ کے عہد مبارک میں لوگ ان کھیتوں کے بدلے میں جو بڑی نہروں یا چھوٹے نالوں کے کناروں پر واقع تھے۔ کھیتی میں سے کچھ چیزیں لے کر زمین کاشت کیلئے دیتے تھے۔ کبھی کاشت کیلئے دیتے تھے۔ کبھی کاشت کار کی کھیتی تباہ ہوجاتی

كِرَاءٌ إِلَّا هٰذَا! فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْئٌ مَّعْلُوْمٌ مَّضْمُوْنٌ! فَلَا بَأْسَ بِهٖ

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشروط' باب الشروط فی المزارعۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب کراء الأرض بالذھب والورق۔

۲۸۳۔ ہمیشہ کے لئے ہبہ کردہ چیز اسی کی اور بعد میں اس کی اولاد کی ملکیت ہوگی اگر زندگی تک کی شرط ہو تو اس کی حیثیت عاریۃ دی گئی چیز کی ہوگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تعالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ! وَفِي لَفْظٍ مَنْ أُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا! لَا تُرْجَعُ إِلَى الَّذِيْ أَعْطَاهَا! لِأَنَّهٗ عَطَاءٌ وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيْثُ! وَقَالَ جَابِرٌ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِيْ أَجَازَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ۔ فَأَمَّا إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ! فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا! وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ أَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوْهَا فَإِنَّهٗ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ أُعْمِرَهَا حَيًّا وَّمَيِّتًا وَلِعَقِبِهٖ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عمر بھر کے لئے ہبہ کئے گئے مکان کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اسی کا ہے جس کے لئے وہ ہبہ کیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جس کو کوئی مکان عمر بھر کے لئے دیا گیا ہو وہ اس کا ہے اور اس کی اولاد کا۔ بے شک وہ اسی کا جس کے لئے وہ ہبہ کیا گیا وہ اس شخص کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔ جس نے وہ دیا کیونکہ یہ ایسا عطیہ ہے۔ جس میں موہوب لہ کا ورثہ جاری ہو چکا ہے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ عمر بھر کے لئے دیا گیا مکان جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی کہ ہبہ کرنے والا یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ مکان تجھے زندگی بھر کے لئے ہبہ کیا بایں صورت وہ مکان مکان کے مالک کو واپس مل سکتا ہے۔ مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ اپنے مال اپنے قبضے میں رکھو اسے ضائع نہ کرو۔ جس نے عمر بھر کے لئے مکان دے دیا وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اسی کا ہے جسے وہ دیا گیا اور اس کی اولاد کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الھبۃ و فضلھا والتحریض علیھا باب ماقیل فی العمریٰ والرقبیٰ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الھبات' باب العمریٰ۔

۲۸۴۔ پڑوسی کے ساتھ ہر ممکن تعاون ایک مستحسن اقدام ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَمْنَعَنَّ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ؟ وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم اس سے اعراض برتنے والے ہو۔ اللہ کی قسم میں تو اِسے تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑ دوں گا۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب المظالم' باب لا یمنع جارہ ان یغرز خشبة فی جدارہ بلفظہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' فی ابواب المساقاۃ' باب غرز الخشب فی جدار الجار۔

۲۸۵۔ کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ بہت بڑا اور برا جرم ہے۔ قیامت کے روز جس کی سخت سزا ہوگی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ قِيْدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت زمین پر ظلماً قبضہ کر لیا۔ اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: کتاب المظالم باب اثم من ظلم شیئاً من الارض۔ رواہ مسلم: فی ابواب المساقاۃ باب تحریم الظلم و غصب الارض۔

باب (84)

لُقْطَةِ (گری پڑی چیز)

۲۸۶۔ گم شدہ اور گری پڑی چیز کو حفاظت کے پیش نظر اٹھانا پسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُقْطَةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: اِعْرِفْ وِكَاءَ هَا اَوْعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً' فَاِنْ لَّمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرے پڑے سونے اور چاندی کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا اس کی رسی یا تھیلی کو اچھی طرح پہچان لو۔ پھر سال بھر اس کی منادی کرو۔ اگر وہ پہچانا نہ جائے یعنی اسے کوئی وصول کرنے نہ آئے تو اسے

جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ- وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ: مَالَكَ وَمَالَهَا؟ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَ هَا وَسِقَاءَ هَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ؟ فَقَالَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ' أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ- (رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ)

خرچ کرلو- لیکن یہ تیرے پاس امانت ہے- اگر زمانہ بھر میں کسی دن اس کا طالب آجائے تو تم اسے ادا کرو- پھر آپ سے سائل نے گمشدہ اُونٹ کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ نے اِرشاد فرمایا تجھے اس سے کیا واسطہ؟ اس کو رہنے دو اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہے- پانی پی سکتا ہے- اور درختوں سے پیٹ بھرسکتا ہے- اس کا مالک خود اسے تلاش کرلے گا- پھر اس نے آپ سے بکری کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا: یہ تیرے لئے ہے- یا تیرے کسی دوسرے بھائی کے لئے ہے- یا بھیڑیے کے لئے ہے-

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه' کتاب العلم' باب الغضب فی الموعظة والتعلیم اذا رای مایکره و فی المساقاة و فی باب اللقطه و کتاب الطلاق و کتاب الادب- رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب اللقطة' فی فاتحة-

باب (85)

الوصایا

۲۸۷- وصیت تحریر کرکے رکھنا بہت پسندیدہ عمل ہے آپ نے اس کی تلقین اور نصیحت فرمائی ہے-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَيْئٌ يُرِيْدُ أَنْ يُّوْصِيَ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ" زَادَ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَاللّٰهِ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَالِكَ اِلَّا وَوَصِيَّتِيْ عِنْدِيْ-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو کہ وہ دو راتیں گذارے مگر آنکہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اِرشاد فرمایا- اللہ کی قسم مجھ پہ ایک رات بھی ایسی نہیں گذری جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا مگر آنکہ میری وصیت میرے پاس ہوتی ہے-

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الوصایا، باب الوصایا وقول النبی ﷺ وصیۃ الرجل مکتوبہ عندہ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الوصیۃ فی فاتحۃ۔

۲۸۸۔ مریض کی عیادت کرنا مستحب عمل ہے نیز مریض اپنے مال کا ۱/۳ حصہ وصیت کرسکتا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّبِیْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَاتَرٰی وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا یَرِثُنِیْ اِلَّااِبْنَةٌ اَفَاَ تَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ؟ قَالَ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِیْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَاوَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِی امْرَءَ تِكَ قَالَ: فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی تَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّیُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ یَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ۔ (رَوَاهُ الجماعة)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے عیادت کرنے لگے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھے سخت بیماری لاحق ہوئی۔ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے تکلیف لاحق ہوئی جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں۔ اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کی نصف یارسول اللہ ﷺ فرمایا نہیں میں نے عرض کی ایک تہائی آپ نے ارشاد فرمایا ہاں ایک تہائی بہت ہے۔ تم اپنے ورثاء کو غنی چھوڑ جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقیر چھوڑ کر جاؤ۔ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور یاد رکھو تم جب بھی اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرو گے۔ تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔ حتیٰ کہ اس لقمے کا ثواب بھی ملے گا۔ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کوئی کام کرو گے مگر اس سے تمہارا درجہ بڑھ جائے گا۔ اور تمہیں بلند درجہ حاصل ہوگا۔ اور شاید تم باقی رہو گے یہاں تک کہ بہت سے لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں اور دوسرے بہت سے لوگ نقصان اٹھائیں گے۔ آپ نے دعا کی اے اللہ میرے صحابیوں کی ہجرت کو قائم رکھ اور انہیں ایڑیوں کے

بل واپس نہ کر۔ لیکن سعد بن خولہ قابل رحم ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس پر اس لئے ترس کھاتے تھے کہ وہ واپس آکر مکہ میں فوت ہوا تھا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجنائز' باب رثاء النبی ﷺ سعد بن خولہ و کتاب الفرائض و فی المغازی۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الوصیۃ' باب الوصیۃ بالثلث۔

۲۸۹۔ ورثاء کو مال سے محروم کرنا ناجائز ہے بس ۱/۳ حصہ کی وصیت بھی بہت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ اَنَّ النَّاسَ غَضُّوْا مِنَ الثُّلُثِ اِلَى الرُّبُعِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلثُّلُثُ والثُّلُثُ كَثِيْرٌ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا: کاش لوگ چشم پوشی سے کام لیں تیسرے حصے کی بجائے چوتھا حصہ صدقہ کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیسرا حصہ صدقہ کرسکتے ہو۔ لیکن تیسرا بھی زیادہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' فی الوصایا بابب الوصیۃ بالثلث۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الوصیۃ' باب الوصیۃ بالثلث۔

باب (86)

الفرائض

۲۹۰۔ مال وراثت اس کے حقداروں کو دینا واجب یعنی ضروری ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ" وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ"- (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ورثہ کے حصے حق داروں کو پہنچاؤ۔ اور جو کچھ بچ رہے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد کو دو اور ایک روایت میں ہے۔ کہ مال اللہ کی کتاب کے مطابق وارثوں میں تقسیم کرو۔ اور جو کچھ ورثہ سے بچ رہے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد کو دو۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الفرائض' باب میراث ابن الابن اذا لم یکن ابن۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الفرائض' باب الحقوا' الفرائض باھلھا فما بقی فلاولٰی رجل ذکر۔

۲۹۱۔ مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ' قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنْزِلُ غَدًا فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ ثُمَّ قَالَ "لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کل مکہ معظمہ میں اپنے گھر میں فروکش ہوں گے؟ آپ نے اِرشاد فرمایا کیا عقیل نے ہماری کوئی حویلی یا گھر ہمارے لئے چھوڑا ہے۔ پھر آپ نے اِرشاد فرمایا۔ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب المغازی' باب این رکز النبی ﷺ الرایۃ یوم الفتح و کتاب الفرائض و کتاب الحج۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الفرائض فی فاتحۃ۔

۲۹۲۔ ولاء کا بیچنا یا اس کا ہبہ کرنا شریعت میں جائز نہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع کیا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الفرائض' باب اثم من تبراء من موالیہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب العتق باب النہی عن بیع الولاء وھبتہ۔

۲۹۳۔ شادی شدہ لونڈی آزاد ہوجانے کی صورت میں اپنے پہلے شوہر کے نکاح میں رہنے یا نہ رہنے کی خود مجاز ہے گویا میاں بیوی کے مابین آزادی اور غلامی کفو میں شمار ہوگی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حِيْنَ عَتَقَتْ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَّإِدَامٍ مِّنْ إِدَامِ الْبَيْتِ فَقَالَ' أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ عَلَى النَّارِ فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَالِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَكَرِهْنَا اَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ. فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ کی وجہ سے تین سنتیں رائج ہوئیں اسے خاوند سے علیحدگی کا اختیار دیا گیا جب وہ آزاد ہوئی۔ اسے صدقہ میں گوشت دیا گیا رسول اللہ ﷺ میرے پاس گھر میں تشریف لائے۔ اور ہنڈیا آگ پر تھی۔ آپ نے کھانا مانگا آپ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: کیا میں نے ہنڈیا کو آگ پر نہیں دیکھا کہ اس میں گوشت پک رہا ہے۔ گھر والوں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ یہ گوشت بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہم نے یہ آپ کو کھلانا مناسب

هَدِيَّةٌ وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہیں سمجھا- آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس کے لئے صدقہ اور اس کی طرف سے ہمارے لئے تحفہ ہے- اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا- بلاشبہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے- (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه بنحوه' کتاب النکاح باب الحرۃ تحت العبد و کتاب الطلاق و فی الاطعمة- رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب العتق' باب انما الولاء لمن اعتق-

باب (87)

کتاب النکاح

کتاب النکاح

۲۹۴- جو لوگ شادی پر اٹھنے والے مصارف اور جسمانی طاقت رکھتے ہوں انہیں ضرور شادی کرنی چاہئے-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت- جو تم سے اخراجات کی طاقت رکھتا ہے- اسے چاہئے کہ وہ شادی کرلے یہ نگاہ کو نیچا کرنے والی اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والی چیز ہے اور جو طاقت نہیں رکھتا اس پر لازم ہے کہ وہ روزے رکھے یہ اس کے لئے زور شہوت کو توڑنے کا باعث بنیں گے-

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب النکاح' باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم- رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب النکاح' باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه الیه ووجد مؤنة واشتغال من عجز عن المؤن بالصوم-

۲۹۵- شادی سنت رسول ﷺ ہے- شرعی احکام فطرت انسانی کے مطابق نازل کئے گئے ہیں بلاوجہ اپنے آپ کو مشقت میں مبتلا کرنا شرعاً غیر مستحسن فعل ہے-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ: لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وقَالَ: بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: "مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا: كَذَا وَكَذَا؟! وَلٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے آپ کے خفیہ عمل یعنی نفلی عبادت کے بارے میں دریافت کیا۔ تو اِن میں سے ایک نے کہا: کہ میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا۔ ایک نے کہا کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔ اور ایک نے کہا کہ میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد اِرشاد فرمایا: "لوگوں کا کیا حال ہے؟ کہ انہوں نے یہ یہ بات کہی لیکن میں نماز پڑھتا ہوں' سوتا بھی ہوں' روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں' اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں جس نے میری سنت سے بے رغبتی اختیار کی وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری و مُسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' بمعناه كتاب النكاح' باب الترغيب في النكاح- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب النكاح' باب استحباب النكاح' لمن تاقت نفسه اليه ووجد مونه واشتغال من عجز عن المون بالصوم-

۲۹۶۔ اسلام میں رہبانیت یعنی ترک دنیا کا تصور نہیں۔ دنیوی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کی مسلمان کو شرعی حدود میں اجازت ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے بیوی سے علیحدگی کو رد کر دیا اگر آپ اسے اجازت دے دیتے تو ہم بھی قوت مردانہ کو ختم کر لیتے۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب النكاح' باب ما يكره في التبتل والخصاء- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب النكاح' باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه ووجده مونة واشتغال من عجز عن المون بالصوم-

۲۹۷۔ بیوی کی بہن یعنی سالی سے جب تک وہ نکاح میں' سے نکاح جائز نہیں نیز رضائی بھتیجی سے بھی نکاح جائز ہے۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اس

عَنْهُمَا: اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ "اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰالِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَّاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ ذَالِک لَايَحِلُّ لِي قَالَتْ فَاِنَّا نُحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنكِحَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: "بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّهَا لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حُجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ لِاَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَا سَلْمَةَ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةُ اَبِيْ لَهَبٍ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِاَبِيْ لَهَبٍ كَانَ اَبُوْلَهَبٍ اَعْتَقَهَا فَاَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَماَّ مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ فَقَالَ: لَهُ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْرًا غَيْرَ اَنِّيْ سُقِيْتُ مِنْ هٰذِهِ بِعِتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔

نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔ آپ نے اِرشاد فرمایا کیا تو اسے پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کی میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں ہوں۔ میں پسند کرتی ہوں کہ خیر و بھلائی میں میری بہن میری شریک کار ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: یہ میرے لئے جائز نہیں ہے۔ اس نے کہا ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے تعجب سے پوچھا ابوسلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں! آپ نے اِرشاد فرمایا اگر اس نے میری گود میں پرورش پائی نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھی۔ یہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے وہ اس طرح کہ مجھے اور ابوسلمہ کو ابولھب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ میرے لئے اپنی بیٹیاں اور بہنیں (شادی کے لئے) پیش نہ کیا کرو۔ عروۃ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولھب کی لونڈی تھی جسے اس نے آزاد کردیا تھا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولھب فوت ہوگیا۔ وہ اپنے کسی رشتہ دار کو خواب میں ملا۔ اس نے دریافت کیا تجھے کیا ملا؟ ابولھب نے کہا تم سے بچھڑنے کے بعد کوئی خیرو بھلائی نہ ملی سوائے اس کے کہ مجھے ثویبہ کو آزاد کرنے کے صلے میں پانی پلایا گیا۔

• رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب وامھاتکم اللاتی و کتاب النفقات۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الرضاع باب تحریم الربیبة واخت المرأة۔

۲۹۸۔ بھتیجی اور پھوپھی' بھانجی اور خالہ کو بیک وقت ایک مرد کے نکاح میں دینا ناجائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْءَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْءَةِ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کوئی شخص عورت اور اس کی پھوپھی اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرے۔۔ (بخاری و مسلم)

وَخَالَتِهَا"۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب لا تنکح المرأۃ علی عمتھا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب تحریم الجمع بین المرأۃ وعمتھا او خالتھا فی النکاح۔

۲۹۹۔ نکاح کے وقت فریقین جن شرائط پر متفق اور راضی ہو جائیں انہیں پورا کرنا چاہئے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ حق ان شرطوں کا ہے کہ تم انہیں پورا کرو جن کی بنا پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشروط' باب الشروط فی المھر عند عقدۃ النکاح۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب الوفاء بالشروط فی النکاح۔

۳۰۰۔ نکاح شغار یعنی وٹے کی شادی شرعاً ناجائز ہے کیونکہ بالعموم ایسی شادی دو خاندانوں میں باعث فساد اور خرابی کا موجب بن جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صِدَاقٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وٹے سٹے سے منع فرمایا وٹہ سٹہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے کو اس شرط پر دے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اُس کو دے اور دونوں کے درمیان مہر کا تقرر نہ ہو۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب الشغار۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب تحریم نکاح الشغار وبطلانہ۔

۳۰۱۔ نکاح متعہ قطعی طور پر حرام ہے نیز گھریلو گدھے کا گوشت حرام ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن نکاح متعہ سے منع کیا اور گھریلو گدھوں کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نکاح المتعۃ آخرا و کتاب الذبائح و کتاب المغازی۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب نکاح المتعۃ و بیان انہ ابیح ثم نسخ ثم ابیح ثم

نسخ واستقر تحریمه الی یوم القیامة۔

۳۰۲۔ بیوہ خاتون کا نکاح اس کے زبانی اقرار کے بغیر اور کنواری کا اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُنْكَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَیْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ: اَنْ تَسْكُتَ"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے امر حاصل نہ کرلیا جائے۔ اور کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت طلب نہ کرلی جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس سے اجازت کس طرح حاصل کی جائے آپ نے فرمایا اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہوتی ہے۔

رواہ البخاری: کتاب النکاح، باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الا برضاھا و کتاب الحیل۔ رواہ مسلم: فی صحیحه، کتاب النکاح باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت۔

۳۰۳۔ طلاق بتہ یعنی تین طلاقوں کے بعد عورت پہلے شوہر کے لئے کس طرح حلال ہو سکتی ہے؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَءةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ الزُّبَیْرِ وَاِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ؟ لَاحَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهُ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ" فَقَالَتْ وَاَبُوْبَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ بِالْبَابِ یَنْتَظِرُ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهُ فَنَادٰی یَااَبَابَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰی هٰذِهٖ مَاتَجْهَرُبِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا۔ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی۔ اس نے طلاق دے دی اور مجھے قطعی طلاق دی۔ میں نے اس کے بعد عبدالرحمان زبیر سے شادی کرلی۔ اس کا تو کپڑے کے پھندنے کی مانند ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا۔ کیا تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کی طرف بیوی کے طور پر لوٹ جائے ایسا نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تو اس سے لطف اندوز ہو اور وہ تجھ سے لطف اندوز ہو۔ کہتی ہیں کہ اس وقت حضرت ابوبکر آپ کے پاس تشریف فرما تھے اور خالد بن سعید دروازے پر انتظار کررہے تھے کہ اسے اجازت دی جائے اس نے حضرت ابوبکر کو آواز دی کیا آپ اسے سن نہیں رہے کہ یہ خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس کس طرح واہیات انداز میں باتیں کررہی ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشہادات' باب شہادۃ المختبی و کتاب اللباس و کتاب الادب۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب لا تحل المطلقۃ ثلاثا لمطلقھا حتی تنکح زوجا غیرہ۔

۳۰۴۔ پہلی بیوی کی موجودگی میں اگر مرد کنواری لڑکی یا شوہر دیدہ سے شادی کرے تو ان دونوں کے ساتھ کتنے کتنے دن تنہائی میں گزارے۔ پھر مساوی باری مقرر کرے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعاً ثُمَّ وَّقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلاَبَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا سنت طریقہ یہ ہے۔ جب کوئی پہلی بیوی کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے شادی کرے۔ تو لگاتار سات راتیں اس کے پاس رہے پھر باری تقسیم کرے۔ اگر بیوہ عورت سے شادی کرے۔ تو اس کے پاس تین راتیں قیام کرے۔ پھر باری تقسیم کرے ابو قلابہ کا ارشاد ہے کہ اگر میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضرت انس نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع بیان کیا ہے۔ - (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب اذا تزوج الثیب علی البکر۔ رواہ مسلم: کتاب الرضاع باب قدر ما تستحقہ البکر والثیب من اقامۃ الزوج عندھا عقب الزفاف۔

۳۰۵۔ وظیفہ زوجیت کی دعا اور اس کے فوائد۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذَالِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی ارادہ کرے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو یہ دعا کرے بسم اللہ الٰہی ہمیں شیطان سے بچائے رکھنا اور شیطان کو اس بچے سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا کرے۔ اگر اس جماع کے نتیجے میں اولاد ان دونوں کے مقدر میں ہوئی تو شیطان اس کو ہرگز کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

رواہ البخاری: کتاب الوضوء' باب التسمیۃ علی کل حال وعند الوقاع و کتاب الدعوات و کتاب التوحید و کتاب النکاح۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب' یستحب ان یقول عند الجماع۔

۳۰۶۔ کسی شخص کا خلوت میں اجنبی عورت سے ملاقات کرنا اور خاوند کے بھائی اور دیگر قریبی رشتہ

داروں کا بھائی کی بیوی سے علیحدگی میں رہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ" فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ" وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْوُ اَخُوالزَّوْجِ وَمَا اشْبَهَهُ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ مِنَ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے بچو: انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔ امام مسلم ابوطاھر ابن وھب سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے لیث سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ (الحَمْوُ) خاوند کے بھائی یا اس کے چچا اور اس جیسے قریبی رشتہ داروں کو کہتے ہیں۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب لایخلون رجل بامرأۃ الا ذو محرم والدخول علی المغیبۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب السلام باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ والدخول علیھا۔

باب (88)

حق مہر

۳۰۷۔ مرد اپنی آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرسکتا ہے۔ اس سے اجازت کی بھی ضرورت نہیں نیز آزادی کو مہر بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر دیا اور اس کی آزادی کو مہر قرار دے دیا۔

رواہ البخاری: کتاب النکاح باب من جعل عتق الامۃ صداقھا۔ رواہ مسلم: کتاب النکاح باب فضیلۃ اعتاقہ امۃ ثم یتزوجھا۔

۳۰۸۔ عورت کا خود کو کسی مرد کے نکاح میں دینے کی پیش کش کرنا جائز ہے نیز نکاح سے پہلے عورت کو ایک نظر دیکھنا جائز ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سھل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا:

جَاءَتْهُ امْرَءَةٌ فَقَالَتْ: اِنِّیْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَكَ، فَقَامَتْ طَوِیْلاً- فَقَالَ رَجُلٌ: یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِیْهَا اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ- فَقَالَ: "هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْئٍ تُصْدِقُهَا" فَقَالَ مَا عِنْدِیْ اِلاَّ اِزَارِیْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنْ اَعْطَیْتَهَا اِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلاَ اِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَیْئًا" قَالَ مَا أَجِدُ، قَالَ" الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ" فَالْتَمَسَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ مَعَكَ شَیْئٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ" قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ-

میں اپنی ذات کو آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں- وہ دیر تک کھڑی رہی- ایک شخص کہنے لگا اگر آپ کو ضرورت نہیں تو اس کی شادی مجھ سے کر دیجئے- آپ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں اس کو دے؟

اس نے کہا: میرے پاس میرے اس تہبند کے علاوہ کچھ نہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے اپنا یہ تہبند اس کو دے دیا تو تم بغیر تہبند کے بیٹھے رہ جاؤ گے- کوئی اور چیز تلاش کرو- اس نے کہا مجھے کچھ نہیں ملا- آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی کوئی انگوٹھی ہی ہو- اس نے تلاش کیا لیکن کوئی چیز نہ پائی- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تجھے قرآن مجید میں سے کچھ زبانی یاد ہے- اس نے کہا ہاں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اس خاتون کی تیرے ساتھ شادی کردی اس کے عوض جو تیرے پاس قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے-

رواه البخاری: فی صحیحه، فی الوکالة، باب وکالة المرأة الامام فی النکاح و فی فضائل القرآن و کتاب النکاح و فی اللباس- رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه، کتاب النکاح الصداق و جواز کونه تعلیم قرآن و خاتم حدید...الخ

۳۰۹- مردوں کے لئے رنگ دار خوشبو ناپسندیدہ و مکروہ ہے نیز ہر مرد کی مالی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کرنا اور ولیمہ کرنا مسنون ہے-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَیْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَهْیَمْ"؟ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَءَةً فَقَالَ مَا أَصْدَقْتَهَا" قَالَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف پر زعفران کا نشان دیکھا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھئی یہ کیا ہے؟ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک خاتون سے شادی کی ہے- آپ نے فرمایا: اُسے مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی کھجور کی گٹھلی کے مطابق سونا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ آپ کو برکت دے ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی ہو-

رواہ البخاری: کتاب الدعوات باب الدعا للمتزوج و کتاب النکاح و فی البیوع و فی مناقب الانصار۔ رواہ مسلم: کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وخاتم حدید...... الخ۔

باب (89)

کتاب الطلاق

کتاب الطلاق

۳۱۰۔ حالت ایام ماہواری میں عورت کو طلاق دینا غیر شرعی فعل ہے مگر طلاق واقع ہو جائے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَءَ تَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَالِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ" وَفِيْ لَفْظٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً مُّسْتَقْبِلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِيْ طَلَّقَهَا فِيْهَا وَفِيْ لَفْظٍ فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا" وَرَاجَعَهَا عَبْدُاللّٰهِ كَمَا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے۔ پھر فرمایا: "اسکے لئے ضروری ہے کہ اس خاتون سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے۔ اور پاک ہو۔ اگر ضرور اس نے اسے طلاق دینی ہے تو اسے چھونے سے پہلے اسے طلاق دے۔ یہ طریق کار ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ جس حیض میں اس نے طلاق دی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مستقبل میں حیض گذارے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کی یہ طلاق شمار ہو گئی۔ حضرت عبداللہ نے اس سے رجوع کرلیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ الطلاق و کتاب الاحکام۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الطلاق، باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاھا وانہ لو خالف وقع الطلاق ویومر برجعتھا۔

۳۱۱۔ طلاق بتہ کی صورت شوہر پر نان ونفقہ کی ذمہ داری نہیں البتہ حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل تک نان و نفقہ فراہم کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ : طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْئٍ فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ "لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ" وَفِيْ لَفْظٍ "وَلاَ سُكْنٰى" فَاَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ "تِلْكَ اِمْرَءَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِي اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ"

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے اسے قطعی طلاق دے دی۔ جبکہ وہ گھر سے غیر حاضر تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے اُسے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس کی طرف اپنا وکیل کچھ جو دے کر بھیجا اس سے۔وہ ناراض ہوئی' تو اُس نے کہا بخدا تیرے لیے کوئی چیز دینا ہم پر واجب نہیں۔ وہ خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ سے اس صورت حال کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تجھے خرچ دینا اس پر لازم نہیں۔ ایک روایت میں ہے اور نہ ہی رہائش مہیا کرنا اس کے ذمے ہے۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر عدت گذارے پھر فرمایا اس عالمہ فاضلہ خاتون کے گھر میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مسائل سیکھنے) کے لئے آتے ہیں۔ تو عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں عدت گذار لے۔ وہ نابینا آدمی ہے۔' اس کے ہاں تیرے سر کا دوپٹہ سرک بھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ جب تو عدت پوری کرے تو مجھے اطلاع دینا۔

قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ۔

جب وہ عدت گذار چکی تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھے شادی کا پیغام دیا ہے۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ' وَاَمَّامُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ" فَكَرِهْتُهُ"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ رہا ابو جہم وہ تو کبھی اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے اتارتا ہی نہیں۔ یعنی وہ بڑا غصیل ہے۔ رہا معاویہ وہ تہی دست ہے اس کے پاس مال نہیں تو اُسامہ بن زید سے نکاح کرلے۔

ثُمَّ قَالَ "اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهٖ۔

وہ کہتی ہے کہ میں نے اُس سے نکاح کرنا ناپسند کیا۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا تو اُسامہ بن زید سے نکاح کرلے تو میں نے اس سے شادی کرلی اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر و برکت عطا کی یہ شادی میرے لئے قابل رشک ثابت ہوئی۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الطلاق باب المطلقہ ثلاثا لا نفقة لها۔

باب (90)

عِدَّت

۳۱۲۔ جس خاتون کا شوہر وفات پا جائے اسے عدت مقررہ گزارنا واجب ہے عام عدت چار مہینے دس دن اور حاملہ کی وضع حمل۔

عَنْ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بنِ خَوْلَةَ وَ هُوَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَلْبَثْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ۔ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ فَقَالَ لَهَا : مَالِيْ اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ؟ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَ عَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذَالِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذَالِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزْوِيجِ اِنْ بَدَالِيْ۔ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا اَرَى بَاْسًا اَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ وَاِنْ كَانَتْ فِيْ دَمِهَا غَيرَ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ۔

سبیعہ اسلمیہ سے روایت ہے کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی' وہ بنو عامر بن لوی میں سے تھا۔ اور وہ ان میں سے تھا جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے وہ حجتہ الوداع کے موقع پر فوت ہوا جبکہ وہ حاملہ تھی۔ خاوند کی وفات کے تھوڑی ہی دیر بعد اس نے بچے کو جنم دیا۔ جب وہ نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے زیب و زینت اختیار کی شادی کی خواہش رکھنے والوں کے لئے اس کے پاس قبیلہ بنو عبدالدار کا ایک شخص ابو سنابل بن بعکک آیا۔ اُس نے کہا میں تجھے آراستہ دیکھ رہا ہوں۔ شاید تم کسی سے نکاح کرنا چاہتی ہو۔ بخدا تو اس وقت تک شادی نہیں کر سکتی جب تک چار ماہ دس دن نہ گذر جائیں۔ سبیعہ کہتی ہیں۔ جب اس نے میرے ساتھ یہ بات کی تو میں نے اپنے کپڑے بدلے اور شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ سے اس بارے میں سوال کیا۔ آپ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں نے جب بچے کو جنم دیا اسی وقت حلال ہو چکی۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اگر میں چاہوں تو شادی کر سکتی ہوں۔ ابن شہاب کہتے ہیں اگر عورت وضع حمل کے بعد نفاس کے دنوں میں بھی شادی کر لے تو میرے نزدیک کوئی حرج نہیں لیکن پاک ہونے

سے پہلے خاوند اس کے ساتھ ہم بستری نہ کرے۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب المغازی' الباب الثانی من ابواب فضل من شھد بدر۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الطلاق' باب انقضاء عدۃ المتوفی عنھا زوجھا وغیرھا بوضع الحمل۔

۳۱۳۔ عام حالت میں میت پر سوگ تین دن۔ البتہ جس عورت کا شوہر وفات پاجائے اس کے لئے سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِذِرَاعَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَايَحِلُّ لِاَمْرَءَ ةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

حضرت زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ ام حبیبہ کا کوئی عزیز فوت ہوگیا اس نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں بازوؤں پر مل لی اور یہ بات کہی: کہ میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ کسی عورت کے لئے جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے ہاں خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منانا اس کے لئے ضروری ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الجنائز' باب حد المرأۃ علی غیر زوجھا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الطلاق باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ و تحریمہ فی غیر ذالك الا ثلاثۃ ایام۔

۳۱۴۔ شریعت اسلامی میں میت پر تین روز سے زیادہ سوگ منانے کی اجازت نہیں۔ نیز ایام سوگ میں عورت زیب و زینت یعنی میک اپ سے قطعی اجتناب کرے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحِدُّ اِمْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ أَظْفَارٍ۔

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے مگر خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ وہ رنگ دار کپڑا نہ پہنے مگر دھاری دار کپڑا پہننے کی اجازت ہے۔ سرمہ نہ لگائے' نہ خوشبو استعمال کرے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی اور چیز۔ مگر جب وہ پاک ہو جائے تو قسط اور اظفار نامی خوشبو تھوڑی سی مقدار میں استعمال

کرسکتی ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحیض باب الطیب للمرأۃ عند غسلھا من المحیض و کتاب الطلاق۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الطلاق باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ و تحریمہ فی غیر ذلك الا ثلاثة ایام۔

۳۱۵۔ فوت شدہ خاوند والی عورت چار ماہ دس دن اس طرح گزارے کہ وہ زیب و زینت کی کوئی چیز استعمال نہ کرے۔ سرمہ تک آنکھوں میں نہ لگائے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَتَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا" مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَالِكَ يَقُوْلُ "لَا" ثُمَّ قَالَ: "اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" وَّقَدْ كَانَتْ اِحْدَا كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ" فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْءَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَّلَبِسَتْ شَرَّثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا حَتّٰی تَمُرَّ عَلَيْهَا سَنَةٌ' ثُمَّ تُؤْتٰی بِدَابَّةٍ۔ حِمَارٍ أَوْ طَيْرٍ اَوْ شَاةٍ۔ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ' ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰی بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ أَوْ غَيْرِهٖ۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا ہے۔ اس کی آنکھ کو درد کی شکایت ہے۔ کیا ہم اس کو سرمہ لگا دیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اس نے دو یا تین دفعہ پوچھا آپ نے ہر دفعہ فرمایا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا یہ عدت چار ماہ دس دن ہے۔ زمانہ جاہلیت میں تم میں سے اس طرح کی کوئی ایک عورت سال کے بعد مینگنی پھینکتی تھی۔ حضرت زینب فرماتی ہیں کہ جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا تو وہ ایک جھونپڑی میں داخل ہو جاتی۔ اور گھٹیا قسم کے کپڑے پہنتی۔ نہ وہ خوشبو لگاتی اور نہ ہی زیب و زینت کی کوئی چیز یہاں تک کہ اسی حالت میں سال گذر جاتا کہ پھر ایک چوپایہ لایا جاتا۔ گدھا' پرندہ یا بکری وغیرہ' وہ اس چوپائے کے ساتھ اپنا بدن رگڑتی۔ جس سے وہ اپنا بدن رگڑتی وہ کم ہی زندہ رہتا پھر وہ جھونپڑی سے نکلتی اسے ایک مینگنی دی جاتی تو وہ اسے پھینکتی اس کے بعد وہ اپنی منشاء کے مطابق خوشبو وغیرہ استعمال کرتی۔

(بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الطلاق باب تحد المتوفی عنھا زوجھا اربعة اشھر وعشرا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' بمعناہ کتاب الطلاق' باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ و تحریمہ فی غیر ذالك الاثلاثة ایام۔

باب (91)

لِعَانْ

۳۱۶۔ لعان کا صحیح طریقہ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ لَوْوَجَدَ اَحَدُنَا اِمْرَاَتَهٗ عَلٰی فَاحِشَةٍ کَیْفَ یَصْنَعُ؟ اِنْ تَکَلَّمَ تَکَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِیْمٍ وَاِنْ سَکَتَ سَکَتَ عَلٰی مِثْلِ ذَالِكَ۔ قَالَ: فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذَالِكَ اَتَاهُ فَقَالَ : اِنَّ الَّذِیْ سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِیْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰٓؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ فِیْ سُوْرَةِ "النُّوْرِ" "وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ" فَتَلَاهُنَّ عَلَیْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَکَّرَهٗ وَأَخْبَرَهٗ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فلاں بن فلاں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی اپنی بیوی کو بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھ لے تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ بات کرے تو ایک بڑے معاملے کے بارے میں بات کرے گا۔ اور اگر وہ خاموش رہے تو پھر بھی یہ بات اس جیسی بڑی ہی ہوگی۔ راوی نے کہا تو نبی کریم ﷺ خاموش رہے آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ پھر آپ کے پاس آیا: تو اس نے کہا: جو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا اس معاملے میں میں خود آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں! تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں یہ آیات نازل کیں۔ "وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ" وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر یہ آیات اسے پڑھ کر سنائیں اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کی نسبت زیادہ آسان ہے۔

فَقَالَ : لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا مَا کَذَبْتُ عَلَیْهَا ثُمَّ دَعَاهَا وَوَعَظَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَکَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ وَالْخَامِسَةَ : أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ۔ ثُمَّ ثَنّٰی بِالْمَرْءَةِ

اُس نے کہا: نہیں! نہیں مجھے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ وہ سرا سر جھوٹا ہے۔ آپ نے آدمی سے آغاز کیا تو اُس نے چار مرتبہ اللہ کو گواہ بنا کر کہا کہ وہ سچوں میں سے ہے۔ اور پانچویں مرتبہ کہا: کہ اُس پر اللہ کی لعنت و پھٹکار ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔ پھر دوسرے نمبر پر عورت سے کہا: تو اس نے چار مرتبہ اللہ کو گواہ بنا کر کہا۔ کہ وہ شخص جھوٹوں میں سے ہے۔ اور

فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهٰدَاتٍ بِاللّٰهِ' اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ' وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔ ثُمَّ قَالَ: (اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثًا۔ وَفِيْ لَفْظٍ: "لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا" قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: مَالِيْ؟ قَالَ: "لَا مَالَ لَكَ" اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا' وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

پانچویں مرتبہ کہا: کہ اُس پر اللہ کی لعنت و پھٹکار ہو اگر وہ سچوں میں سے ہے۔ پھر آپ نے دونوں کے درمیان علیحدگی کردی۔
پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنا چاہتا ہے؟ آپ نے یہ تین دفعہ ارشاد فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ تیرا اس خاتون پر کوئی حق نہیں رہا۔ اُس نے کہا : یارسول اللہ ﷺ میرا مال؟ آپ نے فرمایا: تیرا کوئی مال نہیں اگر تو سچا ہے تو وہ اس صحبت کا بدلہ ہے جو تو اس سے کرتا رہا ہے۔ اگر تو نے جھوٹ بولا تو اس مال کا ملنا اور بھی زیادہ دشوار ہے۔ (بحوالہ بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الطلاق باب قول الامام للمتلاعنین ان احدکما کاذب فھل منکما تائب۔
رواہ مسلم : فی صحیحہ' کتاب اللعان فی فاتحۃ۔

۳۱۷۔ لعان کا حکم اس صورت میں نافذ ہوگا جب شوہر بیوی پر زنا کا صریح الزام لگائے اور بیوی اس کی صحت کا انکار کرے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا رَمٰى امْرَءَ تَهٗ وَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ قَضٰى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْاَةِ' وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا اور اس کے بیٹے سے بھی انکار کردیا (کہ یہ میرا نہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو حکم دیا تو ان دونوں نے لعان کیا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر آپ نے بیٹے کا فیصلہ عورت کے حق میں کیا اور دونوں لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کردی۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ النور۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' بمعناہ کتاب اللعان فی فاتحۃ۔

۳۱۸۔ اشارۃ و کنایۃ سے تہمت عائد نہیں ہوتی۔ کچھ مسائل ایسے بھی ہوسکتے ہیں جنہیں قیاس سے حل کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَءَ تِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ لَّكَ اِبِلٌ" قَالَ : نَعَمْ:
قَالَ "فَمَا اَلْوَانُهَا" قَالَ : حُمْرٌ۔ قَالَ: "فَهَلْ يَكُوْنُ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ" قَالَ: اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا۔ قَالَ "فَاَنّٰی اَتَاهَا ذَالِكَ" قَالَ عَسٰی اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ: قَالَ "وَهٰذَا عَسٰی أَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ"۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اُس نے کہا: میری بیوی نے کالے رنگ کے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے پاس اُونٹ نہیں؟ اس نے کہا: ہاں: ہیں! آپ نے کہا اُن کے رنگ کیا ہیں اُس نے کہا سرخ! آپ نے فرمایا: کیا ان میں خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ اُس نے کہا جی ہاں خاکی رنگ کے بھی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کہاں سے آگئے؟ اُس نے کہا: ہو سکتا ہے کہ کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ آپ نے فرمایا: یہاں بھی ہو سکتا ہے کہ کسی رگ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو۔

رواہ البخاری؛ فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الطلاق باب اذا عرض بنفی الولد و کتاب الحدود۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب اللعان فی فاتحۃ۔

۳۱۹۔ بچہ اس کا تسلیم کیا جائے گا جس کے بستر پر اس نے جنم لیا ہوگا۔ زانی کے لئے کنکر پتھر یعنی سنگساری۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِیْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ أَخِیْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَیَّ أَنَّهٗ ابْنُهٗ اُنْظُرْ اِلٰی شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ : هُوَلَكَ يا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک بچے کے بارے میں آپس میں جھگڑے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس کی شکل دیکھئے؟ عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ یہ میرا بھائی ہے۔ یہ میرے باپ کے بستر پر اس کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ شکل و شباہت واضح طور پر عتبہ سے ملتی ہے۔ آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ بچہ تیرا ہے۔ لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر ہو زانی کے لئے پتھر ہیں۔ اے سودہ اس سے پردہ کرنا تو اُس نے سودہ کو کبھی نہیں دیکھا۔ (رواہ البخاری)

رواہ البخاری؛ فی صحیحہ' کتاب الفرائض باب من ادعی اخا او ابن اخ و کتاب البیوع۔ رواہ مسلم: فی

صحیحہ' کتاب الرضاع باب الولد للفراش و توقی الشبہات۔

۳۲۰۔ قیافہ شناس تجربہ کار ہو تو اس کا بیان معتبر تصور کیا جائے گا نیز خوش کن خبر پر اظہار مسرت میں کوئی مضائقہ نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ: اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ" وَ فِيْ لَفْظٍ كَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش باش تشریف لائے۔ آپ کے چہرے کے تیور چمک رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ ابھی ابھی مجزز نے زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید کو دیکھا اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ مجزز ایک قیافہ شناس کھوجی تھا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' الفرائض' باب القائف و فی فضائل الصحابہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الرضاع باب العمل بالحاق القائف الولد۔

۳۲۱۔ ظاہری تدبیر واسباب تقدیر الٰہی کو نہ بدل سکتے ہیں نہ ٹال سکتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "وَلِمَ يَفْعَلُ اَحَدُكُمْ ذَالِكَ"؟ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَالِكَ اَحَدُكُمْ"
فَاِنَّهٗ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَّخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عزل کا تذکرہ کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "بھلا تم میں سے کوئی یہ کام کیوں کرتا ہے"
آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی یہ کام نہ کرے۔ کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں کہ جس نے پیدا ہونا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرکے رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب التوحید' باب قول اللہ ھواللّٰہ الخالق البارئ المصور۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب حکم العزل۔

۳۲۲۔ عہد رسالت میں لوگ عزل کرتے تھے صریح طور پر ممانعت نہ ہونے کی وجہ سے بعض حالات میں جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ لَوْكَانَ شَيْئًا يُّنْهٰى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْاٰنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن حکیم اتر رہا تھا۔ اگر یہ کام منع ہوتا تو قرآن ہمیں

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ضرور اس سے روکتا۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب العزل۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب حکم العزل۔

۳۲۳۔ دیدہ دانستہ کسی دوسرے خاندان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا ارتکاب کفر موجب ہے نیز کسی کو کافر' فاسق اور اللہ کا دشمن نہیں کہا جاسکتا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ' وَمَنْ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ' اَوْ قَالَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَلِلْبُخَارِيِّ' نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے جان بوجھ کر اپنی نسبت باپ کی بجائے کسی دوسرے کی طرف کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ جو کوئی کسی ایسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ کرے جو اُس کی نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ جس نے کسی کو کہا: اے اللہ کے دشمن اور وہ ایسا نہ ہوا تو یہ بات کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ' فی الادب باب ماینھی من السباب واللعن کتاب المناقب۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ وَھُوَ یعلم۔

باب (92)

کتاب الحج

رِضَاعْ

۳۲۴۔ دودھ شریک رشتہ اسی طرح حرام ہیں جس طرح نسبی رشتے حرام ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِنْتِ حَمْزَةَ "لَا تَحِلُّ لِیْ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ' وَهِیَ ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی بیٹی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: کتاب الشهادات باب الشهادات علی الانساب والرضاع المستفیض والموت القدیم۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الرضاع' باب تحریم ابنة الاخ فی الرضاعة۔

۳۲۵۔ رضاعت یعنی دودھ پینے سے وہ رشتے حرام قرار پاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّضَاعُ يُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا۔ جو رشتے پیدائش سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت یعنی دودھ پینے سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحه بنحوه' کتاب النکاح' باب وامهاتکم اللاتی ارضعنکم و کتاب الجهاد۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الرضاع' باب یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة۔

۳۲۶۔ رضاعت کی وجہ سے دودھ پلانے والی عورت کے جملہ رشتہ دار دودھ پینے والے کے رضاعی رشتہ دار بن جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ عورت کو غیر محرم سے لازماً پردہ کرنا چاہیے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اٰذَنُ لَهٗ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَءَتُهٗ۔

اور اُس سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی بعد اس کے کہ پردے کا حکم نازل کر دیا گیا تھا۔ میں نے کہا: بخدا میں تو اِسے اجازت نہیں دوں گی تاوقتیکہ میں خود نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں۔ ابو القعیس کے بھائی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا مجھے دودھ تو ابوالقعیس کی بیوی نے پلایا ہے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا مجھے تو اس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔

فَقَالَ "اِئْذَنِيْ لَهٗ" فَإِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ۔

آپ نے اِرشاد فرمایا: اِسے اجازت دے دیجئے یہ تیرا چچا ہے "تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔"

قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَالِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ۔ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَ۔

حضرت عروۃ کہتے ہیں کہ اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ دودھ پینے سے وہ رشتے حرام قرار دے دو جو پیدائش کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔ (بحوالہ بخاری)

فِيْ لَفْظٍ "اِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهٗ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّيْ وَاَنَا عَمُّكِ؟ فَقُلْتُ كَيْفَ ذَالِكَ؟ قَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَءَةُ أَخِيْ بِلَبَنِ أَخِيْ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اَفْلَحُ ائْذَنِيْ لَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ اَيْ افْتَقَرَتِ وَالْعَرَبُ تَدْعُوْا عَلَى الرَّجُلِ وَلَا تُرِيْدُ وُقُوْعَ الْاَمْرِبِهٖ۔

ایک روایت میں ہے کہ افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے اُسے اجازت نہ دی۔ تو اُس نے کہا کیا تو مجھ سے پردہ کرتی ہے۔ میں تیرا چچا ہوں؟ میں نے کہا وہ کیسے؟ اُس نے کہا: میرے بھائی کی بیوی نے میرے بھائی کے باعث تجھے دودھ پلایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا افلح نے سچ کہا ہے اسے اجازت دے دیجئے۔ تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو "تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ" سے مراد یہ ہے کہ تو تہی دامن ہو جائے۔ یہ جملہ عربوں کے ہاں عام طور پر کسی کے خلاف بددعا کے تناظر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے ان کا ارادہ بددعا کا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس جملے میں پیار کی آمیزش دیکھائی دیتی ہے جیسے ہمارے ہاں عورتیں بسا اوقات بیٹے کو کہتی ہے کہ "وے تیرا کچھ نہ رہے"

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الادب، باب قول النبی ﷺ تربت یمینك وعقری حلقی و کتاب التفسیر و کتاب الشهادات۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعۃ من ماء الفحل۔

۳۲۷۔ رضاعت کب ثابت ہوتی ہے نیز غیرت کا اظہار علامت مردانگی ہے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدِيْ رَجُلٌ" فَقَالَ يَا عَائِشَةُ، مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ أَخِيْ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَ: يَاعَائِشَةُ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ، فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک شخص تھا، آپ نے ارشاد فرمایا عائشہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: عائشہ دیکھ لیا کرو کہ تیرے بھائی کون ہیں؟ بے شک رضاعت بھوک سے ثابت ہوتی ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الشهادات باب الشهادة علی الانساب والرضاع المستفیض والموت القدیم و کتاب النکاح۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الرضاع باب انما الرضاعۃ من المجاعۃ۔

۳۲۸۔ میاں بیوی کے درمیان رضاعت ثابت ہو تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ نیز رضاعت کا حکم محض

ایک خاتون کی شہادت پر ثابت ہو جاتا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِيْ إِهَابٍ فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ- قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ "وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا"- (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ابو اہاب کی بیٹی ام یحییٰ سے شادی کی ایک کالے رنگ کی لونڈی اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا تو آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا کہتے ہیں کہ میں نے اُس طرف سے ہو کر اس بات کا دوبارہ ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے بیوی کی حیثیت سے کس طرح رکھ سکتے ہو جبکہ اُس نے اس خیال کا اظہار کر دیا ہے کہ میں نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشہادات' باب شہادۃ الاماء والعبید و کتاب النکاح و کتاب البیوع و فی العلم۔

۳۲۹۔ کسی چھوٹے بچے' بچی کو کفالت کے لئے گود لینا جائز اور مستحسن فعل ہے نیز شریعت نے خالہ کو ماں کے قائم مقام قرار دیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ مِنْ مَّكَّةَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَاعَمُّ يَاعَمُّ!- فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ فَاحْتَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَّجَعْفَرٌ وَّزَيْدٌ- فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا اَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّيْ- وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ- وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ أَخِيْ- فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ "اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ" وَقَالَ لِعَلِيٍّ "أَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَامِنْكَ-" وَقَالَ لِجَعْفَرٍ "أَشْبَهْتَ خَلْقِيْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ان کے پیچھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی چچا جان پکارتی ہوئی بولی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے لیا اُس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا یہ لیجئے اپنے چچا کی بیٹی اور اسے سنبھالئے انہوں نے اسے اپنے ساتھ سوار کرلیا۔ اس بچی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی پرورش کا میں زیادہ حق رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا فیصلہ خالہ کے حق میں

وَخُلُقِيْ" وَقَالَ لِزَيْدٍ "اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا"۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کیا۔
فرمایا: خالہ ماں کے حکم میں ہے۔ حضرت علی کو فرمایا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت جعفر کو فرمایا: تم شکل و صورت اور عادات و اطوار کے اعتبار سے مجھ سے ملتے جلتے ہو۔ اور حضرت زید سے کہا۔ "تم ہمارے بھائی اور دوست ہو۔" -(بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء و کتاب الصلح

باب (93)

کتاب القصاص

کتاب القصاص

۳۳۰۔ مسلمان کا قتل حرام' جو شخص توحید رسالت کا اقرار کرے اس کا خون' مال اور عزت محفوظ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ۔

۱۔ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ۔
۲۔ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ
۳۔ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی ایسے مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر۔

(۱)۔ وہ شادی شدہ زانی ہو۔
(۲)۔ جان کو جان کے بدلے (یعنی اُس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو)
(۳)۔ اپنے دین کا تارک ہو اور جماعۃ المسلمین سے الگ ہو جانے والا ہو۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الدیات باب قول اللہ تعالٰی ان النفس بالنفس والعین بالعین الایہ۔
رواہ مسلم: کتاب القسامۃ۔ باب مایباح بہ دم المسلم

۳۳۱۔ انسان کے خون کی قدر و قیمت۔ قیامت کے روز حساب کتاب کا ثبوت۔ قتل کے مقدمات کی اہمیت۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے درمیان قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ خونوں کے بارے میں کیا جائے گا۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الديات في فاتحته و كتاب الرقاق- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب القسامة باب المجازاة بالدماء في الاخرة وانها اول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة-

۳۳۲۔ مجلس میں پہلے گفتگو کا زیادہ مستحق بڑی عمر والا ہوتا ہے۔ قسامہ کا طریق کار۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلاً فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَ حُوَيِّصَةُ اَبْنَاءُ مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمَانِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ "اَتَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْصَاحِبِكُمْ؟ قَالُوْا وَ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر گئے اور ان دنوں صلح کا زمانہ تھا محنت مزدوری' کی خاطر دونوں الگ الگ ہو گئے۔ محیصہ عبداللہ بن سہل کے پاس آئے کیا دیکھا! کہ وہ اپنے خون میں لت پت مقتول پڑا ہے۔ اِس نے اُسے دفن کیا پھر وہ مدینے چلا آیا۔ عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے بیٹے محیصہ حویصہ نبی کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ عبدالرحمان بات کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو۔ وہ قوم میں نو عمر تھا (یعنی اپنے ساتھیوں سے چھوٹا تھا) وہ خاموش ہو گیا۔ تو پھر دونوں بھائیوں نے بات کی (اور صورت حال سے آگاہ کیا) آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم قسم کھاؤ گے اور اس طرح اپنے ساتھی کے خون بہا کے طلبگار ہو گے؟

انہوں نے کہا ہم قسم کیسے کھائیں جبکہ ہم نہ موقع پر حاضر تھے اور نہ ہی ہم نے دیکھا ہے۔

قَالَ "فَتُبْرِءُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا"

آپ نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔

قَالُوْا وَكَيْفَ نَاْخُذُ بِأَيْمَانِ قَوْمٍ كُفَّارٍ

انہوں نے کہا ہم کافروں کی قسم کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں۔

فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ.

تو نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔ حماد بن زید کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے پچاس آدمی کسی شخص کا نام لے کر قسم کھائیں تو وہ ہتھکڑی کے ساتھ تمہارے حوالے کر دیا جائے گا۔

قَالُوْا أَمْرٌلَّمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟

انہوں نے کہا یہ ایک ایسا معاملہ کہ ہم وہاں موقع پر موجود نہ تھے ہم کیسے قسم کھالیں؟

قَالَ "فَتُبْرِءُ كُمْ يَهُوْدُ بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟"

آپ نے فرمایا پھر ان کے پچاس قسم اٹھائیں تو وہ بری ہو جائیں گے۔

قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ؟

انہوں نے کہا' یارسول اللہ ﷺ وہ کافر قوم ہے۔

وَفِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّبْطِلَ دَمَهٗ فَوَادَهٗ بِمِائَةٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ.

سعد بن عبید کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند سمجھا کہ اس کا خون رائیگاں جائے۔ اس لئے صدقے کے اونٹوں سے سو اونٹ دے کر اس کی دیت ادا کر دی۔ (بخاری)

رواہ البخاری: کتاب الجزیہ باب الموادعه والمصالحة مع المشرکین۔ رواہ مسلم: کتاب القسامة باب القسامة۔

۳۳۳۔ قصاص میں مرد کو عورت کے بدلہ قتل کیا جائے گا۔ قاتل کو مقتول کی طرح ہی قتل کیا جائے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جَارِيَةً وُّجِدَ رَأْسُهَا مَرْضُوْضًا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ مَنْ فَعَلَ هٰذَابِكِ؟ فُلَانٌ فُلَانٌ" حَتّٰى ذُكِرَ يَهُودِيٌّ فَأَوْمَأَتْ بَرَأْسِهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ تیرے ساتھ کس نے کیا فلاں نے' فلاں نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا یہودی کو پکڑ لیا گیا' تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ دو پتھروں کے درمیان اس کا سر رکھ کر کچل دیا جائے۔

فَأُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ' فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

مسلم اور نسائی نے حضرت انس کے حوالے سے روایت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَضَّ رَأْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَلِمُسْلِمٍ وَّالنَّسائِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ فَأَقَادَهٗ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نقل کی ہے۔ کہ ایک یہودی نے زیورات کے لالچ میں ایک لڑکی کو قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی کو قصاص میں قتل کر دیا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' بنحوہ' کتاب الدیات باب اذا قتل بحجر او عصا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' بنحوہ کتاب القسامۃ' باب ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغیرہ من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمراۃ۔

۳۳۴۔ تعظیم مکہ کے پیش نظر وہاں سے نہ درخت کاٹا جائے نہ گری پڑی کوئی چیز اٹھائی جائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلاً مِّنْ بَنِیْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِیْ وَلاَ تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لاَّ يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلاَ يُخْتَلٰى خَلاَهَا وَلاَ يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلاَ تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلاَّ لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّقْتُلَ وَاِمَّا اَنْ يُّفْدِیْ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں فتح نصیب فرمائی۔ تو ھذیل قبیلے نے زمانہ جاہلیت میں اپنے کسی مقتول کے بدلے میں بنولیث کا ایک شخص قتل کر دیا۔ تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اللہ عزیز و جلیل نے مکے سے ہاتھی کو روکا اور اس پر اپنے رسول اور مومنوں کو مسلط کر دیا۔ وہ نہ مجھ سے پہلے کسی پر حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہو گا۔

فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شَاهٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُبُوْا لِیْ۔

میرے لئے دن کے کچھ حصے میں حلال ہوا پھر اسی گھڑی حرام ہو گیا۔ اس کا درخت نہ کاٹا جائے۔ نہ اس کا گھاس کھودا جائے۔ نہ اس کی خار دار جھاڑیاں کاٹی جائیں۔ نہ وہاں کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے۔ مگر اس کی منادی کرنے والا اسے اٹھا سکتا ہے۔

فَقَالَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ"

اور جس کا کوئی شخص قتل کردیا جائے اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔ قاتل کو یا قتل کیا جائے گا یا اس سے خون بہا لے لیا جائے گا۔

ثُمَّ قَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِلاَّ الْاِذْخِرَ، فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا۔

یمن کے باشندوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ میرے لئے لکھ دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو شاہ کے لئے لکھ دیجئے۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ "اِلاَّ الْاِذْخِرَ" - (رواہ البخاری)

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا یارسول اللہ ﷺ خس کی اجازت دے دیں اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خس کی اجازت ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب العلم باب کتابۃ العلم و کتاب اللقطۃ و کتاب الدیات۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب تحریم مکۃ وصیدھا وخلاھا وشجرھا ولقطتھا الالمنشد علی الدوام۔

۳۳۵۔ جرم کو چھپاتے کی غرض سے عورت کا اپنا حمل گرانے کی صورت میں غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہوگی۔ اہل علم دانش سے مشورہ لینا پسندیدہ فعل ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِیْ اِمْلَاصِ الْمَرْءَ ۃِ فَقَالَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شَھِدْتُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْہِ بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ فَقَالَ لَتَاْتِیَنَّ بِمَنْ یَّشْھَدُ مَعَکَ فَشَھِدَ مَعَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عورت کے پیٹ میں مردہ بچے کے بارے میں مشورہ کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ ﷺ نے اس بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ صادر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک اور شخص لاؤ جو تمہارے ساتھ گواہی دے تو محمد بن مسلمہ نے اس کے ساتھ گواہی دی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الدیات باب جنین المرأۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب القسامۃ باب دیۃ الجنین

۳۳۶۔ قتل شبہ ــــــ میں قصاص نہیں دیت ادا کرنا ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِقْتَتَلَتْ اِمْرَاَتَانِ مِنْ ھُذَیْلٍ، فَرَمَتْ اِحْدَاھُمَا الْاُخْرٰی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ھذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں ایک نے دوسری کو پتھر مارا تو اسے اور

بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْءَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا' وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ- فَقَامَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لاَّ شَرِبَ وَلاَ اَكَلَ وَلاَ نَطَقَ وَلاَ اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذَالِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا هُوَ مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ" مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِيْ سَجَعَ- (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ھذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں ایک نے دوسری کو پتھر مارا تو اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا- وہ جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے- اور مقتولہ عورت کی دیت کا فیصلہ قاتلہ کے عصبہ پر کیا- جب وہ مری تو اس کا وارث اس کی اولاد اور ان کے ساتھ دیگر مستحقین کو بنایا- حمل بن نابغہ ھذلی کھڑا ہوا اُس نے کہا یارسول اللہ میں ایسے بچے کا تاوان کیسے ادا کروں جس بچے نے نہ کچھ پیا ہے' نہ کھایا ہے نہ ہی وہ بولا ہے اور نہ ہی اُس نے کوئی چیخ ماری ہے- اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کاہنوں یعنی نجومیوں کا بھائی ہے جس نے مسجع مقفع جملوں سے کام لیا ہے- (بحوالہ مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الطب' باب الکھانۃ' و کتاب الدیات- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب القسامۃ باب دیۃ الجنین ووجوب الدیۃ فی قتل الخطأ وشبہ العمد علی عاقلۃ الجانی-

۳۳۷- کوئی انسان دوسرے کو دانتوں سے کاٹے- وہ اپنے بچاؤ کی خاطر جھٹکا دے جس سے اس کے دانت گر جائیں تو ایسی صورت میں کوئی دیت یا معاوضہ نہیں- اسی طرح اپنی جان و عزت کے دفاع میں حملہ آر کو قتل کر دینا ہے اس کا بھی کوئی معاوضہ نہیں-

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ رَجُلٍ' فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ اِذْهَبْ لاَ دِيَةَ لَكَ-

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص کا ہاتھ دانتوں سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا جس سے اس کے اگلے دو دانت گر گئے- وہ دونوں جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے- تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو اس طرح کاٹتا ہے جس

طرح کوئی سانڈ کاٹتا ہے۔ جاؤ تیرے لئے کوئی دیت نہیں۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الدیات' باب اذا عض رجلا فوقعت ثنایاہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب القسامۃ باب الصائل علی نفس الانسان او عضوہ اذا دفعہ المصول علیہ فاتلف نفسہ او عضوہ لا ضمان علیہ۔

۳۳۸۔ خودکشی اسلام میں جائز نہیں حرام ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِی الْحَسَنِ الْبَصرِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِیْنَا مِنْهُ حَدِیْثًا' وَمَا نَخْشٰی أَنْ یَّكُوْنَ جُنْدَبٌ كَذَبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

حسن بصری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں بات کی۔ نہ ہم اس کی بات کو بھولے ہیں اور نہ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہوگا۔ اس نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ' فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّیْنًا فَحَزَّبِهَا یَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: عَبْدِیْ بَادَرَنِیْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

تم سے پہلے ایک شخص کو زخم لگا تو وہ گھبرا گیا۔ اس نے چھری پکڑی اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون بند نہ ہوا یہاں تک کہ وہ فوت ہوگیا۔ اللہ عزیزو جلیل نے فرمایا: میرے اس بندے نے اپنی جان ختم کرنے میں جلد بازی سے کام لیا تو میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا: (بخاری مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الانبیاء' باب ما ذکر عن بنی اسرائیل۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب' الایمان باب تحریم قتل الانسان نفسہ۔

باب (94)

کتاب الحدود

۳۳۹۔ حاکم وقت جرم کی نوعیت و کیفیت کے مطابق مجرم کو سزا دے سکتا ہے نیز کسی مقام کی آب وہوا موافق نہ ہونے کی صورت میں نقل مکانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ

نَاسٌ مِنْ عُكْلٍ- اَوْ عُرَيْنَةَ- فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوا' قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْا النَّعَمَ- فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ' فَبَعَثَ فِي اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ' جِيْءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَّسُمِّرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَتُرِكُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ- قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَخْرَجَهُ الْجَمَاعَةُ اِجْتَوَيْتَ الْبِلَادَ اِذَا كَرِهْتَهَا وَاِنْ كَانَتْ مُوَافِقَةً وَاسْتَوْ بَأْتَهَا اِذَا لَمْ تُوَافِقْكَ-

عکل اور عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ آئے انہیں مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی نبی کریم ﷺ نے انہیں دودھ دینے والی اونٹنیوں میں جانے کا حکم دیا- اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان کے پیشاب اور دودھ پئیں وہ چلے گئے جب صحت یاب ہوئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور چوپاؤں کو ہانک کر لے گئے یہ خبر دن کے پہلے حصے میں آئی آپ ؐ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جب دن کا سورج بلند ہوا تو انہیں پکڑ کر لایا گیا- آپ ؐ نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں- اور ان کی آنکھوں میں گرم سلایاں ڈالی جائیں- انہیں سنگلاخ زمین میں چھوڑ دیا گیا- وہ پانی طلب کرتے ہیں لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا- ابو قلابہ کہتے ہیں کہ انہوں نے چوری کی' قتل کیا ایمان لانے کے بعد کفر کا ارتکاب کیا انہوں نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے لڑائی مول لی (جماعت المحدثین نے یہ روایت بیان کی)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الوضوء باب ابدال الابل والدواب والغنم و مرابضھا- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب القسامۃ باب حکم المحاربین والمرتدین-

۳۴۰- شادی شدہ زانی و زانیہ کی شرعی سزا رجم کرنا ہے نیز حدود کو معطل کرنے کے لئے معاوضہ لینا ناجائز ہے-

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ- فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخِرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ' وَائْذَنْ لِيْ

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بدوی آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں- دوسرا شخص جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا- اس نے بھی یہی کہا کہ ہاں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ فَقَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ وَاِنِّيْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمُ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيْدَةٍ فَسَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ- وَاَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَلْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ اُغْدُ يَا اُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ اِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا-"

آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیں- اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں واقعہ بیان کروں- نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہئے کیا ہوا؟ اُس شخص نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اُس نے اِس کی بیوی سے زنا کیا مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کر دیا جائے گا- میں نے اس کے بدلے ایک سو بکری اور لونڈی اسے دے دی- پھر میں نے اہل علم سے پوچھا انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی- اور اُس عورت کو سنگسار کیا جائے گا- رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا- قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے-" میں تم دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا- لونڈی اور بکریاں تجھے واپس لوٹا دی جائیں گی- تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا دی جائے گی-

فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَمَرَبِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ اَلْعَسِيْفُ- اَلْاَجِيْرُ-

قبیلہ بنو اسلم کے ایک آدمی سے کہا اے انیس کل اس کی عورت کے پاس جاؤ اگر اس نے اعتراف کرلیا تو اس کو رجم کردو راوی نے کہا- وہ دوسرے دن صبح اُس کے پاس گیا اس عورت نے اعتراف کرلیا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اسے رجم کردیا گیا- (العسیف' مزدور)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الشروط' باب الشروط لا تحل في الحدود و كتاب الحدود و كتاب الايمان والنذور- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الحدود باب من اعترف علي نفسه بالزنى-

۳۴۱- زانیہ لونڈی کی شرعی سزا آزاد عورت کی سزا سے آدھی یعنی پچاس کوڑے ہے اور یہ سزا آقا' اپنی غلام لونڈی پر نافذ کرنے کا مجاز ہے-

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا- سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ابوھریرہ اور زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک ایسی لونڈی جو زنا کا

وَسَلَّمَ عَنِ الْاَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلَا اَدْرِيْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ارتکاب کرے اور اس نے شادی نہ کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو پھر اگر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر اُسے بیچ دو اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو! ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ کے بعد بیچنے کا حکم دیا تھا۔ ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحدود، باب اذ زنت الامۃ و کتاب العتق و کتاب البیوع۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، فی الحدود باب رجم الیهود واهل الذمۃ فی الزنا۔

۳۴۲۔ زانی اگر اپنی زبان سے چار مرتبہ زنا کا اقرار کرلے تو اس پر حد نافذ کردی جائے گی۔ قاضی کے لئے حقائق معلوم کرنے کے لئے اچھی طرح تفتیش کرنا ضروری ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ۔ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى ثَنّٰى ذَالِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا : قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ"

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، اُس نے آپ ﷺ کو آواز دی۔ اُس نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے! آپ نے اُس سے منہ پھیرلیا۔ اور اپنا چہرہ دوسری طرف کرلیا وہ اُس طرف سے آپ کے سامنے آیا اور کہا۔ یارسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے! آپ نے اس سے منہ پھیرلیا یہاں تک اُس نے چار مرتبہ اس عمل کو دھرایا جب وہ اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دے چکا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تو پاگل ہے؟ اُس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اُس نے کہا ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اسے لے جاؤ اور اسے رجم کردو۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ

ابن شہاب کہتے ہیں مجھے سلمہ بن عبدالرحمان نے بتایا کہ اُس نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں کہ میں

اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن میں شامل تھا جنھوں نے اسے رجم کیا ہم نے اُسے عید گاہ کے میدان میں رجم کیا۔ جب اُسے پتھر لگا تو وہ بھاگ پڑا ہم نے اسے سنگلاخ زمین میں جا لیا اور اُسے رجم کر دیا۔ (بحوالہ بخاری و مسلم)

اَلرَّجُلُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ وَرَوٰى قِصَّتَهٗ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَمُرَةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ۔

وہ شخص ماعز بن مالک تھا۔ یہ قصہ جابر بن عبداللہ بن سمرہ' عبداللہ بن عباس اور ابو سعید خدری نے بیان کیا ہے۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب المحاربين من اهل الكفر والردة' باب لا يرجم المجنون والمجنونة و كتاب الاحكام- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الحدود باب من اعترف على نفسه بالزنا۔

۳۴۳۔ اسلامی معاشرے میں اگر کوئی غیر مسلم ذمی جرم زنا کا مرتکب ہو جائے تو اس پر بھی شرعی حد نافذ ہو گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اِنَّ امْرَاَةً مِّنْهُمْ وَرَجُلًا زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَاْنِ الرَّجْمِ؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔

فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ' قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَءَ مَا قَبْلَهَا وَ مَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالَ صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فَاَمَرَبِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِيْ عَلَى الْمَرْءَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صُوْرِيَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے ہیں۔ اور انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا' تم نے جھوٹ بولا ہے۔ اس میں رجم کی آیت موجود ہے۔ وہ تورات لائے اسے کھولا۔ ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا۔ اس سے پہلے اور بعد کی آیت پڑھ دی۔ اُس سے عبداللہ بن سلام نے کہا اپنا ہاتھ اُٹھاؤ اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو اس میں رجم کی آیت موجود تھی۔ اس نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نے سچ بولا ہے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے

بارے میں حکم دیا تو وہ دونوں رجم کر دیئے گئے۔ راوی نے کہا۔ میں نے اُس شخص کو دیکھا کہ وہ عورت پر جھکتا ہے کہ اُسے پتھر سے بچائے۔ راوی یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھا تھا وہ عبداللہ بن صوریا ہے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب المناقب باب قوله تعالی یعرفونه کما یعرفون ابناء هم الایة و کتاب المحاربین۔ رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحدود' باب رجم الیهود اهل الذمة فی الزنی۔

۳۴۴۔ لوگوں کے گھروں میں پوشیدہ حالات معلوم کرنے کی غرض سے تانک جھانک کرنے والے کی آنکھ پھوڑ دینے کا کوئی مواخذہ نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْ اَنَّ رَجُلاً أَوْقَالَ اِمْرَءً ا اِطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنِكَ فَحَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ" ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک آدمی یا فرمایا ایک شخص بلا اجازت تیرے گھر جھانکتا ہے۔ تم اس کی طرف کنکر پھینکتے ہو اور اُس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہو۔ تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ (بخاری و مُسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الدیات باب من اطلع فی بیت قوم ففقئوا عینه فلا دیة له۔ رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الاداب باب تحریم النظر فی بیت غیره۔

باب (95)

چوری کی حد

۳۴۵۔ کتنی مقدار پر چوری کی سزا قطع حد نافذ کی جائے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَ فِيْ لَفْظٍ ثَمَنُهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال چوری کرنے میں ہاتھ کاٹ دیا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ایک روایت میں قیمتہ کی بجائے ثمنہ کے الفاظ مذکور ہیں۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحدود باب قوله تعالی والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما۔ رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحدود باب حد السرقة ونصابها۔

۳۴۶۔ تین درہم یا ربع دینار کی مالیت کے مساوی چوری پر قطع ید کی سزا نافذ ہوگی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا ربع دینار یا اُس سے زیادہ مقدار میں چوری کرنے کے جرم میں۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحدود باب قولہ تعالٰی والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحدود باب حد السرقہ ونصابھا۔

۳۴۷۔ حدود اللہ کے نفاذ کو معطل کرنے کی سفارش کرنا حرام ہے نیز عاریۃ چیز لے کر واپس نہ کرنا بھی چوری کے ضمن میں آتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔ اِنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے بارے میں بڑی فکر لاحق ہوئی۔ جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے کہا۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا انہوں نے کہا حبیب رسول ﷺ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون اس کی جرات کر سکتا ہے۔

فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟

اُسامہ نے آپ ﷺ سے بات کی۔ آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے لوگوں سے خطاب کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا۔ ان میں سے کوئی چودھری چوری کرتا تو وہ اُسے چھوڑ دیتے تھے۔ جب کوئی کمزور چوری کرتا۔ تو اُس پر حد قائم کر دیتے تھے۔

ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ' فَقَالَ "اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْآ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت لوگوں سے سامان مانگ کر لیتی تھی پھر دینے سے انکار کر دیتی تھی۔

وَفِي لَفْظٍ كَانَتْ امْرَءَةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَامَرَ النبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت لوگوں سے سامان مانگ کر لیتی تھی پھر دینے سے انکار کر دیتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا بھی حکم صادر فرما دیا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الحدود باب کراھۃ الشفاعۃ فی الحد اذا رفع الی السلطان۔ رواہ مسلم: کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیرہ۔

باب (96)

شراب نوشی کی حد

۳۴۸۔ عہد نبوت اور خلافت صدیقی میں شراب نوشی کی سزا چالیس کوڑے۔ خلافت فاروقی میں اہل علم سے مشورہ کے بعد اسی کوڑے مقرر کی گئی۔

عَنْ انَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيْدَةٍ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ وَفَعَلَهُ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اِسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ عَوْفٍ اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَامَرَ بِهٖ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی صلی اللہ کے پاس لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپ نے اسے تقریباً چالیس کوڑوں کی سزا دی۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا سب سے خفیف حد اسی کوڑے ہیں۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حد کے نفاذ کا حکم صادر کر دیا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، بمعناہ کتاب الحدود، باب ماجاء فی ضرب شارب الخمر و باب الضرب بالجرید والنعال۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحدود، باب حد الخمر و اللفظ لہ۔

۳۴۹۔ شرعی حدود کے دائرے میں آنے والے جرائم کے علاوہ کسی جرم پر دس کوڑوں سے زیادہ سزا کی ممانعت۔

عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ هَانِئِ بْنِ نَيَارِ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو بردہ ھانی بن نیار بلوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں اللہ کی مقرر

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ.

کردہ حدوں میں سے کسی حد کے علاوہ کسی بھی جرم کی پاداش میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب المحاربین من اهل الکفر فی الردۃ باب کم التعزیر والادب۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحدود باب قدر اسواط التعزیر۔

باب (97)

کتاب الایمان والنذور

۳۵۰۔ حکومت کے کسی منصب پر فائز کرنے کا از خود مطالبہ کرنا شرعاً ناپسندیدہ ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمان بن سمرہ امارت و حکومت کا سوال نہ کرنا۔ اگر تجھے یہ سوال کرنے پر دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیئے جاؤ گے اگر یہ تجھے بغیر سوال کے ملی تو تیری اس سلسلے میں مدد کی جائے گی۔ جب تو کوئی قسم کھالے پھر تو دیکھے کہ کوئی دوسرا عمل اس سے بہتر ہے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ عمل کر جو اس سے بہتر ہو۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاحکام' باب من لم یسال الامارۃ اعانہ اللہ و کتاب الکفارات و کتاب الایمان والنذور۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الامارۃ باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا۔

۳۵۱۔ کسی کام کی انجام دہی کے لئے قسم اٹھانا ناجائز ہے۔ قسم اٹھانے کے بعد اگر علم میں آئے کہ دوسرا کام بہتر ہے تو قسم کا کفارہ ادا کر کے دوسرا انجام دینا چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنِّيْ وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا وَ تَحَلَّلْتُهَا۔"

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں بخدا ان شاء اللہ کوئی قسم نہیں کھاؤں گا پھر دیکھوں اُس سے بہتر کام مگر آنکہ میں بہتر کام کو سر انجام دوں گا۔ اور قسم کا کفارہ دے دوں گا۔"

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الکفارات' باب الکفارۃ قبل الحنث وبعدہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان' باب ندب من حلف یمینا فرأی غیرھا خیرا منھا...... الخ۔

۳۵۲۔ غیر اللہ اور آباء اجداد کی قسم کھانا شریعت میں ممنوع ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِاٰبَآءِ كُمْ وَلِمُسْلِمٍ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "بلاشبہ اللہ تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنی باپوں کی قسم کھاؤ۔" مسلم شریف کی روایت ہے۔ "جو بھی قسم کھانے والا ہو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا يَّعْنِيْ حَاكِيًا عَنْ غَيْرِيْ اَنَّهٗ حَلَفَ بِهَا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس سے منع کرتے ہیں۔ نہ میں نے خود غیر اللہ کی قسم کھائی ہے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے غیر اللہ کی قسم نقل کی ہے کہ اس نے یہ قسم کھائی تھی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الادب' باب من لم یر اکفار من قال ذالك متاولا او جاھلا و کتاب الایمان والنذور۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان' باب النھی عن الحلف بغیر اللہ تعالٰی۔

۳۵۳۔ ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے ہر کام کے آغاز پر ان شاء اللہ کہنے کی تلقین پر عمل پیرا ہونا باعث برکت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَءَ ةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهٗ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَءَ ةٌ وَّاحِدَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ ذَالِكَ دَرَكًا لِحَاجَتِهٖ۔ قَوْلُهٗ قِيْلَ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ میں رات کو نوے بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا۔ ان میں سے ہر بیوی سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ آپ سے کہا گیا کہ ان شاء اللہ کہو۔ لیکن انہوں نے یہ نہ کہا۔ آپ نے ان کے پاس چکر لگایا لیکن ان میں سے صرف ایک عورت نے ادھورے بچے کو جنم دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو اس کی قسم نہ ٹوٹتی۔ اور ان کی حاجت پوری ہو جاتی۔ (بخاری و مسلم)

قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ يَعْنِىْ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس نے انہیں ان شاء اللہ کہنے کو کہا تھا وہ فرشتہ تھا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الکفارات' باب الاستثناء فی الایمان و کتاب النکاح۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان باب الاستثناء۔

۳۵۴۔ جھوٹے دعوے کے بل پر دوسروں کے اموال پر بزور بازو قبضہ کرنا حرام فعل ہے نیز جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ اِمْرِئٍ مُّسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔ وَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایسی قسم کھائی جس پر فیصلے کا دار و مدار ہو اور وہ اُس قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہڑپ کرتا ہے۔ وہ ایسی قسم اٹھانے میں فاجر اور جھوٹا ہے۔ وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الایمان والنذور باب قول اللہ تعالٰی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم الایۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرۃ بالنار۔

۳۵۵۔ مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعا علیہ پر قسم۔ حاکم ظاہری دلائل کی روشنی میں فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِىْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "شَاهِدَاكَ اَوْيَمِيْنُهُ" قُلْتُ اِذًا يَحْلِفُ وَلاَ يُبَالِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ اِمْرِئٍ مُّسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنوئیں کی ملکیت کے بارے میں جھگڑا تھا۔ ہم نے یہ جھگڑا رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ گواہ لاؤ یا اس کی قسم پر فیصلہ صادر ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یہ شخص تو قسم اُٹھالے گا اور اسے کچھ پرواہ نہ ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایسی جھوٹی قسم کھائے جس پر فیصلے کا دار و مدار ہوتا ہے۔ وہ اس قسم کے ذریعے مسلمان شخص کا مال ہڑپ کر لینا چاہتا ہو۔ وہ

اس سلسلے میں گنہگار ہو گا وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ اللہ اُس پر ناراض ہو گا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشھادات الباب الثانی من ابواب الیمین علی المدعی علیہ فی الاموال والحدود و کتاب الایمان والنذور کتاب التفسیر و کتاب الرھن۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرۃ بالنار۔

۳۵۶۔ دانستہ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ یہودی' عیسائی یا مجوسی ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو اسے وہی سمجھا جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے۔ نیز خودکشی اسلام میں حرام ہے اور نذر کو پورا کرنا ضروری ہے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا' مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ' وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْئٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَايَمْلِكُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ "وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ" وَفِيْ رِوَايَةٍ "مَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا' لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً۔

حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی درخت کے نیچے بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی ایسے مذہب کی قسم کھائی جو اسلام کے علاوہ ہو۔ اور وہ قسم کھانے میں جھوٹا ہو اور جان بوجھ کر قسم کھائے۔ تو وہ ایسے ہی ہو گا جیسا اُس نے کہا۔ جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ قتل کیا۔ اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ کسی شخص کے لئے ایسی نذر کو پورا کرنا لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ ایک روایت میں ہے "مسلمان کو لعن طعن کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔" ایک روایت میں ہے۔ جس نے جھوٹا دعویٰ کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے مال زیادہ کرلے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تنگی اور کمی میں اضافہ کر دیتا ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الادب' باب ما ینھی عن السباب واللعن۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ....الخ۔

باب (98)

نذر

۳۵۷۔ حالت کفر میں مانی ہوئی نذر کو بھی پورا کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَۃً وَ فِیْ رِوَایَۃٍ یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات اعتکاف کروں گا۔ ایک روایت میں ہے ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کرو۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف لیلا و کتاب الایمان۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان' باب نذر الکافر وما یفعل اذا اسلم۔

۳۵۸۔ نذر سے انسان کی تقدیر میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی صرف بخیل سے مال لیا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ "اِنَّ النَّذْرَ لَایَأْتِیْ بِخَیْرٍ وَّ اِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ" ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے نذر ماننے سے منع فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نذر کوئی خیرو بھلائی نہیں لاتی' بلاشبہ یہ تو اس کے ذریعے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔ (رواہ مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الایمان باب الوفاء بالنذر۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النذر باب النہی عن النذر وانہ لا یرد شیئا۔

۳۵۹۔ کوئی ضروری نہیں کہ جس طرح نذر مانی جائے اسی طرح اسے پورا کیا جائے۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: نَذَرَتْ اُخْتِیْ اَنْ تَمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ حَافِیَۃً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اَسْتَفْتِیَ لَھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَیْتُہٗ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْکَبْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میری ہمشیرہ نے بیت اللہ الحرام تک پیدل چل کر جانے کی نذر مانی اس نے مجھے حکم دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے لئے فتویٰ طلب کروں۔ میں نے آپ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ "وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔" ۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' ابواب العمرۃ والمحصر باب من نذر المشی الی الکعبہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النذر باب من نذر ان یمشی الی الکعبۃ۔

۳۶۰۔ نذر کو پورا کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے وفات کی صورت میں اس کا وارث نذر کو پورا کرے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ اِسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ۔
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَاقْضِهِ عَنْهَا۔" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نذر کے بارے میں پوچھا جو اُس کی والدہ کے ذمے تھی وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہوگئی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کہ تم اس کی طرف سے پورا کردو۔" - (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحیل' باب من الزکوۃ وان لا یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین مفترق خشیۃ الصدقۃ و کتاب الوصایا۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النذر' باب الامر بقضاء النذر۔

۳۶۱۔ سارا مال فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی نذر کی صورت میں اہل وعیال کے اخراجات کے لئے اتنا مال اپنے پاس رکھنے کا مجاز ہے جس سے ان کے مصارف پورے ہوجائیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی توبہ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنا سارا مال بطور صدقہ نکال دوں۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تیرے لئے بہتر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الوصایا' باب اذا تصدق او اوقف بعض مالہ او بعض رقیقہ و کتاب التفسیر و کتاب الایمان والنذور و کتاب المغازی۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب التوبۃ' باب حدیث توبۃ کعب بن مالک۔

باب (99)

فیصلہ

۳۶۲۔ جو عمل کتاب و سنت کے معیار پر پورا نہیں ہو گا وہ ناقابل اعتبار اور مردود ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" وَفِيْ لَفْظٍ "مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ "جس نے ہمارے مذہب میں کوئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں وہ مردود ہوگی۔" ایک روایت میں "جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔" - (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاقضیۃ' باب نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور۔

۳۶۳۔ شوہر پہ اہل وعیال کی جائز ضروریات پوری کرنا واجب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ' اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ' لَا يُعْطِيْنِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِيْنِيْ وَيَكْفِيْ بَنِيَّ' اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْ مَّالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ فَهَلْ عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ بَنِيْكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بخیل آدمی ہے۔ وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو۔ مگر آنکہ میں اس کے مال میں سے اسے بتائے بغیر لے لیتی ہوں کیا میرے لئے ایسا کرنے میں کوئی گناہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دستور کے مطابق اس کا اتنا مال لے لیا کرو جو تیرے لئے اور تیرے بچوں کے لئے کافی ہو۔ (بحوالہ مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب البیوع' باب من اجری امر الامصار علی مایتعارفون بینھم و کتاب الاحکام و کتاب النفقات۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاقضیہ' باب قضیۃ ھند۔

۳۶۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے۔ علم غیب نہیں جانتے تھے۔ قاضی اور حاکم ظاہری دلائل کی روشنی میں فیصلہ کرنے کا مکلف ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهٖ' فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اَلَا اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَاِنَّمَا يَاْتِيْنِيَ الْخَصْمُ' فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسَبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْيَذَرْهَا"۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنے والوں کی ملی جلی آوازیں سنیں تو آپ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ دیکھو! میں تم جیسا ایک انسان ہوں میرے پاس باہمی جھگڑنے والے آتے ہیں۔ شائد تم میں سے کوئی کسی سے زیادہ فصیح وبلیغ ہو۔ میں اُسے سچا سمجھ لوں اور اُس کے حق میں فیصلہ دے دوں۔ تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دے دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ چاہے اُسے اُٹھالے یا اُسے چھوڑ دے۔ (بحوالہ مسلم)

رواہ البخاری: کتاب المظالم باب اثم من خاصم فی باطل وھو یعلمہ۔ رواہ مسلم: کتاب الاقضیہ باب الحکم بالظاہر واللحن بالحجۃ۔

۳۶۵۔ غصہ کی حالت میں عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر مسلمان قاضی کے لئے فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ اَبِيْ وَكَتَبْتُ لَهٗ اِلَى ابْنِهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ لَا تَحْكُمْ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔"

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میرے باپ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جبکہ وہ بجستان میں قاضی تھا۔ وہ خط میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ تم دو کے درمیان فیصلہ نہ کرنا جبکہ تم غصے میں ہو۔" اس لئے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جبکہ وہ غصے میں ہو۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ "لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ" ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک روایت میں ہے "کوئی حاکم دو کے درمیان فیصلے نہ کرے اس حال میں کہ وہ ناراض ہو۔"

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاحکام باب ھل یقضی الحاکم او یفتی وھو غضبان۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاقضیہ باب کراھۃ قضا القاضی وھو غضبان۔

۳۶۶۔ اللہ کے ساتھ کسی صورت میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہ ہیں۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ

بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ" ثَلَاثًا: قُلْنَا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِأً فَجَلَسَ فَقَالَ "اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا : لَيْتَهُ سَكَتَ. - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بتاؤں یہ جملہ آپ نے تین مرتبہ دہرایا: ہم نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، اچانک بیٹھ گئے۔ اور فرمایا جھوٹا بول اور جھوٹی گواہی آپ اس بات کو بار بار دہرانے لگے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ بحوالہ بخاری

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر و کتاب الشہادات و کتاب الاستئذان۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب الایمان بیان الکبائر واکبرھا۔

۳۶۷۔ فیصلہ شرعی قانون و ضابطہ کے مطابق کرنا چاہیئے۔ ثبوت مدعی کے ذمہ اور قسم مدعا علیہ کے ذمے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ."

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو اگر ان کے دعووں کی بنا پر دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ دائر کردیں گے۔ لیکن فیصلہ میں مدعی علیہ پر قسم ہوگی۔

رواہ البخاری: کتاب التفسیر قولہ تعالیٰ ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم الایہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الاقضیہ، باب الیمین، علی المدعی علیہ واللفظ لہ۔

باب (100)

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

۳۶۸۔ حلال و حرام اشیاء واضح ہیں۔ غیر واضح یعنی مشتبہات امور سے اجتناب بہتر ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :وَأَشَارَ النُّعْمَانُ بِإِصْبَعَيْهِ إِلٰى أُذُنَيْهِ- إِنَّ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں حضرت نعمان نے اپنی انگلی سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا۔ "حلال واضح

الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ۔" فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ۔ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ۔ اَلَا وَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَ إِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ" ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہے اور حرام بھی بالکل واضح ان دونوں کے درمیان مشبہات (غیر واضح) معاملات ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص شبہات سے بچا۔ اُس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی' اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہوا۔ وہ حرام میں پڑ گیا۔ اُس چرواہے کی مانند جو چراگاہ کی باڑ کے ارد گرد چراتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ باڑ کے اندر سے بکریاں چرانے لگے۔ آگاہ رہنا ہر بادشاہ کی ایک باڑ ہوتی ہے خبردار اللہ کی باڑ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو جاتا ہے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ دل ہے۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الایمان' باب فضل من استبرأ لدینہ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب المساقاۃ باب اخذ الحلال و ترك الشبہات۔

۳۶۹۔ خرگوش کا گوشت حلال ہے۔ نیز ایک دوسرے کو تحائف دینے چاہئیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا وَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذِهَا فَقَبِلَهُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نے مرالظہران یعنی وادی فاطمہ کے پاس ایک خرگوش کو دوڑایا لوگ دوڑے اور انہوں نے شور و غل مچایا میں اسے جا ملا اور اسے پکڑ لیا اور اسے ابوطلحہ کے پاس لے آیا' انہوں نے اُسے ذبح کیا اور اُس کی سرین اور ران کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ آپ نے اسے قبول فرمالیا ۔(بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب قبول ہدیۃ الصید و کتاب الذبائح والصید۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الصید والذبائح' باب اباحۃ الارنب۔

۳۷۰۔ گھوڑے کا گوشت بھی حلال ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک گھوڑا ذبح کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَنَحْنُ فِي الْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور اُسے کھایا: ایک روایت میں ہے کہ ہم مدینہ میں تھے۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الذبائح والصید باب النحر والذبح۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصید والذبائح باب من اکل لحوم الخیل۔

۳۷۱۔ گھریلو گدھا حرام۔ گھوڑے اور نیل گائے کا گوشت بھی حلال ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔ اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دے دی۔ (بحوالہ بخاری)

وَلِمُسْلِمٍ وَحْدَهُ قَالَ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ۔

اور مسلم شریف کی روایت ہے کہ ہم نے خیبر کے دنوں میں گھوڑے اور نیل گاؤ کا گوشت کھایا۔ نبی کریم ﷺ نے گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کردیا۔ (بحوالہ مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الذبائح' والصید باب لحوم الحمر الانسیۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصید والذبائح' باب اکل لحوم الخیل۔

۳۷۲۔ گھریلو گدھے کا گوشت غزوہ خیبر کے موقع پر حرام ہوا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُوْرُ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَنْ اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ شَيْئًا"۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا غزوہ خیبر کی راتوں میں ہمیں بھوک لگی۔ جس دن خیبر کی فتح کا دن تھا۔ ہم نے گھریلو گدھوں پر ہاتھ ڈالا ہم نے انہیں ذبح کیا جب ہنڈیاں کھولنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کے ایک منادی نے اعلان کر دیا کہ ہنڈیاں اُلٹا دو اور گھریلو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ۔" (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' فی فرض الخمس من کتاب الجہاد باب ما یصیب من الطعام فی ارض الحرب۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصید' والذبائح' باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیہ۔

۳۷۳۔ گوہ کا گوشت بھی حلال ہے۔ نبی ﷺ کا طبعاً کسی چیز کو پسند نہ کرنا حرام کے زمرے میں نہیں آتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْتَ مَیْمُوْنَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَّحْنُوْذٍ فَاَهْوٰی اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ۔ فَقَالَ : بَعْضُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ فِيْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ : اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا یُرِیْدُ اَنْ یَّاْکُلَ فَقُلْتُ تَاْکُلُهٗ؟ هُوَ ضَبٌّ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں اور خالد بن ولید رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے۔ ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود کسی خاتون نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کو بتادو جو وہ کھانا چاہتے ہیں۔

فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ فَلَمْ یَاْکُلْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ؟

میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی سرزمین سے نہیں میں اس سے اپنے دل میں نفرت محسوس کرتا ہوں۔

قَالَ لَا وَلٰکِنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ" قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَکَلْتُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَيَّ : - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اسے کھینچ لیا۔ اُسے کھایا اس حال میں نبی کریم ﷺ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ - (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب الاطعمۃ، باب ما کان النبی لا یاکل حتی یسمی لہ فیعلم ما ھو و کتاب الذبائح۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصید والذبائح، باب اباحۃ الضب۔

۳۷۴۔ ٹڈی حلال ہے۔ اسے بھون کر نوش جان کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ رواہ البخاری۔

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جنگیں لڑیں ہم ٹڈی کھاتے رہے۔ (بحوالہ بخاری)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الذبائح والصید، باب اکل الجراد۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصید والذبائح، باب اباحۃ الجراد۔

۳۷۵۔ مرغی کا گوشت حلال ہے۔ حضور ﷺ نے اسے تناول فرمایا ہے۔

عَنْ زَهْدَمِ بْنِ مُضَرِّبِ الْجَرَمِيِّ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ

زھدم بن مضرب الجری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں

اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ فَدَعَا بِمَائِدَةٍ وَّ عَلَیْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ، فَدَخَلَ رُجُلٌ مِّنْ بَنِی تَیْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ شَبِیْهٌ بِالْمَوَالِیْ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ

کہ ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھے انہوں نے دستر خوان منگوایا۔ اس پر مرغی کا گوشت تھا۔ بنو تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ آدمی اندر آیا جو شکل و صورت سے غلام دکھائی دیتا تھا۔ اس سے کہا کہ آؤ تو وہ ہچکچایا۔

فَقَالَ لَهٗ: هَلُمَّ فَاِنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُ مِنْهُ۔ رواہ البخاری

پھر کہا کہ آؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ یہ کھالیا کرتے تھے۔ (بحوالہ بخاری)

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه، فی حدیث طویل کتاب التوحید، باب قول الله تعالٰی والله خلقکم وما تعملون انا کلی شئ خلقناه بقدر۔ رواه مسلم: فی صحیحه، من حدیث طویل کتاب الایمان، باب ندب من حلف یمینا فرای غیرها خیرا منها۔

۳۷۶۔ کھانا کھا کر حصول برکت کے لئے انگلیوں کو چاٹنا مسنون ہے نظام ہضم پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَهٗ حَتّٰی یَلْعَقَهَا اَوْ یُلْعِقَهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم نے فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے۔ تو وہ اپنا ہاتھ صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ کو چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الاطعمة، باب لعق الاصابع ومصها قبل ان تمسح بالمندیل۔ رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع والقصعة۔

باب (101)

شکار

۳۷۷۔ کفار کے برتن استعمال میں اس صورت میں لانا جائز ہے جب ان کے علاوہ دوسرے دستیاب نہ ہوں۔ سدھائے ہوئے کتے کا شکار حلال ہے۔

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کی

اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ؟ سرزمین میں رہتے ہیں۔ کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں؟ اور میں شکار کی زمین میں اپنی کمان اور تربیت دیئے گئے کتے سے شکار کرتا ہوں۔ اور کبھی غیر تربیت یافتہ کتے سے تو میرے لئے درست کیا ہے؟

وَفِيْ اَرْضِ صَيْدٍ اُصِيْدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ' فَمَا يَصْلُحُ لِيْ؟ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوا فِيْهَا وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ' وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهَ عَلَيْهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَيْرِ الْمُعَلَّمِ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ"۔

آپ نے ارشاد فرمایا: جو تم نے اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا۔ اگر تم ان کے علاوہ برتن پالو تو پھر ان میں نہ کھاؤ۔ اور اگر تم نہ پاؤ تو پھر انہیں دھولو اور ان میں کھالو۔ اور جو تم نے اپنی کمان سے شکار کیا اور اس پر اللہ کا نام لیا تو اسے کھالو۔ اور جو تم نے اپنے تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا اور اسے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا اسے کھالو۔ اور جو تو نے اپنے غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا اور پھر تو نے اسے ذبح کیا تو اسے کھالے۔ (بحوالہ بخاری)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الذبائح والصيد' باب صيد القوس- رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الصيد والذبائح باب الصيد بالكلاب المعلمة-

۳۷۸۔ سدھائے ہوئے کتے یا تیر کو تکبیر پڑھ کر چھوڑنے کی صورت میں اس کا شکار حلال ہے۔ خواہ وہ جانور مرچکا ہو۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ لَهُ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدِ فَاُصِيْبُ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ

ہمام بن حارث عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں سکھلائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں اور "بسم اللہ اللہ اکبر" بھی کہہ دیتا ہوں۔ اور وہ شکار کو پکڑ کر میرے پاس لاتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تو اپنا سکھلایا ہوا کتا چھوڑے اور تو نے اللہ کا نام بھی لیا ہو یعنی تکبیر پڑھی ہو۔ تو وہ شکار کھالو جو اس نے تیرے لئے پکڑا ہے میں نے عرض کی اگرچہ وہ اُسے قتل کردیں۔ آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ اسے قتل کردیں۔ بشرطیکہ کوئی اور کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو۔

فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ۔"

وَحَدِيْثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ نَحْوَهٗ وَ فِيْهِ اِلَّا اَنْ يَاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ وَفِيْهِ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ اَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاتُهٗ۔

وَفِيْهِ "اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ" وَفِيْهِ وَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا اَوْيَوْمَيْنِ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَّجَدْتَّهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَآءِ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَآءُ قَتَلَهٗ اَمْ سَهْمُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے عرض کی میں اپنا چوڑا تیر شکار پر پھینکتا ہوں اور میں شکار کرلیتا ہوں- آپ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنا چوڑا تیر شکار پر پھینکو اور وہ شکار کے جسم کو پھاڑ دے- تو اسے کھالو اگر وہ اسے اپنی چوڑائی کی جانب سے لگے اور اسے مار دے تو پھر تم اُسے مت کھاؤ- شعبی کی عدی کے حوالے سے روایت بھی اسی کی مانند ہے- اور اس روایت میں ہے- مگر آنکہ کتا اُسے نہ کھائے- اگر کتا شکار کا جسم کھا جائے تو پھر تم اسے نہ کھاؤ- مجھے اندیشہ ہے کہ اُس نے وہ شکار اپنے لئے پکڑا ہے-

اگر تمہارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہو جائیں تو پھر اس شکار کو نہ کھاؤ- کیونکہ تم نے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا یعنی تکبیر پڑھی ہے- دوسروں پر تو تکبیر نہیں کہی تھی-

اس روایت میں ہے کہ جب تو اپنے سکھلائے ہوئے کتے کو چھوڑے تو اللہ کا نام لو- اگر وہ تیرے پاس شکار پکڑ لائے تم اسے زندہ پاؤ تو اسے ذبح کرو- اگر تم اسے اس حالت میں پاؤ کہ وہ مار دیا گیا ہے- کتے نے اس میں کچھ نہیں کھایا تو تم کھاؤ- کیونکہ کتے کا پکڑنا ذبح کے مترادف ہے- اس روایت میں ہے "جب تم اپنا تیر پھینکو تو اس پر اللہ کا نام لو- اس روایت میں ہے- اگر شکار تجھ سے ایک یا دو دن او جھل رہے- ایک روایت میں ہے "دو دن یا تین دن او جھل رہے اور تم اس کے جسم میں اپنے تیر کے علاوہ کوئی اور نشان نہ پاؤ- اگر تمہارا دل چاہے تو کھالو- اگر تم اسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ- تو اسے مت کھانا- تم نہیں جانتے کہ پانی نے اسے مارا ہے- یا تیرے تیر نے- (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' بمعناہ مختصرا کتاب الذبائح والصید' باب ما اصاب المعراض بعرضہ و کتاب التوحید۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصید والذبائح' باب الصید بالکلاب المعلمۃ۔

۳۷۹۔ کتا نجس جانور ہے اسے شوقیہ پالنا حرام اور اجر وثواب میں کمی کا باعث ہے۔ کھیتی باڑی' مویشیوں کی دیکھ بھال اور شکار کی غرض سے رکھنا جائز ہے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ "اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ" وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ جس نے شکار یا جانوروں کی رکھوالی کے علاوہ کوئی کتا پالا ہر روز اس کے اجر و ثواب سے دو قیراط کم ہو جائیں گے۔ سالم نے کہا: کہ حضرت ابوھریرہ فرمایا کرتے تھے۔ "یا کھیتی باڑی کے لئے کتا۔" اور وہ خود کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الذبائح والصید' باب من اقتنی کلبا لیس بکلب صید او ماشیۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب المساقاۃ باب الامر بقتل الکلاب و بیان نسخہ و بیان تحریم اقتنائھا الا لصید او زرع او ما شیۃ۔

۳۸۰۔ ڈسپلن کا تقاضا ہے کہ سپہ سالار لشکر کی اجازت کے بغیر کوئی اقدام نہ کریں۔ بھاگ جانے والے جانور کو کس طرح ذبح کیا جائے گا۔ ذبح کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا لازمی ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَّ غَنَمًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تہامہ کے علاقے ذوالحلیفہ میں تھے۔ لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ مال غنیمت میں انھیں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ نبی کریم ﷺ آخر میں آنے والے لوگوں میں سے تھے۔ لوگوں نے جلدی کی اونٹ ذبح کئے اور ہنڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہنڈیوں کے بارے میں حکم دیا تو وہ اُلٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا۔ آپ نے ایک اونٹ کے بدلے دس بکریاں دیں۔ اُن میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے اس کا پیچھا کیا لیکن اُس

فَاَهْوٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لاَ قُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَالِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے ان سب کو عاجز کر دیا- قوم میں گھوڑے بھی تھوڑے تھے- ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ نے اسے روک دیا- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا- ان مویشیوں میں بعض چوپائے جنگلی جانوروں کی طرح بھاگ کھڑے ہوتے ہیں- جو جانور ان میں سے اس طرح بھاگ کھڑا ہو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا کرو- راوی نے کہا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم کل دشمن سے نبرد آزما ہوں گے- ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں کیا ہم بانس کی پھانک سے ذبح کرلیں- آپ نے ارشاد فرمایا- جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے دیا گیا ہو- اسے تم کھاؤ- خون نکالنے کے لئے دانت اور ناخن کا استعمال نہ کیا جائے- میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے-

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجہاد' باب مایکرہ من ذبح الابل والغنم فی المغانم- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاضاحی' باب جواز الذبح بکل ما انہر الدم الا السن والظفر وسائر العظام-

باب (102)

قربانی

۳۸۱- قربانی اللہ کے نزدیک نہایت پسندیدہ عمل ہے- قربانی کا جانور کیسا' کتنی عمر کا ہونا چاہیے؟

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: ضَحّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَكَبَّرَ وَ وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھے قربان کئے تکبیر پڑھی- اور اپنا پاؤں انکی گردنوں پر رکھا-

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاضاحی' باب التکبیر عند الذبح- رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاضاحی' باب استحباب الضحیۃ و ذبحہا مباشرۃ بلا توکیل والتسمیۃ والتکبیر-

باب (103)

كِتَابُ الاشْرِبَةِ

۳۸۲۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ شراب کا اطلاق ہر اس مشروب پر ہو گا جس سے عقل ماؤف ہو جائے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ قَالَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ۔ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ ثَلَاثٌ وَدِدْتُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِيْ اِلَيْهِ۔ اَلْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَ اَبْوَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ الرِّبَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر یہ کہا۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد لوگو شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا جبکہ یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی۔ انگور' کھجور' شہد' گندم اور جو سے۔ شراب اسے کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے۔ تین چیزوں کے بارے میں میری دلی خواہش تھی۔ کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے واضح طور پر ہدایت فرما دیتے۔ کہ ہم اسی پر عمل کرنے پر اکتفا کرتے۔ دادا' کلالہ اور سود کے مسائل۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الاشربۃ' باب ما جاء فی ان الخمر ما خامر العقل من الشراب و کتاب التفسیر۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب التفسیر باب فی نزول تحریم الخمر۔

۳۸۳۔ تمام نشہ آور مشروب اور منشیات کا استعمال حرام ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ سے شہد سے تیار کئے گئے نبیذ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاشربۃ باب الخمر من العسل۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاشربہ' باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام۔

۳۸۴۔ شراب کی خرید و فروخت حرام ہے۔ اس سے حاصل شدہ رقم بھی حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی کہ فلاں شخص نے شراب بیچی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو ہلاک کرے کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے۔ جب ان پر چربی کو حرام کیا گیا۔ تو انہوں نے اُسے پگھلایا اور بیچ دیا۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب لایذاب شحم المیتۃ ولا یباع۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب المساقاۃ باب تحریم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام۔

باب (104)

کِتَابُ اللباس

۳۸۵۔ ریشم مسلمان مردوں کے لئے زیب تن کرنا حرام ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ریشم نہ پہنو یاد رہے کہ جس نے دنیا میں اسے پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب اللباس' باب لبس الحریر وافتراشہ للرجال وقدر ما یجوز۔ رواہ مسلم: کتاب اللباس' باب تحریم استعمال اناء الذھب والفضۃ علی الرجال والنساء...... الخ۔

۳۸۶۔ ریشمی لباس پہننا' سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا اور پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ' وَلَا الدِّيْبَاجَ' وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ' وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهِمَا' فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں باریک ریشم نہ پہنو' موٹی ریشم نہ پہنو' سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ۔ یہ ان کے یعنی کافروں کے لئے ہے دُنیا میں اور آخرت میں تمہارے یعنی مسلمانوں کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاطعمہ' باب الاکل فی اناء مفضض و کتاب الاشربہ۔ رواہ مسلم: فی

صحیحہ' کتاب الاشربہ' باب تحریم استعمال اناء الذھب والفضۃ علی الرجال والنساء۔

۳۸۷۔ سرخ رنگ کا لباس مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔ سر کے بال پٹوں کی شکل میں رکھنا مسنون ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ مَارَئَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَّضْرِبُ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے سرخ چوغے میں ملبوس کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں کو چھوتے تھے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا آپ نہ چھوٹے قد کے تھے اور نہ زیادہ لمبے قد کے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' بمعناہ کتاب اللباس' باب صفۃ النبی ﷺ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الفضائل' باب صفۃ النبی ﷺ وانہ کان احسن اللباس وجھا۔

۳۸۸۔ وہ سات کام جن کے انجام دینے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور وہ کام جن سے منع فرمایا ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمَ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ اَوْعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ، وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات سے منع فرمایا ہمیں بیمار کی تیمارداری' جنازے کے ساتھ جانے چھینک لینے والے کو جواب دینے۔ قسم یا قسم کھانے والے کو پورا کرنے' مظلوم کی مدد کرنے دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے' اور سلام پھیلانے کا حکم دیا۔ اور ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے' چاندی کے برتن میں پانی پینے ریشمی گدیاں استعمال کرنے' مصر کی قسی بستی کا بنا ہوا ریشمی لباس یا عام ریشم' موٹا یا باریک ریشم پہننے سے منع فرمایا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاشربۃ' باب آنیہ الفضہ و کتاب الاستئذان و کتاب الادب و کتاب النکاح و کتاب الجنائز و کتابُ اللباس۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب اللباس' باب تحریم استعمال اناء الذھب والفضۃ علی الرجال والنساء۔

۳۸۹۔ سونے کی انگشتری مردوں کے لئے حرام اور چاندی کی جائز ہے۔ نیز اسے دائیں ہاتھ میں

پہننا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ اِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ" فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ "وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَفِيْ لَفْظٍ جَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی' آپ جب اسے پہنتے تو اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی اندرونی جانب رکھا کرتے تھے۔ لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر بیٹھے۔ اُسے اتارا اور ارشاد فرمایا۔ میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا۔ اور اس کا نگینہ اندرونی طرف رکھتا تھا۔ پھر اسے پھینک دیا۔ اور فرمایا: اللہ کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ ﷺ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔ (بخاری و مُسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الايمان والنذور باب من حلف على الشيء وان لم يحلف۔ رواه مسلم: في صحيحه' كتاب اللباس' باب تحريم خاتم الذهب على الرجال...... الخ۔

۳۹۰۔ مردوں کے لئے کس قدر ریشم پہننے کی گنجائش ہے۔ عورتوں کے لئے ہر طرح کا ریشم حلال ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔ وَلِمُسْلِمٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کر دیا مگر اتنے سے ریشم کی اجازت دی اور رسول اللہ ﷺ اپنی دو انگلیاں شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ہمیں دکھانے کے لئے اُٹھائی۔ مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کر دیا۔ مگر دو' تین یا چار انگلیوں کی جگہ کے برابر ریشم استعمال کی جا سکتی ہے۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب اللباس باب لبس الحرير وافتراشه للرجال و قدر مايجوز منه۔ رواه مسلم: في صحيحه' كتاب اللباس باب تحريم استعمال اناء الذهاب والفضه على الرجال والنساء الخ۔

باب (105)

کِتَابُ الْجِهَاد

۳۹۱۔ دشمن سے لڑائی کی خواہش کرنا اچھا نہیں۔ اگر مسلط کردی جائے تو پھر پامردی سے مقابلہ کرنا چاہیے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي اَوْفٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ "اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض ان دنوں میں جن میں آپ ﷺ نے دشمن سے جنگ کی تھی انتظار کیا یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا آپ ان میں کھڑے ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا "لوگو دشمن سے لڑائی کی تمنا نہ کیا کرو اللہ سے عافیت مانگو۔ جب تم ان سے نبرد آزما ہو جاؤ۔ تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کہا۔ الٰہی! کتاب کو نازل کرنے والے، بادل کے چلانے والے لشکروں کو شکست دینے والے، انہیں شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر غالب کردے۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الجهاد' باب كان النبي ﷺ اذا لم يقاتل اول النهار اخر القتال حتى تزول الشمس۔ رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الجهاد والسير باب كراهة تمني لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء۔

۳۹۲۔ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے صبح و شام نکلنا دنیا بھر کی نعمتوں سے بہتر ہے نیز مجاہدین کے سرحدوں پر ایک دن پہرہ دینا بھی دنیا و مافیہا سے کہیں بہتر ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے۔ فرمایا "اللہ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ جنت میں تم میں سے کسی ایک کے کوڑے کی جگہ دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔ شام کے وقت بندہ اللہ کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جاتا ہے یا صبح کے وقت یہ اس کے لئے دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الجهاد والسير' باب فضل رباط يوم في سبيل الله وروى مسلم طرفا منه كتاب الامارة باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله۔

۳۹۳۔ خلوص نیت سے اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلنا اللہ تعالیٰ کی ضمانت کا موجب ہے نیز ایسا شخص میدان جہاد میں شہادت کا جام نوش کر جائے تو سیدھا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ وَ لِمُسْلِمٍ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِيْ وَ اِيْمَانٌ بِيْ وَ تَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلاً مَّا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَلِمُسْلِمٍ "مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ وَ تَوَكَّلَ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِهِ اِنْ تَوَفَّاهُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ اَجْرٍ وَّ غَنِيْمَةٍ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ نے خوشخبری دی۔ مسلم شریف میں ہے کہ اللہ نے ضمانت دی اس شخص کو جو اُس کے راستے میں نکلا۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسے صرف میرے راستے میں جہاد، مجھ پر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق کرنے کا جذبہ ہی نکالتا ہے۔ میری ذمے داری ہے کہ میں اُسے جنت میں داخل کروں۔ یا اُس کو اُس کے گھر لٹاؤں جس سے وہ نکلا ہے۔ پانے والا جو بھی پائے اجر و ثواب یا مال غنیمت۔ مسلم کی روایت ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال، اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ روزہ دار کی طرح ہے اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کی ضمانت دی ہے۔ اگر اسے فوت کر دے تو جنت میں داخل کرے یا اُسے ثواب اور غنیمت کے ساتھ گھر میں سالم واپس لوٹائے۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الايمان' باب الجهاد من الايمان۔

۳۹۴۔ اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش کرنا بہت بڑا عظیم اعزاز ہے جسے نصیب ہو وہ خوش قسمت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے۔ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا۔ اُس کے

وَكَلْمُهُ يَدْمِي اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اس کا رنگ خون کا ہوگا۔ اور خوشبو کستوری کی خوشبو ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجهاد والسیر باب فی من یجرح فی سبیل الله و کتاب الرقاق۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الامارہ باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله عزوجل۔

۳۹۵۔ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلنا ساری دنیا کی دولت اور مال و متاع سے کہیں بہتر ہے۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ۔ (اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں صبح جانا یا شام جانا ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ (مسلم شریف)

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الامارة' باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله۔

۳۹۶۔ اللہ کی راہ میں معمولی سے وقت کے لئے جہاد پر جانا مجاہد کے حق میں دنیا کی ساری دولت و نعمت سے بہتر اور قیمتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام نکلنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں موجود ہے اُس سے بہتر ہے۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجهاد والسیر باب الغدوة والروحة فی سبیل الله و کتاب الرقاق۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الامارة باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله۔

۳۹۷۔ مقتول سے حاصل ہونے والا مال و متاع قاتل کو دینا چاہیے۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حُنَيْنٍ وَ ذَكَرَ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَهَا ثَلَاثًا۔ (اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کی طرف نکلے آپ نے ایک قصہ بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی دشمن کو قتل کیا اُس کے پاس اس کا واضح ثبوت ہو تو اس کا سارا سامان غنیمت کے طور پر اسے دے دیا جائے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' فی کتاب الخمس من کتاب الجهاد باب من لم یخمس الاسلاب۔ رواہ

مسلم: فی صحیحه' کتاب الجهاد والسیر باب استحقاق القاتل سلب القتیل۔

۳۹۸۔ دوران جنگ دشمن کے جاسوس کو گرفتار ہونے کی صورت میں قتل کر دینا چاہئے اور اس کا مال و متاع قاتل کو دینا چاہئے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ" فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِيْ سَلَبَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوْا ابْنُ الْاَكْوَعِ فَقَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مشرکوں میں سے ایک جاسوس آیا آپ سفر میں تھے۔ وہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ پھر وہ پلٹ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اُسے تلاش کرو۔ اور اسے قتل کر دو۔ میں نے اُسے قتل کر دیا۔ آپ نے اس کا سارا سامان مجھے دے دیا۔ ایک روایت میں ہے۔ اس شخص کو کس نے قتل کیا لوگوں نے کہا اکوع کے بیٹے نے آپ نے ارشاد فرمایا اس کا سارا سامان اُس کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب الجهاد والسیر' باب الحربی اذا دخل دار السلام بغیر امان۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الجهاد والسیر' باب استحقاق القاتل سلب القتیل۔

۳۹۹۔ حاکم وقت سپہ سالار مال غنیمت کے حصص کے علاوہ بھی مجاہدین کی حوصلہ افزائی کے لئے انعام دے سکتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَاَصَبْنَا اِبِلاً وَّغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بَعِيْرًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا' میں بھی اس لشکر کے ہمراہ نکلا اس معرکے میں بہت سے اونٹ اور بکریاں ہمارے ہاتھ لگیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو بارہ بارہ اُونٹ حصے میں آئے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک اونٹ ہمیں بطور انعام عطا کیا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: کتاب الخمس من کتاب الجهاد' باب ومن الدلیل علی ان الخمس لنوائب المسلمین۔ رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الجهاد والسیر' باب الانفال۔

۴۰۰۔ قومی' ملی اور دینی غدار کو اللہ تعالیٰ میدان محشر میں سب کے روبرو رُسوا کرے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَجْمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا۔ ہر غدار کی نشاندہی کے لئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی غداری کی علامت ہے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الادب' باب ما یدعی الناس بابائھم۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجھاد باب تحریم الغدر۔

۴۰۱۔ جنگ کے دوران دشمن کے بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کا قتل شرعاً جائز نہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: اَنَّ اِمْرَءَ ةً وُّجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور میں کسی جنگ میں ایک عورت مقتول پائی گئی۔ تو نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے سختی سے منع کر دیا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجہاد والسیر باب قتل الصبیان فی الحرب۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجہاد والسیر باب تحریم قتل النساء والصبیان۔

۴۰۲۔ عام حالات میں ریشم پہننا مردوں کے لئے حرام ہے مگر جنگی ضرورت اور بیماری کی حالت میں جائز ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقُمَّلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قَمِيْصِ الْحَرِيْرِ فَرَاَيْتُهٗ عَلَيْهِمَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمان بن عوفؓ اور زبیر بن عوامؓ نے ایک غزوے میں دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جوؤں کی شکایت کی آپ ﷺ نے دونوں کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی میں نے ریشم کی قمیص دونوں کے بدن پر دیکھی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجہاد والسیر باب الحریر فی الحرب۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب اللباس باب اباحۃ لبس الحریر للرجل اذا کان بہ حکۃ و نحوھا۔

۴۰۳۔ جو مال دشمن سے لڑے بغیر حاصل ہو اسے سربراہ مملکت بغرض کفالت اپنی گھریلو ذاتی ضروریات کے لئے لے سکتا ہے۔ نیز سال بھر کے لئے اناج ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو نضیر کے اموال کی یہ صورت تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے لئے مال غنیمت قرار دیے تھے۔ جن کے حصول کے لئے مسلمانوں نے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔ یہ مال رسول اللہ ﷺ کے لئے مخصوص تھے۔ آپ اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچ وصول کرلیا کرتے تھے اور باقی بچنے والے مال سے گھوڑے، اسلحہ اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لئے خرید لیتے۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الجہاد والسیر باب المجن و من یتترس بترس۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الجہاد والسیر باب حکم الفیئ۔

۴۰۴۔ جنگی مقاصد کے لئے گھوڑ دوڑ جائز ہے۔ ہر دور کے جنگی تقاضوں کے مطابق سامان حرب کی تیاری کرنی چاہیے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰى مَالَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ أَجْرٰى- قَالَ سُفْيَانُ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ اَمْيَالٍ اَوْ سِتَّةٌ وَمِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ مِيْلٌ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑے دوڑائے۔ مقام حفیاء سے ثنیہ الوداع تک اور غیر تضمیر شدہ گھوڑے دوڑائے۔ ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا۔ سفیان کہتے ہیں۔ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ میل یا چھ میل کا فاصلہ ہے۔ اور ثنیہ الوادع سے مسجد بنی زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الجہاد والسیر باب السبق بین الخیل۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الامارۃ باب المسابقۃ بین الخیل وتضمیرھا۔

۴۰۵۔ جنگ میں شرکت کے لئے سالار لشکر کی اجازت ضروری ہے۔ نیز مجاہدین کو انعام و کرام

سے نوازنے کا اسے حق حاصل ہے۔ اس دوران میں حاصل شدہ مال سب مجاہدوں میں مساوی طور پر تقسیم کر دینا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُجِزْنِيْ فِي الْمُقَاتِلَةِ وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غزوہ احد کے دن پیش کیا گیا میری عمر اُس وقت چودہ سال تھی آپ نے مجھے لڑائی میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الشہادات، باب بلوغ الصبیان و شہاداتہم۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الامارۃ باب بیان بلوغ الصبیان۔

وَعَنْهُ يَعْنِيْ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَّمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا۔

پھر مجھے غزوہ خندق کے موقع پر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میری عمر اُس وقت پندرہ برس تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ انہی سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے سوار کے لئے دو حصے اور پیدل کے لئے ایک حصہ مقرر کیا۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الجہاد باب سہام الفرس۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الجہاد والسیر باب کیفیۃ قسمۃ الغنیمۃ بین الحاضرین۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ۔

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض لشکروں کو انعامات سے نوازتے جنہیں آپ بعض مہمات پر بھیجتے تھے۔ وہ انعام خاص ان کے لئے ہوتا عام لشکر کے علاوہ۔ (بخاری و مسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الخمس، باب و من الدلیل علی ان الخمس لنوائب المسلمین۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الجہاد والسیر باب الانفال۔

۴۰۶۔ مسلمان بھائی پر ناحق ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ نبی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا"۔

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری و مُسلم)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا۔ رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الايمان، باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا۔

۴۰۷۔ اعمال کی عظمت اور ان میں نقص کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے نیز جہاد فی سبیل اللہ صرف اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کا نام ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَّ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَىُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بہادری ظاہر کرنے کے لئے لڑتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو قومی غیرت کی خاطر لڑتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو دکھلاوے کے لئے لڑتا ہے ان میں سے اللہ کی راہ میں کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اس غرض سے لڑتا ہے۔ تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب التوحيد، باب قوله تعالٰى ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين۔ رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الامارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو سبيل الله۔

باب (106)

غلام آزاد کرنا

۴۰۸۔ ایک غلام میں کئی آدمی شریک ہوسکتے ہیں اور ہر ایک اپنے حصہ کو آزاد کرنے کا مجاز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ عَدْلٍ فَأُعْطِيَ شُرَكَاءُهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَاِلاَّ فَقَدْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا۔ اور اُس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو۔ تو غلام کی نئے سرے سے قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر دیئے جائیں۔ تو وہ غلام اس کی

عُتِقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

طرف سے آزاد ہوگا۔ ورنہ اس کی جانب سے جتنا آزاد ہوا سو ہوا۔ (بخاری و مسلم)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب العتق' باب اذا اعتق عبدا بين اثنين او امة بين الشركاء۔ رواه مسلم: في صحيحه' كتاب العتق في فاتحته۔

۴۰۹۔ غلامی کی اسلام نے کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ اس نے بتدریج ختم کرنے کی راہ نکالی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ كُلُّهُ فِيْ مَالٍ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کردے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورا غلام آزاد کرے۔ اگر اُس کے پاس مزید مال نہ ہو تو غلام کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی۔ اور غلام سے کوشش کا مطالبہ کیا جائے اور اس پر مشقت نہیں ڈالی جائے گی۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الشركة' باب تقويم الاشياء بين الشركاء بقيمة عدل و كتاب العتق۔ رواه مسلم: في صحيحه' كتاب العتق' باب ذكر سعاية العبد۔

باب (107)

مدبر غلام کو فروخت کرنا

۴۱۰۔ مدبر غلام کو حاکم وقت اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرکے فروخت کرکے قیمت مالک کے ہاں بھجوا سکتا ہے جبکہ اس کی ملکیت میں صرف یہی غلام ہو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ دَبَّرَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ وَ فِيْ لَفْظٍ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ دُبُرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اَرْسَلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا۔ ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ کو یہ خبر ملی۔ کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا ہے۔ اور اُس کے پاس اُس کے علاوہ کوئی مال نہیں۔ آپ نے

بِثَمَنِهِ اِلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُسے آٹھ سو درہم میں فروخت کیا اور قیمت اُس کے پاس بھیج دی۔ (بخاری و مُسلم)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الکفارات باب قول اللہ تعالٰی او تحریر رقبۃ۔ رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان' باب جواز بیع المدبر۔

" وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ "

ضروری نوٹ و یادداشت

شرعی احکام کا دلنشین، دل آویز اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

فی شرح

عمدۃ الاحکام من کلام خیر الأنام علیہ الصلاۃ والسلام

از قلم: ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اُردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلربا، دلفریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

- سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ، پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
- کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ، عمدہ اور نفیس ہیں۔
- اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
- ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
- خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

باذوق قارئین کیلئے | لاجواب کتب | بہترین معیار کیساتھ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور